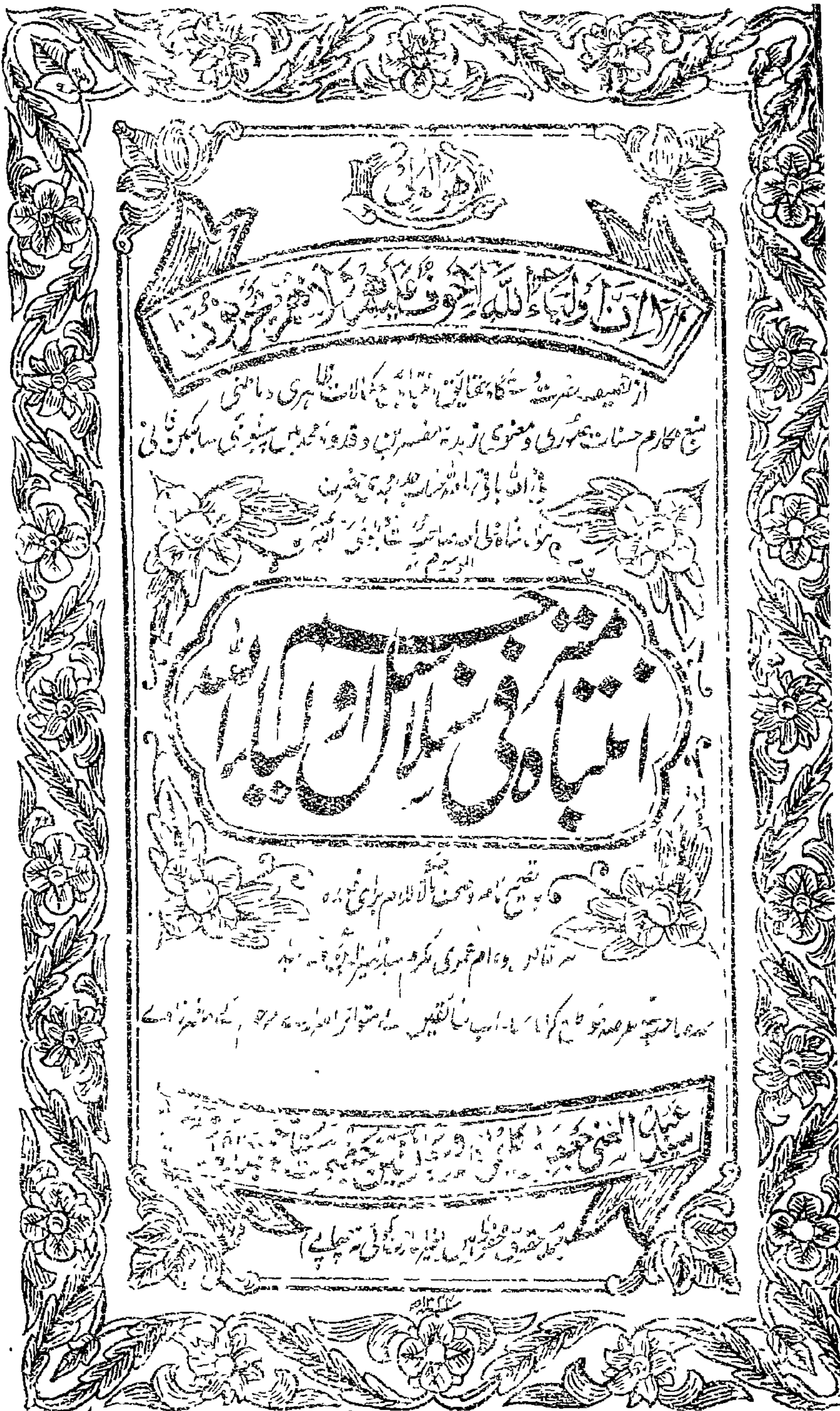




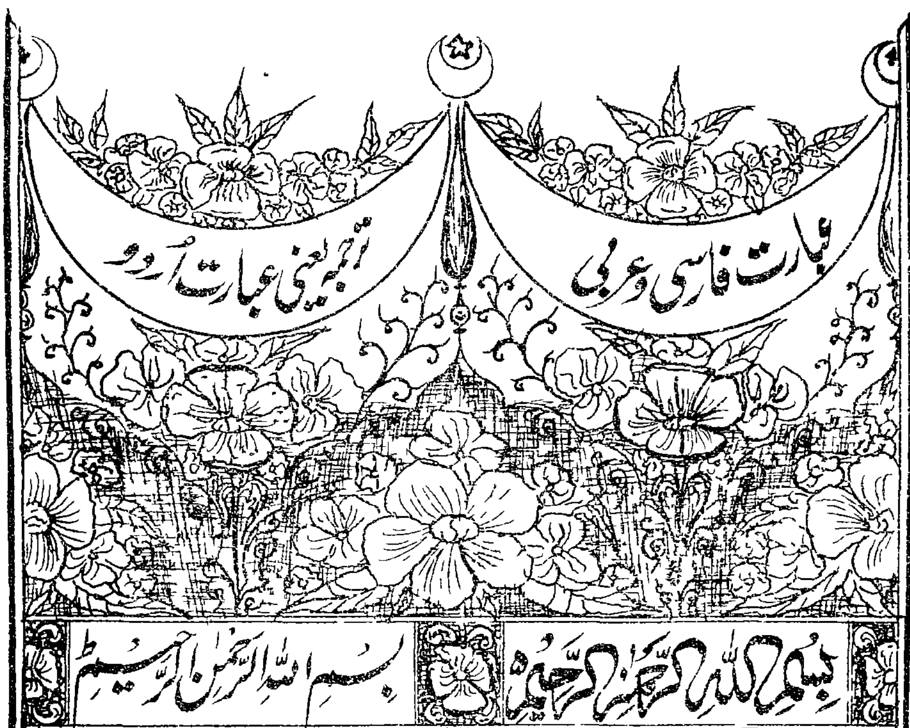
بار دوم — نے آرمی ہمدردی پریس دہلی میں طبع کرایا — قیمت ایک روپیہ

# سواء السبیل کلیمی عربی معہ ترجمہ اردو

جد امجد ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآرا تصنیف جس میں عالمانہ اور فلسفیانہ طریق سے ٹھوس اور مضبوط دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وجود وصفات علم عینی اور غیری کی تحقیقات، وحی کی حقیقت، مسئلہ قدم وحدوث، کلام الٰہی، وحدت وکثرت کی تفصیل، روح کی ماہیت اور اس میں اختلاف، متقدمین علمائے کرام مثل حجۃ الاسلام امام غزالی، حضرت مولانا فخر الدین رازی، اور حضرت شیخ اکبر محمد محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال، اپنی رائے، معترضین کے فرضی اعتراضات قائم کرکے انکے معقول جواب، حنفیہ، صوفیہ، اشاعرہ اور معتزلہ کے مخصوص عقائد اور اختلافات، غرض علمی مذاق رکھنے والے حضرات کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ثابت ہوگی کیونکہ حضرت شیخ غریب نواز کا اسم گرامی اس کتاب کی خوبی کیلئے کافی ضمانت ہے۔ کہ آپ کی ذات چشتیہ نظامیہ سلسلہ میں بابرکت ہے حضرت مولانا نظام الدین اورنگ آبادی جیسے جید ولی آپ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ اور ان کے صاحبزادے محب النبی حضرت مولانا محمد فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے آپ دادا پیر ہیں۔ اس کتاب کے مضامین یا مرحلات کی مفصل فہرست ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر ارسال کیجاویگی۔ جس کے ساتھ حضرت شیخ غریب نواز رح کی سوانحعمری اور نقشہ مزار شریف بھی شامل ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے ہدیہ صرف ایک روپیہ (عہ) جلدی طلب کیجئے کیونکہ ایڈیشن قریب الاختتام ہے۔ ورنہ دوسری بار طباعت کا ناگوار انتظار کرنا پڑے گا۔

**مالا بد کلیمی فی التصوف** عربی معہ ترجمہ اردو۔ میرے آقائے نعمت حضرت شیخ ممدوح کی ایک اور بیش بہا تصنیف جو قریب تین سو برس سے پردہ راز میں تھی۔ اب چھپ کر تیار ہے۔ کتاب کیا ہے۔ سلوک وتصوف کے اصول ومقاصد کا دستور العمل۔ خطرے اور وساوس کے اقسام اور اسکی روک تھام توبہ کی تفصیل، تدابیر جن سے نفس تقویٰ حاصل کرے۔ غرض کچھ شک نہیں کہ یہ نادر کتاب متعدد فوائد جلیلہ پر شامل ہے۔ خصوصاً اس نازک زمانہ میں ہر مسلمان کو اس کتاب کی بیحد ضرورت ہے۔ اسکا صفحہ پر مطالعہ دوزخ سے نجات اور جنت میں ہمیشگی کا قیام دیگا آخر کتاب میں حضرت شیخ اکبر کی توجیہیں بھی علامہ مصنف نے شامل کی ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ قابل عمل ہے۔ حضرت شیخ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری اور نقشہ مزار شریف اس کتاب کے ساتھ بھی شامل ہے۔ ہدیہ صرف آٹھ آنہ

**فرمائشیں و ترسیل بنام سید عبد الغنی جعفری سجادہ نشین کلیمی نزد پایا جامع مسجد لال قلعہ دہلی**




الحمد لله الذي بعث نبيه محمدا
صلى الله عليه وآله وسلم بشيرا و
نذيرا. وداعيا الى الله باذنه و
سراجا منيرا. ففضل اصحابه برؤية
محياه واستماع كلامه وصحبته ثم
اتبعهم في الفضل ناسا من التابعين صح
لهم السند في ظاهر العلم وباطنه
اليه صلى الله عليه وآله وسلم
وتظاهر اتصالهم الباطن والظاهر
به صلى الله عليه وآله وسلم فهم
حجة الله على عباده وصفوته
من خلقه وائمة الهدى وقادة التقى
ولولا العلم المأثور منه صلى الله عليه

سب حمد و ثنا خدای جلشانہ کو ہے۔ جسنے اپنے نبی محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کرکے بھیجا۔
یعنے اُسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دینے والے
اور کافروں کو ڈرانے اور اُنکو سراج منیر یعنی چراغ روشن
کیا۔ پھر اُنکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے
دیدار مبارک سے مشرف ہوئے۔ اور اُنکی حدیث شریف سنی
اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت
عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی اُنسے سند لیجاتی
ہے۔ اور اُنکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر
و مستحکم ہے۔ سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں اُسکے بندوں پر
اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اُسکی مخلوق میں۔ اور
ہدایت کے امام اور تقوی کے پیشوا ہیں۔ اور علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

واٰلہ وسلم بالاسانید والفہم الذی
یوتیہ اللہ عزوجل من شاء فی ذلک
العلم لم یعبد اللہ ولم یھتد احد
ولا تقرب بشیء وصلی اللہ علی افضل
خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم
العمری الدھلوی المعروف بولی اللہ
تغمدہ اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ
برحمۃ العظمی۔ این رسالہ ایست مسمی
بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل
مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن
علم بآن متمسک شدہ وخود را برطرفے ازان
بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجہ الکریم
واعاد علی وعلی الناس منہا الحظ الجسیم
مقدمہ۔ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے
تعالی برامت مصطفویہ علی صاحبہا
الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط
وسلسلہ ہائے ایشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اول امت
را با واخر امت در بعض امور اختلاف بودہ
باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب
باداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے اور اُس فہم سے جو اللہ تعالے
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ تو کوئی اللہ تعالے
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا۔ اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہٗ و صلی
اللہ علی افضل خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اُسکو اور اُس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی میں
ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ
کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہے۔
خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔
اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب
کامل عطا فرماوے۔ مقدمہ جاننا چاہئے کہ اللہ
تعالی کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن میں سے ایک یہ ہے
کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک صحیح وثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اوائل
امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو
تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں
ہوئے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب
ہونے سے تھا۔ اُس وقت خرقہ

و بیعت و در زمن سید الطائفه
جنید بغدادی رسم خرقه ظاهر
شد بعد از آن رسم بیعت پیدا
گشت و ارتباط و سلسله بهمه
این امور متحقق است و اختلاف در ارتباط
ضرری نمی کند و خرقه و بیعت را اصل هست
از سنت سنیه اما خرقه پس اصلش الباس
آنحضرت است صلی الله علیه و آله وسلم عمامه
را به عبد الرحمن بن عوف در وقتیکه امیر لشکر
گردانید و اما بیعت پس وجود آن و
اعتبار آن از آنحضرت صلی الله علیه و آله
وسلم مستفیض یقینی است حالا بخفی و علمای کرام
ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث و
حفظ آن در دلها قلب بود بعد از آن تصنیف کتب
و قراءة و مناوله و اجازت و وجادة آن پیدا شد
و ارتباط سلسله بهمه این امور صحیح است و اختلاف
صور را اثری نیست در هیچ از این امور
اصلی دارد از سنت سنیه اما قراءة پس اصلش
قراءة ضمام بن ثعلبه است و سؤال اعرابی
و مناوله اصلش کتابت آنحضرت است باطراف
بلدان و مناوله صحیفه بعبد الله بن جحش و
همچنین اجازت و وجاده را اصل است
که کتب حدیث مبین آن شده اند با جمله رسم قدیم
صوفیه است که یاران خود را خرقه
می پوشانند از قلنسوه و عمامه و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت جنید
بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اسکے بیعت کا
دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے
سلسلہ میں کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے۔
اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں
اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی
اصل سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب انکو امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں۔ پس زمانہ اول میں
علما کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور انکو اپنے دل
میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور
قراۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
سے صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا ہمیں
کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں
اصل ہے جیسے قراۃ کی اصل ضمام بن ثعلبہ کی حدیث
ہے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنا اطراف
بلاد میں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش کا اور اسیطور
اجازت اور وجادت کے قصے ہیں جنکا کتب حدیث
میں بیان ہے۔ غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے
یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

ورداء وازار هرچه میسّر شود بستہ وجه یکے **خرقه اجازت** چون خواهند که محبّے را از محبان خود اجازت طریقه دهند واورا نائب خود سازند در تلقین وصحبت باطالبان واخذ بیعت واعطاء خرقه اورا خرقه دهند وشرط آن قبولیت این معنیت دیگر **خرقه ارادت** چون عزیزے در زمرهٔ صوفیان داخل شد واعمال ایشان بجد تمام بپیش گرفت اورا خرقه عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقهٔ صوفیه وشرط او رویت جد وجهد است وتفرس استقامت او درین باب - سویم **خرقه تبرک** چون برکسے مهربان شوند که برکات عزیزان شامل حال او باشد - اورا خرقه دهند بغیر ملاحظهٔ شرطے پادشاه باشد یا امیر یا تاجر وهمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبه از معاصی وآن عام است هر مسلمان را وبیعت تبرک بدخول در سلسله صالحین وآن نیز عام است وبیعت تحکیم که شیخ را در سلوک طریقه مجاهده بر خود حکم سازد وبجد تمام این راه را سلوک نماید وآن مخصوص باصحاب ارادت است ودر هیئت بیعت اختلاف است جمهور صوفیه ودیار عرب هیئت بیعت ایشان است که شیخ کف دست راست خود را بر کف دست راست

اقسام خرقه

اقسام بیعت

در بیان طریق بیعت

خواه چادر خواه ازار جو کچھ میسّر ہو۔ اور اسکے تین طریقے ہیں۔ ایک تو **خرقہ اجازت** کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور اسکو اپنا نائب کریں تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ سو اسکی شرط ان امور کا قبول کرنا ہے۔ دوسری صورت **خرقۂ ارادت** ہے۔ کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور انکے سے عمل جد وجہد کے کرنے لگتا ہے۔ اسکو خرقہ عطا کرتے ہیں۔ کہ اسکی صوفیوں میں داخل ہونیکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جہد و کوشش کرتا ہے۔ ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے۔ تیسرا **خرقۂ تبرک** ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اسکے شامل حال ہوں۔ اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اسمیں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر یا سوداگر کوئی ہو۔ اور اسیطرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لیوے اور ایک بیعت **تبرک** ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیواسطے بیعت کے طور میں اختلاف ہے۔ ملک عرب کے کل صوفیوں کی بیعت کی تو یہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر

طالب نهد و هر یکے با بهام و اصابع کف دیگر را قبض کند و بعد قرأة سورۂ فاتحه و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا وداعیا و شیخ گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته ولدا فی الله بعد ازان دعا کند و آنچه ضروری داند وصیت کند و بهمین بیعت اشاره واقع شده است در آیه ید الله فوق ایدیهم و آنچه والد این فقیر را از رؤیا آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و این فقیر نیز از رؤیا آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم معلوم کرده است هیئت آن مصافحه است که دو دست طالب در میان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکه ماثوره که در حدیث صحیح آمده است بگویند و آخر بگوید اخترت الطریقة الفدائنیة و این بحث در رساله القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور کردیم و هذا اوان الشروع فی المقصود

## فصل

مدد عالم باطن ارتباط این فقیر از بیعت و صحبت و خرقه و فیض توجه و تلقین بجناب عالی حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم است تفصیل این اجمال آنکه

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك واشهد ملائكتك وانبياءك واولياءك انی قبلته شیخا فی الله ومرشدا وداعیا اور شیخ کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك واشهد ملائكتك وانبياءك انی قبلته ولدا فی الله۔ اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیۂ کریمہ ید الله فوق ایدیهم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں اخترت الطریقة الفدائنیة اور اسکا سب ذکر ہمنے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب مقاصد کے شروع کا وقت ہے۔

## فصل

اس فقیر کا ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

فقیر در واقعہ دید کہ بحضرت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم رسیدہ است و مقابل
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نشستہ گشت
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صورت
مثالیہ افاضہ فرمودند یکے جسمے کہ جانب
اعلیٰ و اسفل او بر دو پیرہن دارد و اعلیٰ
آن عریض تر است از اسفل و درمیان
اعلیٰ تا اسفل تدریجیست چنانکہ جسم مخروطی
می باشد و آن مثال نسبت خاصہ
آنحضرت است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
دیگر جسمی بود مثل طبق مستقر در زمین و در
وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال
نسبت سالکان است کہ از جذب چندان
بہرہ نیافتند اند و سوم جسمی مشابہ ثانی الا
آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق بالای او
معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است
کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند
و در ضمن نمودن این صورتہای سہ گانہ
القا فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آنست کہ طبقات
مجردہ روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ
ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند
و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ
چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او
را در عالم نسمیہ خلیفہ و نمونہ ہست

بیان نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صورت مثالیہ
دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ اس کا
اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ
اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان
اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی
میں ہوتی ہے۔ اور یہ تمثال (صورت) ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاص نسبت
کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا کہ ایک جسم ہے جیسے ایک
طباق زمین پر رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں ایک لکڑی
گڑی ہوئی ہے۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے
جنہوں نے جذب کا چندان حصہ نہ پایا ہو۔ تیسرے ایسی
شکل جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی
زمین میں گڑی ہوئی اور طباق اسکے اوپر ہو۔ وہ
تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا
چندان حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے
دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص
نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ ہے
کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ
سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف
ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں۔
اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں
جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

مانند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفه
باشد و آن سجده ظاهر و آنانکه این جامعیت
را نیافته اند دو قسم اند. قسمی مجذوب باشند که
تکمیل مراتب روحانیه کرده اند دون
المراتب النسمیه و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند که تکمیل
مراتب سافله کرده اند دون المراتب الروحانیه
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس. چون این معرفت جلیله
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبه
بیرون آوردند و دو دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند به بیعت
و مصافحه این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساخته و دو دست خود را نهادن در
دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نهاده و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بسته متوجه شد آنگاه همان
نسبت خاصه که سابقًا علم آن داده
بودند عطا فرمودند فاختلطت بها علما
وحاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام در میان
نبوده. و افاضه روحانیه بود یا اشارت
وفعل و چون این فقیر بزیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو
قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں۔ کہ انہوں نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے سوائے مراتب نسمیہ کے
اُن کی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور
دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب روحانیہ کے اُنکی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور بس
جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں آئی۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اُٹھایا۔ اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اُٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا۔
یہ فقیر اُٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھکر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مُبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مُبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
اُن کے حضور مُبارک میں بند کیں۔ اُسوقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں محیط ہو گیا۔ از روئے علم کے اور حاشا
للہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا۔ یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور جب

یہ فقیر مدینہ منورہ

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد آنگاہ این فقیر را بزکی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند و آنچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب با صواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد یکے از آن جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہ می فرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی می کنند و باصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت ازان حالت در معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت از القائی حکم الٰہی بر باطن است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ اورا اثبات می کنند و می گویند اورا خدائے تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضہ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کئے۔ اس وقت اس فقیر کو القاب زکی و حکیم سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے پوچھی اور انکا جواب با صواب پایا۔ اُن میں سے اکثر میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک اُن جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس فقیر نے ایک وجہ روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقہ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا جب غور کرو گے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اُس حالت کے افاقہ سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اُس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے اور کہتے ہیں۔ کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں کے واسطے۔

بطلان مذہب شیعہ

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و تحقیقت معنے نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ نام نبوت نمی گویند و ھل عقیدۃ اقبح من ذالک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہای طریقہ کہ امروز بر روئے زمین مشہور اند یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است والحمد للہ از آنجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین طریق است در عرب و ہندوستان و نقشبندیہ در ہندوستان و ما وراء النہر شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع شدہ۔ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سندھ کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و سوڈان و مدینہ فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ در حضر موت سلسلۂ صحبت این فقیر در طریق تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقۃ نبوت کے معنے یہی خصلتیں ہیں۔ اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی ہے کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے اسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل یہی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت ہی تو یہ لوگ درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں اس فقیر کو وجہ سے بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں سے بعضے امور اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے ربط حاصل ہے انہیں سے اس رسالہ میں مشہور خانوادوں کی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ سب طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت مشہور ہے اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ مغرب و مصر اور اس کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضر موت میں۔ اس فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے۔

که هریکے از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته وآداب طریق فراگرفته
بے شبہ ہرچند تعین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت وبیعت کرد و از
آداب طریقه طرفے عظیم آموخت واشغال
طریق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کردند
واصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
وکرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبه واتفاقات غریبه که بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اول از کتاب انفاس العارفین[1] بیان میکند
و در عمر آخر اجازت تلقین وبیعت وصحبت و
توجه دادند و کلمه یده کیدی
مکرر گفتند والحمد لله علی ذالك حمدا
کثیرا مبارکا فیه وهو صحب
شیوخا کثیرة منهم السید عبدالله
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمد باقی صحب
خواجه امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاهد صحب خواجه عبید الله
الاحرار صحب شیوخا کثیرة منهم

که ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کیے ہیں۔
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اُن آداب واشغال کا
یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے۔ اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور طریقوں کے
اشغال اخذ کیے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ اُنکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی اُنکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور
اُنکے مشائخ پر واقع ہوئیں ہیں یاد کیے ہیں چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین[1] میں بیان کیے ہیں
اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت وصحبت
وتوجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ یدہ کیدی
مکرر فرمایا ہے۔ یعنے اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد لله علی ذالك حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیه اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اُن میں سے سید عبداللہ ہیں۔ کہ انہوں نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے انہوں نے
شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنکی سے انہوں
نے مولانا درویش محمد سے انہوں نے مولانا
زاہد سے انہوں نے خواجہ عبیداللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

[1] انفاس العارفین فارسی۔ اس کتاب میں شاہ صاحب نے اپنے تمام خاندانی بزرگوں کے حالات مفصل قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ... ملنے کا پتہ سید عبدالغنی سجادہ نشین خانقاہ دہلی ۔ ۱۲

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ

مولانا یعقوب الجرخی و خواجہ علاء الدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند
بلا واسطۃ و صحب الاول ایضا خواجہ
علاء الدین العطار و الثانی خواجہ
محمد پارسا و ہما من کبار اصحاب خواجہ
نقشبند والخواجہ نقشبند صحب شیوخا
کثیرۃ اجلہم خواجہ محمد بابا السماسی و خلیفۃ
الامیر سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علیا الرامیتنی صحب خواجہ محمود الخیر
فغنوی صحب خواجہ عارف ریوکری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب
اباعلی الفارمدی صحب شیوخا کثیرۃ
اجلہم اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری
صحب اباعلی الدقاق وصحب اباالقاسم
النصرآبادی صحب اباعلی الرودباری
وابابکر الشبلی وابابکر الواسطی صحبا سید
الطائفۃ الجنید البغدادی و الثانی
خواجہ اباالقاسم الکرکانی صحب اباعثمان
المغربی صحب اباعلی الکاتب صحب اباعلی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خالہ السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب
شیوخا کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباہ الامام

کہ اُن میں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤالدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں
خواجہ نقشبند کے بلاواسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین
عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں۔ اور یہ دونوں صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں کہ اُن
میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے
اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبدالخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
صحبت میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی
خدمت میں رہے ہیں۔ کہ اُن میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابوالقاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی
دقاق ابوالقاسم نصرآبادی کے اور ابوالقاسم ابو علی رودباری کے
اور ابوبکر شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ
جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم گرگانی ہیں جو صحبت
میں رہے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے
اور ابو علی کاتب ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری
جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں
اپنے ماموں سری سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے
اور معروف کرخی صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ
کے کہ اُن میں دو بہت بزرگ ہیں۔ ایک تو
امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد امام۔

موسی صحب باه الامام جعفر الصادق
صحب اباه الامام محمد باقر صحب اباه الامام زین العابدین
صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المومنین
علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی
الله علیه وآله وسلم وثانیهما داؤد الطائی
صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب
اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم منهم
انس خادم رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم وحافظ سنته باید دانست که طریقه
که امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است
وخرقه محفوظه امروز همان ست که بواسطه جنید است
وازین سلسله سید عبد الله حال بودند وبالاتر
ازین شان تا خواجه محمد باقی در هند مقتدائی
صوفیه بودند بارشاد ایشان عالمی به
منزل مقصود رسید واز خواجه امکنه تا خواجه
عبد الخالق در ملک ما وراء النهر بودند هر یکے در زمانه
خود مرجع صوفیه ومقتدائی طالبان بفضل و
ارشاد مشهور آنچه در مکتوبات حضرت خواجه
محمد باقی مسطور است تا بعد ان ایشان پیران رفته
اند همین سلسله است که نوشته شد ودر شجره بعض
اهل بیت خواجه محمد امکنه یافته شد که خواجه محمد امکنه ارتباط
انابت وصحبت خفیه بخواجه محمد درویش داشته اند ومولانا
زاهد را نیز ملاقات کرده اند وایشان هر دو صحبت
حضرت خواجه عبید الله احرار دریافته اند والله اعلم
وبالاتر از خواجه نقشبند طریقه خواجگان می گفتند ایشان

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین رض
کے اور وہ اپنے والد امام حسین رض کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے انکے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری رح کے
اور وہ صحابوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے
انس رض خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جو طریقہ
آج کے دن محفوظ ہے۔ اسکا منشا جنید بغدادی ہیں
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی رح کے واسطے
سے ہے۔ اور اس سلسلے سے سید عبد اللہ حال تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا
صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق رح تک
ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں
کے مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل وارشاد میں مشہور
تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
ہے اور انکے پیر واسطہ ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکن مریدی اور صحبت خفیہ میں
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے۔ اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہیں۔ واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے
اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

جہر بجمعیت می کردند وازین طرف از خواجہ نقشبند طریقہ
نقشبندیہ میگفتند. وایشان اکتفا کردند بخفیہ. واز
خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابو القاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاہر وباطن و
محدّث بودند وتذکیر می کردند واز راہ
ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع
مریدان وطریق تسلیک ایشان واختصاص
ہر یکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت
وخرقہ وتلقین یقینی است کہ شبہ را در آن
دخل نبود. باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
عقل ونفس است امّا تہذیب لطائف خفیہ
واحوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود واز
از قبیل ثمرات ومواہب است نہ از قبیل
موارثیت. وباید دانست کہ تنّور بفتح موحدہ
وتشدید ہر دو نون بلدہ ایست از توابع سہرند و
سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رائے مہملہ
بلدہ ایست عظیمہ ما بین لاہور ودہلی ودر اصل
نام آن سہرند یعنی بیشہ شیرست ودر زبان
فارسی گویان سہرند مستعمل میشود وایکنہ
نام موضعی است نزدیک شہر شیراز وآن را
انکنہ نیز گویند. وچرخ بجیم فارسیہ ورائے
مہملہ وآخر آن خاء معجمہ نام قریہ است از توابع
غزنین ونقشبندی نسبت است بحرفہ کمخاب بافی
ایشان وپدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اِس طرف خواجہ نقشبند سے
طریقہ نقشبندیہ کہاتا ہے۔ اور اُنہون نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنیدؒ تک
ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر وعلم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے۔ اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مُریدوں کے حال کے کشف سے اور
اُنکے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے
شیخ سے اِس سلسلہ میں از راہِ صحبت وخرقہ وتلقین
کے یقینی ہے کہ اُس میں کچھ شک وشبہ کو دخل نہیں
جاننا چاہیئے کہ اِس سلسلہ میں جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب وعقل ونفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اُنکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہین وہ ثمرات ومواہب[1] کی قسم
سے ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ تنّور بفتح موحدہ و
تشدید ہر دو نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رائے مہملہ ایک
شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں
اُسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویونکی زبان پر سرہند مستعمل ہوتا ہے۔ اور ایکنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اُسکو
انکنہ بھی کہتے ہیں۔ اور چرخ بجیم فارسی ورائے مہملہ اور آخر
خائے معجمہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے
نقشبندی نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

[1] مواہب جمع موہبت یعنی بخشش ۱۲

وغجدوان بغین معجمه مکسوره وسکون جیم نام موضعی
است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور و کفوی
در طبقات حنفیہ گفته است بضم الغین المعجمه و
سکون الجیم وضم الدال المهملة قریة علی ستة
فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المهملة
والله اعلم الخبیر۔ فغنی بفتح فا وسکون غین
معجمه ونون دہی است از توابع بخارا
وریوکر بکسر را مهمله دہی است از توابع بخارا
ریتین بفتح را مهمله وکسر میم وسکون یائے تحتیه
وکسر مثناة آخر نون قصبه ایست از توابع
بخارا سماهی بفتح سین مهمله وکسر ثانیه
دہی ست از توابع شہر طوس که امروز آنرا
مشہد می گویند۔ ونسبت بآن دہ سماهی است
بفتح سین ثانیه وود یا قشیری نسبت است
به بنی قشیر بضم قاف وفتح شین معجمه قبیله از
عرب و دقاق به تشدید قاف اول و واسط
شہریست میان بصره وکوفه ورود بار
نسبت بناحیه که منشای اصول ایشان بود
گرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید رای مهمله و
کاف عجمیه دہی ست از دہہای مشہد
سری بفتح سین وکسر رای مهمله وتشدید یائی
تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت
بسقط فروشی وسقط متاع حقیر را گویند در بعض نسخه
سری سقطی بن مغلس و بدو مشدد المغلس بضم میم و
فتح غین معجمه وتشدید لام وسین مهمله در لغت

اور غجدوان بغین معجمہ مکسور و سکون جیم ایک موضع کا
نام ہے. توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم غین معجمہ و سکون
جیم وضم دال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے چھ فرسنگ
اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ والله اعلم الخبیر
فغنی بفتح فا و سکون غین معجمہ و نون ایک گانوں
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را مہملہ بھی
ایک گانوں ہے۔ توابع بخارا سے ریتین بفتح
رائے مہملہ وکسر میم و سکون یائے تحتیہ وکسر مثناۃ
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماہی
بفتح سین مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانوں
ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اسکو مشہد کہتے
ہیں۔ اُس گانوں سے نسبت کر کے سماہی کہتے ہیں۔
سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یائی سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و فتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول اور
واسط ایک شہر ہے درمیان بصرے اور کوفے کے اور
رودباری نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکے اصول کا منشاء
ہے یعنی آبا و اجداد کی پیدایش وہاں ہے گرگانی بضم کاف
عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے
گانوں میں سے سری بفتح سین و کسر رائے مہملہ و تشدید
یائے تحتیہ لغت میں معنی جوانمرد ہے سقطی نسبت ہے سقط
فروشی سے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں اور بعض نسخہ
میں سری سقطی بن مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم و فتح
غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت میں

بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلۂ صُوفیۂ علیا۔ سلسلۂ بشارت باید نوشت
امّا طریقۂ قادریہ را شعب بسیار است اصح
و اوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
در یمن شعبہ مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت
وصحبت وخرقہ وتلقین و اجازت با والد
بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین وصحبت واجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ ادم
البنوری عن شیخ احمد السرہندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین صحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاؤ الدین
عن سید عبد الوہاب عن سید
شرف الدین القتال عن سید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں۔ جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے
سلسلۂ صُوفیۂ علیا۔ کا سلسلۂ بشارت کا لکھنا چاہئے
اور طریقۂ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں
بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے۔ الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رُو سے اپنے والد
بزرگوار سے ہے۔ اور اُن کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت واجازت کی رُو سے سید عبد اللہ سے
ہے اُنکو شیخ آدم بنوری سے اُنکو شیخ آدم
سہرندی سے اُنکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
اُنکو شیخ کمال سے اُنکو سید فضیل سے اُن کو
سید گدا رحمن سے اُن کو سید شمس الدین
عارف سے اُنکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے اُن کو شمس الدین صحرائی
سے اُن کو سید عقیل سے۔ اُن کو
سید بہاؤ الدین سے۔ اُن کو سید
عبد الوہاب سے۔ اُن کو سید
شرف الدین قتال سے۔ اُنکو سید
عبد الرزاق سے۔ اُن کو اپنے والد امام
الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

وایضاً ایشان را ارتباط از جهت خرقه
با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ عبد العزیز
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤ الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جرًا
واین فقیر را ارتباط از جهت خرقه با شیخ
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا
من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
ابو العباس احمد بن حسن بن موسےٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے
ہے۔ اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور انکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ انہوں نے پہنا ہاتھ
سے شیخ احمد شناوی کے ساتھ اُس لباس کے جو انہوں
نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی
بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے
اُنہوں نے جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے روضۂ
مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف بامام الکاملیہ سے
روبروئے کعبۂ شریف کے اُنہوں نے شمس الدین محمد
بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهيم الفاروقي
بلباسه لها من الامام محي الدين محمد بن
علي بن العربي قدس سره واسرارهم
اجمعين وبرحمنا بهم بلباسه لها من ابي
جمال الدين يونس بن يحيى بن ابي البركات
الهاشمي العباسي بمكة المعظمة تجاه الركن
اليماني بالمسجد الحرام ولبسها ايضا من
شيخ الوقت عبد القادر الجيلاني وصحابة
اعني الشيخ احمد القشاشي لبسها من يد
والده وشيخه الشيخ محمد المدني عن الشيخ
الامين بن الصديق عن الشيخ سراج الدين
عمر جبرئيل عن الشيخ عبد القادر بن الجنيد
المشرع عن ابيه الجنيد بن احمد عن ابيه
احمد بن موسى المشرع اليمني عن الشيخ
اسمعيل بن الصديق الجبرتي عن الشيخ
محمد الزباجي عن الشيخ اسمعيل بن ابراهيم
الجبرتي اليمني عن الشيخ [illegible]
بكر بن محمد [illegible] عن الشيخ محي الدين
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن يوسف الاسدي
عن الشيخ فخر الدين ابي بكر محمد بن علي بن نعيم
عن الشيخ ابي احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن يوسف الاسدي عن والده ابي محمد احمد
بن عبد الله الاسدي عن والده الشيخ
عبيد الله بن يوسف الاسدي عن شيخه
عبد الله بن قاسم بن زرية عن الشيخ

اُنہوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اُنہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ اسرارہم اجمعین وبرحمنا بہم اور
محی الدین شیخ [illegible] نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابی البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور اُنہوں نے
پہنا [illegible] عبد القادر جیلانی سے اور ایک اُن
طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی
کے۔ اُنہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
اُنہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے
اُنہوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے
اُنہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے
اُنہوں نے اپنے دادا احمد بن موسی مشرع
یمنی سے اُنہوں نے شیخ اسمعیل بن صدیق جبرتی
سے اُنہوں نے شیخ محمد زباجی سے اُنہوں نے
اسمعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنہوں نے
شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد سلامی سے اُنہوں نے
شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف اسدی
سے اُنہوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن نعیم
سے اُنہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن
یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
بن عبد اللہ اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ
عبید اللہ بن یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے شیخ
عبد اللہ بن قاسم بن زریہ سے اُنہوں نے شیخ

أبو محمد عبد الله علي الأسدي اليمني عن القطب
الغوث الفرد الجامع محيي الدين أبي محمد عبد القادر
بن أبي صالح الجيلاني قدس الله سره وهو لبسها من الشيخ
أبو محمد عبد القادر الجيلي لبسها من يد الشيخ
أبي سعيد المبارك بن علي بن الحسين بن
بندار البغدادي المخرمي بكسر الراء المهملة المشددة
منسوب إلى المخرم محلة ببغداد شرقي نزلها
بعض ولد يزيد بن المخرم فنسبت إليه ذكره
المنذري كما في الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلي ولبسها من يد أبي الفرج محمد بن
عبد الله الطرطوسي ولبسها من يد أبي الفضل
عبد الواحد بن عبد العزيز بن الحارث التميمي ولبسها
من يد والده عبد العزيز بن الحارث التميمي ولبسها من
يد استاذه أبي بكر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلي ولبسها من يد سيد
الطائفة الأستاذ أبي القاسم الجنيد بن محمد البغدادي
قدس الله أسرارهم ورحمنا بهم إلى آخر السلسلة
المذكور في سلسلة الصحبة إلا أن الصوفية
اتفقوا على أن الحسن البصري أخذ
عن سيدنا علي رضي الله عنه وجماعة
شجره نويسان دريں موضع سلسله
اثبات سند وفيه نظر زيرا كه قرينه قائم
نشده است برآنكه تربيت باطني اين
سلسله بوده باشد والله أعلم وآن
سلسله اين است سيدي الشيخ أبو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی نے انہوں نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ
ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار بغدادی
مخرمی کے مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اور یا نسبت کی
ہے۔ ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو بزرگی
ہوئی وہاں اتری تھی۔ بعض ولد یزید بن مخرم
کی۔ ان سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے۔ اس
کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے طبقات
حافظ بن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے انکو
پہنایا ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تمیمی
نے انکو پہنایا ان کے والد عبد العزیز بن حارث تمیمی
اور ان کے استاد ابو بکر بن محمد دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر شبلی نے ان کو پہنایا سید الطائفہ استاد
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
واسرارہم ورحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کی مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس
پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام پر
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جائے
گفتگو ہے اس واسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقة عن
ابیه ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیه السید عبد الله عن ابیه السید
یحیی زاهد عن ابیه السید محمد رومی
عن ابیه السید داؤد امیر محمد الکبیر
عن ابیه موسی ثانی عن ابیه السید
عبد الله عن ابیه السید موسی الجون
عن ابیه السید عبد الله المحض عن
ابیه السید حسن المثنی عن ابیه الامام
حسن المجتبی عن ابیه و امه سیدنا علی
المرتضی و سیدتنا فاطمة الزهراء کلاهما
عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم
و کتاب تنبیه الطالبین و فتوح الغیب
و مجالس ستین که ملفوظ حضرت غوث
است و اصل طریقه ایشان در آنها
مفصل است این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاهر محمد بن ابراهیم الکردی
عن ابیه عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فهد
الهاشمی العلوی المکی عن عمه جار الله
عبد العزیز بن فهد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقة

عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا
اپنے والد ابو صالح موسی جنگی
دوست سے انہوں نے اپنے والد سید
عبد الله سے انہوں نے اپنے والد
سید یحیی زاہد سے انہوں نے اپنے والد
سید محمد رومی سے انہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے انہوں نے امیر محمد کبیر سے
انہوں نے اپنے والد موسی ثانی سے انہوں نے
اپنے والد [illegible] سے انہوں نے اپنے
والد [illegible]
سید [illegible]
[illegible] والد امام حسن مجتبی سے انہوں
نے اپنے [illegible] مرتضی و سیدتنا
فاطمة الزہراء سے اور دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب
غنیة الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کہ جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا ان میں مفصل
ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کردی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قشاشی سے
انہوں نے شناوی سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد القادر
بن عبد العزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے انہوں نے
اپنے چچا جار الله بن عبد العزیز بن فہد مکی سے انہوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں نے کہا مجھے
خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق
تنوخی نے ان کو ابو العباس حجار نے ان کو
احمد بن یعقوب مارستانی نے انکو قطب الطریقه

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال نبانا شیخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسالة ایقاظ الهمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی
قال نبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ
ابراهیم الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد
بن محمد القشاشی المدنی ان کیفیة ذکر الطریقة
العلیة القادریة ان تجلس متربعا وتضع
کفیک علی فخذیک وتغمض عینیک
علیک وتبدا بالذکر [illegible]
وتقصد ان تاخذ ما سوی الله من بین [illegible]
وهو تحت یدک الیسری [illegible]
ثم تهوی الی ان تطرحه [illegible] والمنکب
فوق کتفک الایمن وتثبت به [illegible]
من فوق کتفک الایمن الله فی قلبک
الذی القیت ما سوی الله تعالی
عنه بضرب شدید لکی اثر فی قلبک
یتمکن فیه نور الذکر انتهی [illegible]
الشیخ ابراهیم الکردی [illegible] قال [illegible]
القوابل ینبغی لطالب [illegible]
یسال بعد اداء ما افترض علیه طریق
التقرب بالتزام ما یحبه من سنن
الاقوال والافعال عند اهل العبودیة

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی
ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد سعید بن
حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جسکا
نام ہے ایقاظ الہمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قشاشی
مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طور
پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے اور آنکھوں کو بند
کر لے اور شروع کرے ذکر کو اس طرح سے
اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے ماسوا
کو [illegible] دل کا [illegible] کے نیچے ہے لاتے
[illegible] تک کہ [illegible]
[illegible] اور اثبات کرے ساتھ لفظ
الا اللہ [illegible] اللہ کو بیچ دل کے
جس ما سوائے اللہ کو نکالا تھا بہت شدت اور ضرب
کیساتھ کہ دل میں اثر ہو جاوے اور اس میں ذکر کا نور
قرار پکڑے انتہی اور اسی سند سے شیخ
ابراہیم کردی سے [illegible] کہ انہوں نے [illegible]
[illegible] طالب کو چاہئے
[illegible] سوال کرے طریقہ قرب کے
تقرب کا [illegible] جسکی
موافقت رکھتا ہو افعال و اقوال [illegible]

فانها نتيجة المحبة الالهية المنتجة لما قال صلى الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن ربه تبارك وتعالى وما تقرب الي عبدي بشيء احب الي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى احبه فكنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها زاد في غير رواية البخاري وفؤاده الذي يعقل به ولسانه الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك فعليه بالذكر بالغدو والآصال ثم الاكثار من الغافلين فيما بين ذلك عند تقلبات في الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله فان كان متجردا عن الاسباب فلينقطع بالذكر وان كان من اهل الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله الفا بعد كل من الصبح والعشاء والتهجد وعند العذر يأخذ باليسير والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات الثلاثة ويعمل بمضمون حديث استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس چیز کا جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں کہ نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اُسکے کان جن سے وہ سنتا ہے اور اُسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے۔ اور بخاری کی اُس روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ انتہی۔ تو جو شخص اس پر عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافلوں میں سے نہ ہو اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے پھر اگر مجرد ہے کسی طرح کا جھگڑا نہیں رکھتا تو ہمیشہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار میں لگا ہوا ہے تو وہ اپنی فرصت کے موافق ورد مقرر کرے۔ اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار پڑھے صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے بعد اور اِس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں اور مومنات کے لیے ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا اُنہیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

بمضمون حدیث من استغفر اللہ
دبر کل صلوۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی و یمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فہو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللہم صل علی سیدنا محمد و
علی آلہ و اصحابہ عدد خلقک بدوام ملکک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ و علی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی آلہم و صحبہم
والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا
معہم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان یصلی
بعد کل فریضۃ عشرا فحسن و یقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیہا والشمس
وضحہا والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور
کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ جہاد میں سے
بھاگا ہو یہ کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ
الخیر و ہو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد و علی
آلہ و اصحابہ عدد خلقک بدوام ملکک اور دسویں دفعہ
یہ اور پڑھ لیوے و علی جمیع الانبیاء والمرسلین
و علی آلہم و صحبہم والتابعین و علی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین و علینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک و رضاء
نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون و غفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ درود کرے۔
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد
دس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھا کرے اور بعد
دو رکعت چاشت کے سورتیں والشمس و ضحہا
اور والضحی پڑھے اسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

عدد خلق الله بدوام الله عشر ویٰس
وتبارک کل صباح ومساء ویزید فی
المساء بعد المغرب سورة الم السجدة
وان ضاق الوقت عن یٰس فی اللیل فالم
السجدة وتبارک ویصلی ست رکعات
من الاوابین بعد المغرب ویقول بعد
رکعتی المغرب مرحبا بملکی اللیل مرحبا
بالملکین الکریمین الکاتبین اکتبا فی صحیفتی
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والمیزان
حق واشهد ان الساعة اٰتیة لا ریب
فیها وان الله یبعث من فی القبور اللهم
انی اودعتک هذه الشهادة لیوم
حاجتی الیها اللهم احطط بها وزری
ذنبی وثقل بها میزانی
وتجاوز بها عنی برحمتک یا ارحم الراحمین
وینوی بعد رکعتی المغرب فی الرکعتین
منها حفظ الایمان مع الاوابین ویقول بعد
السلام اللهم سددنی بالایمان واحفظه
علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد وفاتی
کما وصی به الشیخ محی الدین قدس الله سره
فی باب الوصایا من الفتوحات المکیة قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰس اور
تبارک ہر صبح وشام پڑھے۔ اور مغرب کے بعد
نماز کے سورۃ الم سجدہ پڑھے۔ اور جو یٰس
پڑھنے کا وقت نہ پاوے رات کو تو الم سجدہ اور
تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں
نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملکی اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله
واشهد ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعة حق والصراط حق والمیزان حق واشهد
ان الساعة اٰتیة لا ریب فیها وان الله یبعث
من فی القبور اللهم انی اودعتک هذه
الشهادة لیوم حاجتی الیها اللهم احطط بها
وزری واغفر بها ذنبی وثقل بها میزانی
واوجب لی بها امانی وتجاوز بها عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ ایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے اللهم سددنی بالایمان
واحفظه علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد وفاتی۔ اس کی وصیت کی ہے
شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے:

يقرأ في كل ركعة فيها الاخلاص ستا
والمعوذتين مرة مرة ركعتين بعد فاتحته
الاوابين مع الاستخارة الحقيقة التي
يعملها اهل الله لكل امورها واحوالها بالليل
والنهار قال الشيخ محي الدين قدس سره جربنا
ذلك فوجدنا فيه كل خير ودعاء
الاستخارة هو ما سبق ويقول بعد
كل فريضة استغفر الله العظيم الذي
لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه
اللهم انت السلام ومنك السلام واليك
يرجع السلام حينا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تباركت ربنا و
تعاليت يا ذا الجلال والاكرام ثم يقرأ
الفاتحة الى اخرها ثم والهكم اله واحد
لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول
اللهم اني اقدم اليك بين يدي ذلك
كله الله لا اله الا هو الحي القيوم الى قوله
العلي العظيم ثم آمن الرسول الى اخر السورة
ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله
ان الدين عند الله الاسلام ثم يقول
بعده وانا اشهد بما شهد الله
به واستودع الله هذه الشهادة
وهي لي عند الله وديعة ثم يقرأ قل اللهم
مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم
يقول اللهم يا رحمن الدنيا والاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص
چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیا اللہ پڑھا
کرتے ہیں سب امور و اعمال شب و روز کے واسطے
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے تو اس میں سراسر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اللہم
انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام
تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام
پھر الحمد کی سورت پھر والٰہکم الٰہ واحد لا الہ
الا ہو الرحمن الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم
الیک بین یدی اللہ ذلک کلہ اللہ لا الہ
الا ہو الحی القیوم وہو العلی العظیم تک پھر
آمن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر
کہے وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع
اللہ ہذہ الشہادۃ وہی لی عند اللہ
ودیعۃ پھر کہے قل اللہم مالک الملک
سے بغیر حساب تک پھر کہے اللہم
یا رحمن الدنیا والاخرۃ

ورحيمهما رحماني انت ترحمني فارحمني برحمة
من عندك تغنيني بها عن رحمة من سواك
ثم الاخلاص والمعوذتين ثم يقول سبحان
الله ثلثا وثلثين مرة والحمد لله ثلثا وثلثين
مرة والله اكبر اربع وثلثين مرة
ثم لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده
الخير وهو على كل شيء قدير اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت
ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم ان الله وملائكته
الاية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه
وآله وسلم ثم يدعو بما احب ثم يختم
سبحان ربك رب العزة عما يصفون
الاية ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
بعد كل فريضة ويقول كل يوم بعد
الصبح يا الله يا واحد يا احد يا جواد
انفحني منك بنفحة خير انك على كل
ما تشاء قدير احدى عشر مرة ويكون ابتداء
من يوم الخميس بعد قراءة الفاتحة لغوث
الثقلين قدس سره ومشائخ السلسلة
من السابقين واللاحقين كما شرطه المشائخ
ويقول يا عزيز كل يوم بعد الصبح
احد واربعين مرة ويا اله الالهة الرفيع

ورحیمہما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندك تغنيني بها عن رحمة
من سواك پھر سورۂ اخلاص اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد للہ
تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده
الخير وهو على كل شيء قدير اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت
ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم ان الله وملائكته يصلون على
النبي الخ آخر آیت تک پھر درود پڑھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر
کہے سبحان ربك رب العزة عما يصفون
آخر آیت تک پھر لا اله الا الله دس مرتبہ یہ بعد ہر
فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔
يا الله يا واحد يا احد يا جواد انفحني منك
بنفحة خير انك على كل ما تشاء قدير گیارہ دفعہ
اور اس کو شروع کرے پنجشنبہ سے اس طور سے کہ پہلے
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ
پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے ان کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا اله الالهة الرفيع

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
شيء من علمه ولا يؤده وعشرين مرة
ان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة
ايام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان
وجد من نفسه قوة فليصم من شوال
ستا ومن ذي الحجة التسع الاول وشيخنا
الامام كان يامر اصحابه باحياء هذه
الليالي العشر بقراءة القران كل
ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة وفي
كل ثلاث ليال ختمة وليلة العاشر
ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن
الايام الفاضلة يوم عاشوراء ويوم
النصف من شعبان وورد في الفضائل
رجب احاديث باسانيد ضعيفة
لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة
فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى
فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين
والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة
سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في
رجب يوم وليلة من صام ذلك
اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام
الدهر مائة سنة



پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شیء
من علمہ ولا یؤدہ بیس دفعہ اگر وقت
میں گنجائش ہو تو سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم سو دفعہ اور ہر مہینے
میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ
زیادہ کرے اسکو اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے
نو روزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس
راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سپارے تو تین راتوں میں ختم
ہوے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے
التقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورہ ہے اور
پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ ان پر
عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
دیکھے۔ ان پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر
ان میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا
روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے پھر ہر
روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک ان میں
سے یہ کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی
ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت
کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو برس روزہ رکھے

فهو لثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت لثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داود كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر الشيخ سعيد الكوكني و
قال الشيخ حسن العجمي المكي ومن
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قراءة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة لا اله
الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل
شيء قدير وان يقول في الصبح كل يوم
الف مرة سبحان الله وبحمده انتهى

اما طريقه نقشبنديه را شعب بسيار است و در بلاد هند
از دو جهت شائع شده است يكي جهت
خواجه محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلی و در دیار
ماوراء النهر از جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی
شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے
اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اُسپر سات دروازے دوزخ
کے بند ہوتے ہیں ۔ اور جو آٹھ روزے رکھے
آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے
کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے ۔ کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اُسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورۂ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله
الحمد وهو على كل شيء قدير اور ہر روز صبح کو
پڑھے ایک ہزار بار سبحان الله وبحمده ۔ انتہی

لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت سے شعبے ہیں ۔
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع
ہیں کہ خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور
دوسرا میر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی
جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

شعب طریقہ نقشبندیہ

و بیان اشغال قوم شعبه جامعه است و باز
جهت خواجه محمد باقی را شعب بسیار است
مشهور آنها دو شعبه است شعبه شیخ محمد معصوم
و شعبه شیخ آدم بنوری و هر یکے ازین دو اشغال
دارد و غیر اشغال متقدمان این طریقه و این فقیر را
بهر یکے ازین شعبها ارتباط صحیح واقع شده است
پس ارتباط این فقیر از جهت صحبت و بیعت
و تلقین اشغال و اجازت و خرقه با والد
خود حضرت شیخ عبد الرحیم قدس سره
و حضرت ایشان را با چهار کس از مشائخ
این طریق ارتباط واقع است یکے با سید عبد الله
دوم با میر ابو القاسم اکبرآبادی سوم با خواجه خورد
ولد خواجه محمد باقی چهارم با میر نور العلی خلف میر
ابو العلی. فالسید عبد الله عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السرهندی عن خواجه
محمد باقی و خواجه خورد عن الشیخ احمد
السرهندی و عن خواجه حسام الدین و الشیخ
الهداد کلهم عن خواجه محمد باقی بالسند
المذکور فی سلسلة الصحبة و میر ابو القاسم
الاکبرآبادی الملقب بخلیفه عن ملا ولی
محمد الاکبرآبادی عن الامیر ابو العلی عن
عمه الامیر عبد الله عن خاله خواجه عبد الحق
عن عمه خواجه یحیی عن ابیه خواجه عبید الله
الاحرار و میر نور العلی خرقه یافته از پدر خود الامیر
ابو العلی اکبرآبادی و این فقیر اشغال طریقه احمدیه را از ملا محمد دلیل [illegible]

اور اشغال قوم کے بیان میں شعبہ جامعہ ہے اور پھر
خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں ان میں
دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں میں
اشغال ہیں سوائے اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس
فقیر کو ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس
ارتباط اس فقیر کا بسبب صحبت و بیعت و تلقین اشغال و
اجازت و خرقہ اپنے والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ سے ہے اور انکو چار مشائخ سے اس
طریقہ میں ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے
دوسرے میر ابو القاسم اکبرآبادی سے تیسرے خواجہ خورد
ولد خواجہ محمد باقی سے چوتھے میر نور العلی خلف میر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے ان کو شیخ احمد سرہندی سے ان کو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے
اسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبرآبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا ولی محمد اکبرآبادی سے انکو میر ابو العلی سے
ان کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے ان کو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحق سے ان کو خواجہ یحیی سے
اور ان کو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
میر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا انکو اپنے والد میر
ابو العلی اکبرآبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل

اخذ کرده عن الشیخ میر موسیٰ ہٹی کوئی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیه الشیخ احمد
السرهندی و این فقیر را خرقه نقشبندیه
از شیخ ابوطاهر مدنی رسیده و ایشان را از
کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراهیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبد الله بصری مکی و شیخ ابراهیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جهت تلقین و خرقه
عن ابی المواهب احمد الشناوی عن
الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن [illegible]
عن مولانا محمد ابن اخت ملا جامی
عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا
علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی
عن مولانا سعد الدین الکاشغری عن مولانا
نظام الدین خاموش عن خواجه علاؤ الدین
العطار عن خواجه بهاؤ الدین نقشبند (ح)
و شیخ احمد نخلی اشغال این طریقه اخذ کرده از سید میر کلال بلخی
عن ملا [illegible] عن ملا [illegible]
عن ملا محمد عزیزان عن مخدوم الاعظم
ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی
عن خواجه عبید الله الاحرار
والشیخ عبد الله البصری لبس
الخرقه عن الشیخ عبد الله
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبهلی نزیل مکه عن خواجه محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ ہٹی کوئی
سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ
حاصل ہوا شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو ان مشائخوں
سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے انکو شیخ محمد
ابن محمد بن عبد الرحمن [illegible] سے انکو مولانا
محمد ابن ملا جامی کے بھانجے سے انکو مولانا
شیخ غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے ان کو مولانا عبد الرحمن جامی سے
ان کو مولانا سعد الدین کاشغری سے انکو
مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے انکو خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال
اس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
انہوں نے ملا [illegible] سے انہوں نے
ملا محمد عزیزان سے انہوں نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی
سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے ان کو خواجہ محمد

باقي بسنده المذكور ثم ان الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدواني وعن خواجه محمد بابا السماسي
وعن خليفة الامير سيد كلال وخواجه
محمد بابا السماسي عن خواجه عزيزان مثل
ما ذكرنا في سلسلة الصحبة الا ان
ههنا نكتة اخرى ينبغي تنبيهها ان الشيخ
ابو علي الفارمدي اخذ ايضا عن خواجه
ابي الحسن الخرقاني عن الشيخ ابي يزيد
البسطامي من طريق الباطن لا من
طريق الظاهر فان وفات الشيخ ابي يزيد
قبل ولادة خواجه ابي الحسن بمدت
مديدة والشيخ ابو يزيد اخذ عن سيدنا
الامام جعفر الصادق من طريق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشيخ
ابي يزيد بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مديدة والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتين الاولى من جهة
ابائه رضي الله عنهم وقد ذكرناه والثاني
انه اخذ الطريقة عن ابي امه القاسم
بن محمد بن ابي بكر الصديق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسي عن سيدنا
ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله
عليه وآله وسلم قلت في اخذ القاسم
عن سلمان لا يمكن ان يكون الا

باقی لے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند
نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی
روح سے اور خواجہ محمد باباسماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد باباسماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلہ صحبت
میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے
[illegible] آگاہ ہو ہیں شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے انہوں نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے انہوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

من جهة الباطن يظهر ذلك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم
عند اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذلك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك والكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم۔ باید دانست که
گلبانی بفتح کاف فارسیه اول وتشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوابه پشاور
سکونت دارند و با قوم یوسف زئی همراه هم
می شوند بتی کوٹ بتاء مهملتین قریت
من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلده
بین کابل و پشاور بهنسی بفتح موحده والنون
و مهمله نسبه به بهنسا بالقصر بلده بصعید مصر
الادنی ۔ ملا الکه بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه و هاء فارسیه
ابن یمین تخلص می کند. واو را دیوانی
است مشهور ۔ چبرغان بجیم فارسیه
مضمومه و باء موحده مضمومه و راء مهمله ساکنه
و غین معجمه بلده است بر دو مرحله از بلخ
شبرغان تعریف اوست و معنی چبرغان
بلفظ ترکی چیزیکه یکے بعد دیگرے دطول مانند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم۔ اور حسن بصری نسبت
کیے گئے ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقینا اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
میں واللہ اعلم۔ جاننا چاہئے کہ گلبانی بفتح
کاف فارسیہ اول و تشدید دوم یاء نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے جو پشاور
کے دوآبہ میں رہتے ہیں۔ اور قوم یوسف زئی
کے پچھواڑوں میں ہیں۔ بتی کوٹ دونوں تاء
ہندیہ ایک گانوں ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بہنسی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یاء نسبت کی ایک شہر ہے
صعید مصر ادنی میں ملا اکہ بفتح الف و تشدید کاف
عربی و ہائے فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور
انکا دیوان مشہور ہے چبرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور باء موحدہ اور راء مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی
تعریف ہے۔ اور چبرغان لفظ ترکی میں اسے
کہتے ہیں۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

مہران وسیادی وغیران وباقشیر بلفظ یمن
حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید یا نہ
یا نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بیای
ہندیہ کہ اشمام ہا وارد بلدہ است در میان
نہر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ
می فرمودند کہ چون حضرت خلیفۃ ابوالقاسم
مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال
نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما
کتاب فقرات است آنرا از مشایخ خود عنعن
اخذ کردہ ایم و مشایخ ما بحفظ و عمل بآن وصیت
می کردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس
حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب
فقرات را و بعض مواضع اشکال در آن
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی
نمودم والحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین
سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال
نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا بغایت می
پسندند و آنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ
تاج الدین انتساخ کردہ بودند و طالبان را بآن
اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت
ایشان بحثاً و درایۃً خواندہ است ۔

مہران وسیدی وغیرہ کے باقشیر بلفظ یمن
میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے
جیسے یاء نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل باء
ہندیہ کہ ہاء کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے
اطراف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
ابو القاسم نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ
ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور
وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہم نے بھی مشائخ
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل
کر لو تب حضرت والد نے وہ نقل کر لی اور اُنکی
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اس میں بعض مقام
مشکل اس فقیر نے اُن سے دریافت کئے
اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے ۔
والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین
سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے
مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اُس
کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر
اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور بطور طالبان
کو ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ
رسالہ اُن سے بحثاً و درایۃً پڑھا ہے ۔

تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جلد اول قسط

خواستم که آنرا بعینه نقل کنم وبالله التوفیق

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام
علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین
اعلم وفقك الله تعالیٰ ان معتقد
السادة النقشبندیة قدس الله تعالیٰ
اسرارهم هو معتقد اهل السنة والجماعة
وطریقتهم دوام الحضور الذی لا یتصور
بغیر اداء العبادة وهی عبارة عن دوام
مع الحق سبحانه بلا مزاحمة شعور بالغیر
مع الذهول عن صفة الحضور بوجود الحق
سبحانه ولا یحصل هذه السعادة
العظمیٰ بغیر تصرف الجذبة الالهیة
ولا سبیل [illegible] اقوی من صحبة
الشیخ الذی سلوکه بطریق الجذبة قال
الشیخ ابو علی الدقاق قدس سره [illegible]
الشجرة اذا نبتت بنفسها [illegible]
کان [illegible]
جاریة علی [illegible] من السبب فکما ان التوالد
والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد
والوالدة کذلك التوالد المعنوی حصوله
بغیر المرشد متعذر قال فی الرسالة المکیة
من لا شیخ له فالشیطان شیخه و
هذه الطریقة العلیة النقشبندیة اخذها

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۵
جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے
اور طریقہ انکا ہے دوام حضور جو بغیر ادائے
عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور
بالغیر اس کے مزاحم نہ ہو ساتھ فراموشی کے
صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور
یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل
ہوتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں
سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ
کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو
درخت خود بخود اگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اسمیں
ثمر لگتا بھی ہو تو اسمیں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری
ہے اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد
وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان
شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان
پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

نقل رسالہ شیخ تاج الدین سنبھلی درباب اشغال نقشبندیہ

الحقیر الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفة الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مھدی الزمان الخواجہ محمد باقی
وھو اخذھا عن المولی الخواجکی امکنکی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن
الغوث الاعظم الخواجہ عبید اللہ
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الچرخی وھو عن حضرة الخواجہ الکبیر الخواجہ
بھاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو
عن السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا
السماسی وھو عن حضرة العزیزان الخواجہ
علی الرامیتنی وھو عن الخواجہ محمود الفغنوی
وھو عن الخواجہ عارف الریوگری وھو عن
الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی وھو عن الشیخ
یوسف بن یعقوب بن ایوب الھمدانی وھو
عن ابی علی الفارمدی وھو عن ابی الحسن
الخرقانی والشیخ ابو علی لہ نسبة الجذبة والصحبة
والاستفاضة بالشیخ ابی القاسم الگرگانی ایضا
وجعت عند المحققین ان الشیوخ ثلاثة شیخ
الخرقة وشیخ الذکر وشیخ الصحبة وشیخ الصحبة
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبة الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا سلوک الشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

کیا ہے اس فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمن میں عاجز ہے تاج الدین
سانبھلی کہ حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی
امکنکی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے
انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاء الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
انہوں نے سید کلال سے انہوں نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے انہوں نے حضرت عزیزان
سے انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب
ہمدانی سے انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ و صحبت اور استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل و اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہم نے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

وسائط شیخ ابوعثمان المغربی و ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفة
الجنید بغدادی و السری السقطی و معروف
الکرخی رضی الله تعالی عنهم و المعروف
قدس سره نسبة اخری تتصل بحضرة ابی
داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن
البصری قدس الله اسرارهم و له [illegible] حضرة
الی باب مدینة العلم معروف و مشهور هما
لا ان یرجع الی ابتداء الکلام فاعلم ان الشیخ ابا
الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیة ابی یزید البسطامی
کما نسبت [illegible] روح النبی الانوار
علیه افضل الصلوة [illegible] و کذا
نسبت سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق المعروف [illegible] و هی غیر
صحیح و لا امام جعفر [illegible] مع وجود
انوار [illegible]
لاثبت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی الله تعالی عنهم [illegible]
فی التابعین [illegible]
الباطن [illegible] سلمان الفارسی
رضی الله [illegible]
النبی صلی الله علیه و آله و سلم اخذ الطریقة
عن الصدیق رضی الله تعالی عنه
وهو عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم
والطریق الاخری الامام جعفر [illegible]

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابوعثمان مغربی
اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور سید
الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو ملتی
ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس
اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف اور مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے کہ
پس جاننا چاہیئے کہ شیخ ابوالحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور اسیطرح سلطان العارفین کی
نسبت روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو
مشہور ہے [illegible] وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
[illegible] باوجود اپنے باپ کی وراثت کے انوار
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور نانا تابعین فقہا سے ہیں
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل
اور انکو نسبت سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
[illegible] رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے در دروازہ شہر علم یعنی حضرت

## فصل

طريق الوصول الى الله في سلسلة السادة النقشبندية اما الذكر او المراقبة وطريق الذكر في هذه السلسلة ان تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله محمد رسول الله بحبس النفس مع رعاية الوتر والايجاء في العدد احدى وعشرين مرة ولم يظهر للذاكر اثر فهو دليل على عدم قبوله فيشرع في ابتداء الامر من اصل واثر الذكر انه في النفي ينتفي عنك وجود البشرية وفي الاثبات يظهر فيك اثر من آثار الجذبات الالهية والآثار تتفاوت بحسب الاستعداد فبعضهم يحصل له الغيبة عما سوى الحق وبعضهم اولاً يحصل له السكر والغيبة وبعد ذلك يتحقق له وجود العدم وبعده يتشرف بالفناء كما قال الشيخ عبد الله الانصاري في تفسير هذه الآية واذكر ربك اذا نسيت غيره ثم نسيت نفسك ثم نسيت في ذكر الحق اياك الحق ذكرك

## فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا ذکر ہے یا مراقبہ ہے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے اور طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ تک پہنچ جائے اور اسکا کچھ اثر ظاہر نہ ہو تو یہ دلیل ہے اس کے قبول نہ ہونے کی پھر شروع سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب لا الہ کہے تو وجود بشریت کی نفی ہو جائے اور جب الا اللہ کہے تو ظاہر ہوں آثار جذبات الہیہ کے اور یہ اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے سکر اور غیبت اور اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جائے تو ما سوائے حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

واعلى الدرجات واتمها الفناء اعنى لا يبقى
للسالك خبر عما سوى الله وكيفية الذكر ان
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا مستمدا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بكلمة اله الى
جانب الكتف اليمين ثم الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على مقلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اي ما بين
بينهما وتقول بعد ذلك بلسان القلب ايضا
الهي انت مقصودي ورضاك مطلوبي
يعني من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لا يفهم من ظاهره
حركة ولا يشعر به من كان بقربه وتحبس
نفسه بذكره مرة او ثلاثا مراعيا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
في معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفي الالهة الطبيعية والا الله
اثبات المعبود بالحق محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
في مقام فاتبعوني بالحق

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ ہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہنچے تو کہے الٰہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف اور الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھیر لے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اس کا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔
اور محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی ان کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنی اس فکر سے تو ہی میرا
مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے قلب
کی توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے کلمہ طیبہ کے
معنے یوں فرماتے ہیں لا الٰہ نفی ہے
الہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات ہے
معبود حقیقی کا محمد رسول اللہ اس کے معنے یہ ہیں
کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

وبعض اکابر هذه السلسلة قال في
معنى الكلمة الطيبة ان المبتدي يتصور
في لا اله لا معبود والمتوسط يلاحظ
لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله
تكون ملاحظة وقال الاكابر ولم ينته
السير الى الله ويضع القدم في السير في الله
تكون ملاحظة لا موجود الا الله كفرا و
قيل معناها لا منتصر في الملك والملكوت
الا الله وينبغي الاجتهاد في مداومة الذكر
لا تترك في حال ولا وقت لا في قيامك
ولا قعودك ولا في حديثك ولا
في نومك وان حصل لك في الذكر او
في مجالسة الشيخ كيفية فافرضها كالخط
المستقيم فان تخيل هذا المعنى وشغل
الخيال بامر واحد محمد للجمعة وقال
بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة
من بدنك بواسطة الخيال وتأثيره
ينبغي لك ان تتبع تلك العشرة حتى
يحصل لك التعطيل كما قال بعض
الاكابر الشغل هو عدم الشغل وعدم
الشغل هو الشغل وقال المولى سعد الدين
الكاشغري رحمة الله عليه ان الشيخ عبد الكبير
اليمني سألني وقال ما الذكر فقلت له
لا اله الا الله فقال ما هذا ذكر هذا عبارة

اور اس سلسلہ کے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور کرے
لا الہ میں لا معبود اور جو متوسط ہو وہ خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جاوے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا
تو یہ کفر ہے اور بعضوں نے اسکے معنی کہے ہیں لا منتصر
فی الملک والملکوت الا اللہ اور فرمایا ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتیں کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر میں یا شیخ
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو ایسی
فرض کرے جیسے ایک خط مستقیم۔ اور جب یہی خیال
میں بندھ جاوے اور خیال اسی ایک امر پر مشغول
ہو جاوے تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مفید ہے
اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب اپنا
کچھ بدن سے متغیر ہو جاوے خیال کی وجہ سے اور
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکو چھوڑے یہاں تک
کہ حاصل ہو جاوے تعطیل جیسے بعض بزرگوں
نے کہا ہے کہ الشغل هو عدم الشغل وعدم
الشغل هو الشغل اور مولانا سعد الدین
کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شیخ
عبد الکبیر یمنی نے مجھسے پوچھا کہ ذکر کیا ہے
میں نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

فقلت له أفدانت فقال الذكر أن
تعلم أنك لا تقدر على وجدانه و
قال السيد الطائفة الجنيد البغدادي التصوف
هو أن تجلس ساعة من غير ملاحظة
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك يحصل الوجدان بغير تشويش و
رؤية بغير نظر ومقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كأنك تراه وتلك الحضورية سموها
مشاهدة تكون بالقلب وأما الرؤية
فيكون بعين الرأس والفرق بين
الرؤية والمشاهدة أنك في الرؤية
لا تقدر أن تبعدها عن نفسك
وفي المشاهدة أنت بالخيار

الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المقصود
أسهل الطرق وأقربها التوجه والمراقبة
وهو أن ذلك المعنى المقدس المجرد
كيف وكم مثال المفهوم من الاسم المبارك
أعني الله بغير واسطة عبارة عربية
أو عجمية أو فارسية أو غيرها فيحفظ
ويحفظه في خياله وتوجه بجميع قواه
ومداركه الى القلب الصنوبري ويداوم
على هذا الأمر ويتكلف في ملازمة

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ
ہے کہ تم جان لو یہ کہ تم اُسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید بغدادی نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت بغیر ملاحظہ کسی شے کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
پر وجدان حاصل ہوتا ہے۔ وجدان بغیر تشویش کے اور
دیکھنا بغیر نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا گویا کہ تم اسے دیکھتے ہو اور اس
حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اُسے اپنے سے دور کرے۔
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریقہ حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور مقصود کے حصول میں
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سب طریقوں سے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ
ہے کہ وہ معنی مقدس مجرد بغیر کیف و کم کے اور اُن کی
مثال نہیں جو مفہوم ہے اسم اللہ کے نام مبارک کا
بغیر واسطہ عبارت عربیہ یا عجمیہ یا فارسیہ
وغیرہ اُسکا لحاظ اور اُسکی حفاظت کرے
اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مدرکوں
سے قلب صنوبری کی طرف اور اس پر مداومت
کرے اور تکلف کرے اُسکے لازم کر لینے کو

حتی تذهب الكلفة من البين ويصير
هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض
الاكابر من النقشبندية ان المعنى
المقصود ان تغشى عليك فتخيله بصورة
نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلمية
والغيبية واجعله في مقابلة البصيرة
ومع حفظ ذالك تتوجه الى القلب
الصنوبري بجميع القوى وتدارك الى
ان تقوى البصيرة وتذهب الصورة
ويترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود
قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من
التراقب من الجانبين مع هذا لا بد
المراقب ان يكون مراقبا لاطلاع على
اطلاع الحق سبحانه على احواله ويدوم
على ذلك او يكون مراقبا
لاطلاعه على موجده بلا فتور
وتشتت خاطر
والطريق الاخر ان يكون مراقبا بقلب
الصنوبري ولا يترك الخواطر تحل
فيه حتى تيسر له الربط بقلبه الحقيقي
من غير ملاحظة معنى المفاعلة وطريق
المراقبة اعلى من طريق النفي والاثبات
ور النصيرع الي معه ترجمه و دو حضرت شاه صاحب کی ہالیس صدیثین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات و برکات کی تشریح میں قیمت ادر

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ سے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو
ایک نور بسیط کی صورت میں جو احاطہ کئے
ہوئے ہے سب موجودات علمیہ غیبیہ کو اور
اسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی محافظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قوی سے اور تدارک کرے اس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب اس امر پر ظہور معنی
مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ سے ہے تو
ضرور ہے تراقب دونوں طرف سے تو بس
مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئیے کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونیسے
اسکے حال پر اور اسکی مداومت کیسے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور
اور پریشان خاطری کے اور ایک اور
یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ
کے اور مراقب کا طریق بہت اعلی ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

أقرب إلى الجذبة الإلهية من غيرها
ومن طريق المراقبة يمكن الوصول إلى الوزارة
والتصرف في الملك والملكوت ويمكن بها
الاشراف على الخواطر والنظر إلى الغير
بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن
ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و
دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى
جمعا وقبولا الطريق الثالثة طريق
الرابطة بالشيخ الذي وصل إلى
مقام المشاهدة وتحقق بالتجليات
الذاتية فان رؤيته بمقتضى هم
الذين اذا رأوا ذكر الله تفيد فائدة
الذكر وصحبته بموجب هم جلساء الله
تنتج صحبة المذكور وإذا تيسر صحبة
مثل هذا العزيز ورأيت أثره في نفسك
فينبغي لك أن تحفظ ذلك الأثر الذي
تشاهده فيك بقدر الإمكان فإن
حصل فتور في ذلك المعنى فلترجع إلى صحبته
حتى يرجع لك ببركته ذلك الأثر و
هكذا تفعل مرة بعد أخرى حتى يصير
تلك الكيفية ملكة لك وإن لم
تظهر من صحبة ذلك العزيز أثر
ولكن حصلت محبة وانجذاب



قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگوں کی دلی باتوں کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا
ہے اور اسی بات کو کہتے جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اس شیخ سے جو مشاہدے کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق ہوا ہے
اس واسطے کہ اس کی رویت بموجب
اسکے کہ اذا رأوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ہم جلساء اللہ اس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہو جائے اور اپنے نفس میں اس کا
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس میں فتور آجائے تو اس شیخ کی
صحبت کیطرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل
ہو اسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اس
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہ ہو لیکن اس
سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔

فينبغي ان تحفظ صورته في الخيال وتوجه للقلب الصنوبري حتى تحصل الغيبة والفنا عن النفس وان وقفت عن الترقي فينبغي ان تجعل صورة الشيخ على كتفك الايمن وتعتبر من كتفك الايمن قلبك وامرا ممتدا وتاتي بالشيخ على ذالك الامر الممتد وتجعله في قلبك فانه يرجى لك بذالك حضور الغيبة والفناء

تو چاہئے کہ اسکی صورت خیال میں رکھے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تا کہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ صورت شیخ کی اپنے دانے مونڈھے کیطرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے اس سے حضور غیبت اور فنا کی ؛

## فصل ۳

في الكلمات القدسية المأثورة عن حضرة الخواجه عبد الخالق غجدواني وهي احد عشر كلمة بني طريق السادة النقشبندية عليها وهي هذه

یاد کرد   باز گشت   نگاهداشت
یادداشت   هوش در دم   سفر در وطن   نظر بر قدم   خلوت در انجمن   وقوف زمانی   وقوف عددی   وقوف قلبی

وحيث كان حضرة الخواجه عبد الخالق رأس حلقة هذه الطائفة لزم بيان الفاظ المصطلح عليها فلنشرحها مقتصدين بين الاجمال والتفصيل وهذا انا اشرع في ذالك

یاد کرد وهو عبارة عن ذكر اللسان او القلب يعني كن دائما في تكرار الذكر

## فصل ۳

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان میں اور وہ گیارہ کلمے ہیں جنپر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے ۔ سو وہ یہ ہیں یاد کرد ۔ باز گشت ۔ نگاہداشت ۔ یادداشت ہوش در دم ۔ سفر در وطن ۔ نظر بر قدم ۔ خلوت در انجمن ۔ وقوف زمانی ۔ وقوف عددی وقوف قلبی ۔ اور چونکہ خواجہ عبد الخالق اس طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے ہم انکی شرح کرتے ہیں اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے ۔

یاد کرد ۔ کہتے ہیں ۔ ذکر زبان یا ذکر قلب کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے ۔

در الثمین عربی معہ ترجمہ اردو ہدیہ ڈیڑھ آنہ ام

تیسری فصل حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے گیارہ کلمات ... (marginal handwritten note)

الذی استفدته من الشیخ الی ان
یحصل لك حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینه
ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرة
الخواجه بهاء الدین قدس سره
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلة ٭

۲ باز گشت یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبه الکلمة الطیبة قال عقیبها بدلالة
اللسان الهی انت مقصودی
ورضاك مطلوبی یعنی من هذا
الذکر ان هذه الکلمة نفیه نفی
کل خاطر من سلیم وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الحق واذا لم
یجد الذاکر له اخلاصا فی هذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد
فانه یحصل له ببرکة ذلك الاخلاص
ان شاء الله تعالی ٭

۳ نگاهداشت یعنی عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی اذا کرر الکلمة
فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر یہ ہے کہ پہلے شیخ
اپنے کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور
کھلا رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند
کرلے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ
بہاء الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد
ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
محبت اور تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو
دور کرتا ہے۔

۲ بازگشت یعنی ذاکر جب اپنے دل سے ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے الٰہی
انت مقصودی ورضاك مطلوبی یعنی
اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
اور سر فارغ ہو جاوے ماسوائے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے
تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
انشاء اللہ تعالیٰ

۳ نگاہداشت اور یہ عبارت ہے خطروں کے
مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر ویجتهد ان لا یخطر له خاطر
الغیر فی ساعة او ساعتین فان
ذلک مهم عند الاکابر و بعض کمل
الاولیاء احیانا یتم لهم هذا المعنی
یادداشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق و بعض الاکابر قال
فی شرح هذه الکلمات الاربع هکذا
یادکرد یعنی تکلف فی الذکر بازگشت
یعنی رجع الی الحق سبحانه علی وجه
الانکسار نگاهداشت یعنی حافظ علی
هذا رجوع یادداشت یعنی رسخ سره
هوش دردم یعنی ان بناء الامر هذا الطریق
علی النفس فینبغی ان یجتهد علی حفظها بین
المنفسین فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة
ولا یخرج بغفلة سفر در وطن یعنی ان سفر
السالک یکون فی الطبیعة البشریة یعنی
ینتقل من الصفات الذمیمة الی الصفات
الحمیدة کما قال بعض الاکابر ان
الشخص اذا انتقل الی محله
تفارقه الصفات الخبیثة ما لم ینتقل
عنه و قیل رویة الغیب فی الشهادة
نظر بر قدم یعنی ان السالک ینبغی
ان یکون نظره علی قدمه فی مشیه
فی البلد و الصحراء حتی لا یتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اُس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیا
کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے یادداشت
دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور
بعض بزرگوں نے اِن چار کلموں کی یوں شرح
کی ہے۔ یادکرد یعنے ذکر میں تکلف
بازگشت یعنے اللہ سے رجوع ازراہ عجز کے
نگاہداشت یعنے اِس رجوع کی حفاظت
یادداشت یعنے سر کو راسخ کرے
ہوش در دم۔ یعنے اِس طریقہ کی بنا
اِس امر پر ہے۔ اِس کی حفاظت کرے
درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس سفر در وطن یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنے بری صفتوں کو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے۔
بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اُسکی صفتیں بری اُس کیساتھ
ہوتی ہیں جبتک اُسنے نہ نقل کرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت میں
نظر بر قدم یعنے سالک کو چاہئے کہ اُسکی
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پھرے یا جنگل میں
اسلئے کہ اُسکی نظر متفرق نہ ہو جائے اور جسے نہ دیکھنا چاہئے

نظرہ ویبصر ما لا ینبغی فتیغر و علیہ قلبہ ویمکن ان یکون المراد بالنظر الی قدم ان یکون نظر السالک فی الاول وھلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی حضرت الذات فقط کما قال فارس بن عیسے البغدادی سالت الحلاج فقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شیٔ حتے یصل ویحتمل ان یکون ھذا المعنے ھو الذی قال الشیخ رویم ادب المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ خلوت در انجمن یعنی ینبغی للسالک ان یکون ظاھرہ مع الخلق وباطنہ مع الحق الیہ بالشغل والقلب بالحق وما احسن ما قیل فی ذالک شعر فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب قال اکابر الطریقۃ ان فی ھذہ الطریقۃ الجمعیۃ فی الملاء والتفرقۃ فی الخلوۃ وقوف زمانی یعنی یحاسب اوقات نفسک ھل مرۃ باعمال الخیر فتشکر اذ باعمال الشر فتستغفر علی حسب مراتبھم فان حسنات الابرار سیئات المقربین وقوف عددی ھو عبارۃ عن - حیات ولی اردو حضرت

شاہ صاحب ولی اللہ اور آپکے آبا اجداد اور آپکے خاندان کے معزز افراد کی سوانح عمری قیمت

آگے نہ بچھے اور اُس کا قلب متفرق ہو جائے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ میں نے حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا مُرید کون ہے اُنہوں نے کہا ھو الرامی باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شیٔ حتے یصل - اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ یعنی مسافر کا ادب یہ ہے کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے - خلوت در انجمن یعنی سالک کو چاہیئے کہ بظاہر خلقت کیساتھ ہو اور باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمعیت ہے اور تفرقہ ہی خلوت میں وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال بد میں گذرے استغفار کرے اپنے مرتبے کے موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین کے برائیاں ہیں وقوف عددی یعنے رعایت عدد کے

مجموعہ اعمال مجربہ خاندان عزیزیہ علیہا من ہمثل کتاب قیمت ۸۰/

رعاية العدد في الذكر القلبي لجمع
الخواطر المتفرقة

**وقوف قلبي** هو عبارة من
اليقظة وحضور القلب مع جناب
الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب
غرض غير الحق وقالوا ايضاً في معناه
ان الذاكر ينبغي ان يكون واقفاً على
قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى
القلب الصنوبري الذي يقال له قلب مجازاً
وهو في الجانب الايسر محاذياً للثدي
ويجعله مشغولاً بالذكر ولا يتركه يغفل
عن الذكر ولا مفهومه وحضرة الخواجه
نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا
رعاية العدد لازماً في الذكر واما
وقوف القلبي فهو لازم عنده في
اثناء الذكر او الرابطة او غيرهما و
المقصود من الذكر الوقوف القلبي
وما احسن ما قيل في ذلك شعر

على بيض قلبك كن كانك طائر
من ذالك الاحوال فيك تولد

ذکر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خطرے
نہ آئیں

**وقوف قلبی**۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا
اللہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر
حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے
کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے
درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جسکو
مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف پستان
کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے
غافل نہ ہونے دے اور اسکے معنے سے اور حضرت
خواجہ نقشبندی نے حبس دم نہیں لازم کیا اور رعایت
عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی انکے نزدیک
لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود
ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے
یہ شعر اس معنی میں۔

**شعر**

علی بیض قلبک کن کانک طائر
من ذالک الاحوال فیک تولد

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسے پرند
اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

## فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشتغال
تفرقة او وسوسة او قبض فينبغي

## فصل

جب ذکر اور اشتغال کے درمیان تفرقہ
یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہئے۔

ان تغتسل بالماء البارد وان لم يقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالماء
وبعد ذلك تدخل الخلوة وتصلى
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فانه يرجى بها تبديل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالشدة وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى واوفق في ذلك
التفرقة فتصير في عين الجمع جمعية
فلان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة
بالاعمال كالميل الى شرى فرس مثلا او غيره
مما هو مباح شرعا فليبادر بفعله
او يخرجها من قلبه حتى يكون ذلك
الخطرة لم تعد ولم يبدل جهده
في دفع ونفى تلك الخواطر لانه يلزم على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية وثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتميزها عسير و
لبنيها بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب يعني من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قادر نہ ہو بسبب نہ موافقت مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ رہے تو تصور باندھ
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو مربی ہے کیونکہ
امید ہے کہ اس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے
اور جمعیت حاصل ہو اور جو اسپر بھی تفرقہ نجائے
تو کہے یا فعال لما یرید کیساتھ اور جو اس سے بھی
تفرقہ نجائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے
اس سے موافقت کرے تو کہ یہی عین جمعیت میں ہوجائیگی
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ ہے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہاں تک کہ اس خطرہ کا نشان باقی نہ رہے اور
کوشش کرے اسکے دفع کی اور تینوں خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

تین خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے۔

من يسار القلب والذي من الملك
يكون من يمين القلب والذي من
الحق يكون من فوق القلب وهذه
معرفة لمن تجلى بالتقوى والزهد و
الورع واكل الحلال الطيب وكان
دائما يراقب خواطره لا يترك خاطرا
يمر بباله والمقصود ان يكون مراعيا
لوقته فليس شئ اعز من الوقت فان
الوقت سيف قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك
ويمكن حفظ الاوقات بالذكر والمراقبة والصلوٰة
والتلاوة واكابر النقشبندية اختاروا من
جملة وظيفة تلاوة القرآن في الليل
الفاتحة وقل يا ايها الكافرون وسورة
الاخلاص والمعوذتين وخاتمة سورة
الحشر وخاتمة سورة البقرة ومن جملة
وظيفة تلاوة القرآن في النهار سورة
يٰس وقال حضرة الخواجہ علی الرامیتنی
اذا اتفقت ثلاثة قلوب على امر حصل
مراد العبد المؤمن بذلك قلب القرآن
وقلب العبد وقلب الليل يعني اذا قرأت
يٰس التي هي قلب القرآن في التهجد حصل
ذلك المعنى ومن جملة وظائف صلوٰة
النوافل التهجد والاشراق والاستخارة
والضحى والتهجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے
اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب
یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اسے وہ
جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زہد و پرہیزگار
اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطروں کی نگہبانی
کرتا ہو اپنے دل میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت تیغ
قاطع ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے
حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے شب وظیفہ
میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یٰس ہے اور
حضرت خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب
تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہوجاتے ہیں
تو وہ مومن بندہ کی مراد حاصل کر دیتے ہیں
قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید
کا یعنے تہجد کی نماز میں سورہ یٰس کو اخلاص
سے پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں
سے ایک تہجد اور نماز اشراق اور
نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد کی

اثنا عشر ركعة فان امكن قرأ في كل ركعة
يٰس والا قرأها في ثماني ركعات على هذا
الترتيب ففي الاولى الى ... وفي
الثانية الى وهم يخصمون وفي الثالثة
الى ... لدينا محضرون وفي ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] السابعة الى ... مالكون
وفي الثامنة الى آخر السورة ... [illegible]
... [illegible] الفاتحة ... الاخلاص
ثلث مرات ... سورة يٰس ... [illegible]
... [illegible] الفاتحة ... الاخلاص
... [illegible]
... [illegible] التهجد ... [illegible]
... [illegible] قم الليل الا قليلا
نصفه او انقص منه قليلا ... [illegible]
او ... [illegible]
القلوب ... [illegible]
نافلة لك ... [illegible]
من الليل ما يهجعون ... [illegible]
والهجوع ... [illegible]
التهجد الا بعد النوم
وفي ... [illegible] التهجد لا
يكون التهجد الا بعد النوم
والتهجد صلوٰة النوم

بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں
سورہ یٰسین پڑھے اور نہیں تو سورہ
یٰس کو آٹھ رکعتوں میں اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت
میں ... تک اور دوسری
میں وہم یخصمون تک اور تیسری
میں ... لدینا محضرون تک اور چوتھی
میں ... یبصرون تک اور پانچویں میں
... یرجعون تک اور چھٹی میں ھذا
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم لہا
مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ
کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین یاد نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
رکعتوں میں ... سورہ اخلاص پڑھے اور
... چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد
کا وقت ... آدھی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ
قلیلا ... اور صاحب قوت القلوب نے کہا ہے
... تہجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون اور ہجوع نیند کو
کہتے ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائز
نہیں اور لکھا ہے ... کہ تہجد نہیں ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ النوم ہے ...
حضرت خواجہ ... نواب ... کی ... نقشہ ...

ربع ... رات
... تہائی رات
... آدھی رات یا
... سے ...
... یا زیادہ ...

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ واذا صلی صلوۃ المذکور جلس التشہد متوجہا للقبلۃ الی الصبح ویشتغل فی توجہ مراقبۃ او ذکرہ وان غلبت النوم نام لکنہ یقوم قبل الصبح ویتوضا ثم یصلی سنۃ الصبح فی بیتہ ویشتغل بالاستغفار بطریق الخفیۃ کما ہو طریق ہذہ السلسلۃ ویذہب المسجد مستغفرا فی طریقہ واذا صلی الصبح مع الجماعۃ جلس فی موضعہ مشتغلا بوظیفۃ الباطنۃ ان وجد الجمعیۃ والا فی بیتہ واشتغل بوظیفۃ الی ان تطلع الشمس وبعد ذلک یصلی رکعتین بنیۃ الاشراق وقراتہ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ثم بعد ذلک رکعتین بنیۃ الاستخارۃ ثم یدعوا بدعاء الاستخارۃ وہو ہذا: اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری اللہم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ فی ہذا الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی عافیۃ ویسر۔ واذا کان لہ بعد ذلک مہم دنیوی کاسباب معیشتہ توجہ الیہ مع الحضور والیقظۃ ویقرء ہذا الدعاء اللہم کن وجہتی فی کل جہتہ ومقصدی فی کل قصد غایتی

اور روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ اور جب نماز مذکور پڑھ لے تو بیٹھے جلسہ التحیات کا قبلہ رو ہوکر صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے تو سو رہے مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جاوے رستے میں اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو اپنی جگہ میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ باطن میں جو جمعیت پاوے اور نہیں تو اپنے گھر آجاوے اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز استخارہ پھر اسکے بعد دعائے استخارہ اور وہ یہ ہے اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری اللہم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ فی ہذہ الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی عافیۃ ویسر اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا کا ہو جیسے معاش کیلئے اسکے لیے جاوے ساتھ حضور اور ہوشیاری کے اور دعا پڑھے اللہم کن وجہتی فی کل جہۃ ومقصدی فی کل قصد غایتی

۵ [illegible] ۱۲

فی کل سعی وملجائی وملاذی فی کل قصدۃ
وھم ووکیلی فی کل امر وتولنی تولی محبۃ
وعنایۃ فی کل حال ویکون دائما متوجھا
للقلب الصنوبری کما قال تعالیٰ رجال لا
تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و
اذا فرغ من مھمات الدنیویۃ توضا
وضوءً جدیدا ودخل خلوتہ واول ما یجلس
یستحضر رویۃ شیخہ ثم یشتغل بوظیفہ من
المراقبۃ والذکر واما صلوٰۃ الضحیٰ فاثنی عشر
رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ
سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلیھا اقل
من رکعتین ولا ینبغی ان یصلیھا فی اول
وقت الضحیٰ بل یؤخرھا الی ان یمضی ربع
النھار کما جاء فی المشکوٰۃ عن زید بن ارقم
انہ رای قوما یصلون الضحی فقال لقد
علموا ان الصلوٰۃ فی غیر ھذا الساعۃ افضل
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال
رواہ المسلم ومعنی الرمض شدۃ حر الارض
من وقع الشمس علی الرمل وغیرہ ای
اذا وجد الفصیل حر الشمس والفصیل
ولد الابل وبعد صلوٰۃ اذا حضر الطعام
تناولہ فان اکلہ مع الاصحاب کان احسن
والا فمع اھلہ واولادہ ولا یاکل وحدہ بقدر
الامکان وبعد ذلک یقیل ثم یحضر المسجد

فی کل سعی وملجائی وملاذی فی کل قصدۃ
وھم ووکیلی فی کل امر وتولنی تولی محبۃ
وعنایۃ فی کل حال اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے رجال لا تلھیھم
تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اور جب دنیاوی کاموں
سے فارغ ہو وضو کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور
پہلے جب بیٹھے اپنے شیخ کی رویت حاضر کرے پھر
مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے یا ذکر سے
اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں ہر رکعت میں
سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص
اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے اور اول وقت
چاشت میں نہ چاہئے پڑہنی بلکہ تاخیر کرے اتنی
کہ پہر بھر دن چڑھ جائے اس واسطے کہ مشکوٰۃ
شریف میں زید بن ارقم سے ہے تحقیق دیکھا انھوں نے
ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت پڑھتے تھے پس کہا اور
لوگوں نے جانا ہے کہ تحقیق نماز اس وقت میں اس
سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ نماز اوابین جس وقت کہ گرم ہو فصال پڑہنی چاہئے۔
روایت کی مسلم نے اور رمض کے معنی ہیں شدت گرمی
کی تاب آفتاب سے ریت وغیرہ پر یعنی جس وقت پائے
فصیل گرمی آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے
ہیں اور بعد نماز کے جو موجود ہو کھانا کھاوے
جو یاروں کیساتھ ملکے کھائے تو بہت اچھا ہے اور
نہیں اپنے گھر والوں کیساتھ کھائے بیوی بچوں کے ساتھ
اور حتی المقدور اکیلا نہ کھائے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی

اول وقت ايضا الصلوة [illegible]
يجلس بعد [illegible]
ويشتغل [illegible]
هذا الوقت [illegible]
يجالس [illegible]
العشاء [illegible]
وبعد صلوة [illegible]
قل يا ايها الكافرون [illegible]
والمعوذتين [illegible]
واخر سورة الحشر [illegible]
وينام مشتغلا بالذكر [illegible]
ثم هذا الاستغفار [illegible]
الله الذي لا اله الا هو [illegible]
واتوب اليه [illegible]
وفي الشغل [illegible]
ذلك [illegible]
مستغرقا [illegible]
قال الشيخ ابو العباس [illegible]
[illegible]
في الفناء [illegible]
من الاحوال والافعال [illegible]
بعد الطلب [illegible]
[illegible]
في [illegible]
والكل [illegible]

[illegible]

والوصول الی مرتبة الفناء علامته

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## فصل [illegible]

[illegible]

[illegible] الثاني [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الروحاني [illegible]

[illegible]

ترتيب [illegible] ذكر القلب

اور [illegible] وصول [illegible] محبت [illegible]

[illegible] اھل اللہ ہیں

[illegible] کشش

[illegible] تو ایسے سب سے

[illegible] اولیاء

[illegible] ذوالنون

[illegible] الا من

[illegible] عنہ

## [illegible] اور بقا میں

[illegible] کیا گیا کہ فنا

[illegible] اگر بزرگوں نے

[illegible] سب کا مرجع

[illegible] ظلمانی طبعی

[illegible] اور حدیث

[illegible] ہے کہ

[illegible] ظلمتہ

[illegible] اور دوسری

[illegible] نورانی کیلئے

[illegible] نہیں

[illegible] کہ جب تک شعور کا شعور

[illegible] وجود روحانی کا جانا اس مقام

[illegible] اور اس مقام

[illegible] صحیح ہے لیکن انکی ترتیب اور

[illegible] صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب

فصل فنا اور بقا میں

هو ان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انه يجمع
هذا مع هذا وذكر اللسان لا يحتاج الى
بيان وذكر الروح هو ان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السر هو ان لا يكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولا يكون له خبر من الكون
وذكر الخفي هو ان يخفى وجود الروح خفاء
الكون في السر فلا يبقى غير المذكور و
الحاصل ان الغير يذهب بتمام وجهه في الخفاء و
في هذا المقام يتحقق السير في الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يخلع عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويتخلق بالاخلاق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق مرتبة بي يسمع وبي يبصر وبي
يبطش وبي يمشي وبي يعقل فان الذات
والصفات الفانية في هذا المقام تتبدل
بكسوة الوجود الباقي خارجة من قبر الخفاء في
محشر الظهور وتصرفات جذبات الحق حينئذ
تستولي على باطن العبد فيذهب من باطنه
جميع الوساوس والهواجس ويتصرف فيه
الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اُس کی نسبت برابر یعنی اسمیں اُسکے ساتھ وہ ہو
اور ذکر زبان کے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اُس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے اور ذکر سر یہ
ہے کہ اُسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تو باقی
نرہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہو کہ غیر بالکل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تو اس مقام میں متحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو بعد فناء مطلق
کے جو ایسی ہے کہ فناء ذات و فناء صفات ہے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہانتک کہ مشرف ہوتا ہے
اُس وجود سے اوصاف الٰہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کیساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہے بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات و صفات فانیہ
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے حشر میں
اور جذبات حق کے تصرفات اسوقت برابر ہوتے ہیں
بندہ کے باطن پر اور اُسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں
سب وسوسے اور برے خطرے اور اُسوقت آپ حق
تصرف کرتا ہے اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا
ہے اسکو بالکل اُسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہو جاتا ہے بندہ محفوظ وظائف

مجھی سے سنتا ہے مجھی سے دیکھتا ہے مجھی سے پکڑتا ہے مجھی سے چلتا ہے مجھی سے سمجھتا ہے ۱۲

الشرعية من الامر والنهي وهو دليل على
صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ
ابو سعيد الخراز في هذا المعنى كل باطن
يخالفه الظاهر فهو باطل وبعد التحقيق
بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير في
الله الذي هو بعد الفناء ويتحقق السير عن
الله بالله الذي هو مقام التنزل الى مبلغ
عقول الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام
الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام
التنزيل هذا يرجعون في كل مرة الى الحق متضرعين
مستغفرين والاولياء في هذا المقام لهم
من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله
تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على
بصيرة انا ومن اتبعني لان الشيخ كالنبي
في قومه وفي هذا المقام طلب المريد و
التربية صحيح بشرط اجازة الشيخ وفي هذا
المقام كل تصرف بفعله ان كان ينسب
اليه لكنه ليس منه لانه معزول عن التصرفات
البشرية بالكلية وما رميت اذ رميت
ولكن الله رمى يمكن ان يكون هذا المعنى

شرعیہ امر و نہی کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے
صحت حال فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خراز
نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظهور
فهو باطل اور بعد تحقق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہے متحقق ہوتی ہے
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے
خلق کی عقلوں کی رسائی تک کہ وہ دعوت کرتے
ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیاء
اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے
ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار
کرتے ہوئے اور اولیا کو اس مقام میں انبیا
کی متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے
قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی
طلب اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اسکے فعل کا اگرچہ اسکی
طرف منسوب ہے لیکن وہ اسکا نہیں اسواسطے کہ وہ تو
تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہے وما رمیت اذ
رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنی میں ہو

## فصل في التصرف

## فصل تصرف میں

في طريق التصرف في باطن المريد
ودفع المرض والدخول في حمل الحمل عن الناس

مرید کے باطن میں تصرفات کرنیکے طریق
میں اور دفع مرض میں ایسا مرض کہ واقع ہوا ہے لوگوں پر

طريقان فالطريق الاول انه اذا وقع
لشخص مرض او ابتلي بمعصية فليتوضأ و
يصلي ركعتين ويتوجه بالتضرع والانكسار
الى الله تعالى ويطلب فيه [illegible]
المذكور وبينها المذكور [illegible]
والثاني ان يجعل صاحب المرض والمصيبة [illegible]
في نيتها مقام صاحب العارض [illegible]
هذا المقدار فيتوجه عنه [illegible]
نزول حضرة عزرائيل فانه بعد نزوله [illegible]
خاليا محال فلا بد من بدل فعند ذلك
المريض فكان اعضائه [illegible] يتوجه [illegible]
في المرض انواع الاول ان يتوجه [illegible]
ذلك المرض ودفعه عنه الثاني ان [illegible]
عنه في نفسه الثالث ان يتوجه في دفع الخواطر
المتفرقة عنه من غير ان [illegible]
ما فيه من رفع الدرجات لان المرض
موجب للتنقية والتصفية للقوى
الداعية فاذا انتفى الداعي [illegible]
هذه القوة الداعية فلك [illegible]
البسيط المحيط بجملة الموجودات [illegible]
مقصود جميع المكونات [illegible]
لحصول هذا المعنى والتصرف [illegible]
الحقيقي هكذا ايضا [illegible]
ويقول له فرغ نفسك [illegible]
ثم يتوجه بهمته لرفع الحجاب الظلماني [illegible]

[illegible]

خطرے اپنے نفس کو خالی کرے پھر متوجہ [illegible]

ثم رفع الحجاب النورانی واذا حصلت له
الغیبة ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

متفقا ... [illegible]

پھر حجاب نورانی کے۔ اور جب اُسے غیبت
حاصل ہوجاوے تو اُسکے واسطے توجہ نہ کرے
... گرہ پڑجاوے تو اُسے کھول دے
... نسبت اجمالی ہے کسی شخص کی طرف
... والے سے وہ یہ ہے کہ جس وقت
... حاصل ہو ایک
... علم دین کی
... اور ریاضت
... یہ ہے کہ ظاہر
... ہے جو اسکا
... نفسیات سے اور
... ظاہر ہو گئے ہیں
... ظاہر ہوئے اور بہت حال کی
... ہو کر مقابل شیخ کے بیٹھے اور
... دفعہ پڑھے
... تو پھر جو کچھ
... کوئی
... شیخ کو نہیں مناسب کہ اُسکے
... لیکن متوجہ ہوئی
... طریقہ معلومہ کے موافق شیخ کو نہیں
... استمرار کرے
... اثبات کا ذکر کرے تو اس سبب
... ملاحظہ کرے جانب
... فنا کی نفی سے اور جانب اثبات
میں تصور کرے ذات معبود برحق کو ساتھ بقا کے

## فصل فی الآداب

الآداب الظاهرة مع الحق سبحانہ ھی ان
یکون قائما بالاوامر والنواھی الشرعیۃ و
یکون دائما علی الطھارۃ مستغفرا محتاطا
فی جمیع الامور ویکون متبعا الآثار السلف
الصالح عاملا بھا وادب الباطن ھو ان
تحفظ قلبک من خطور الاغیار سواء کان
خیرا او شرا فانھما فی الحجاب سواء وادب
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ھذا
القیاس وادب الاولیاء ھی انک فی
مجالستھم تحفظ خواطرک ولا تتکلم فی
حضرتھم بصوت عال ولا تشتغل فی حضورھم
بصلوۃ النوافل وان صلیت معھم فحسن
ولا تتکلم فی اثناء کلامھم بل لا یتکلم معھم من
غیر ان یسئلوک وکل ما یکرھونہ اجعلہ
مکروھک ولا تنظر فی بیتھم الی اسبابھم
وحوائجھم ولا یخطر ببالک رواحک الی
شیخ آخر واخذک منہ بل اعتقد ان
شیخک ھذا ھو موصلک الی مولاک
ولا تعلق قلبک بسواہ فان ذلک موجب
لتفرقتک والحاصل ان کل ما یکرھہ
الطبع الانسانی فارقہ وتجنبہ فان
سوء الادب مع المشائخ خاصیتہ تقتضی
سد الطریقۃ وعدم وصول الفیض

## فصل آداب میں

آداب ظاہرہ حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں۔ کہ قائم ہووے امر
ونہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا
رہے اور سب امروں میں احتیاط کرتا رہے اور آثار سلف
صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اسپر عمل کرے اور باطن کا
ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اسمیں
غیر کا خطرہ نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب
ہونے میں دونوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء کا
ادب یہ ہے کہ انکی مجلس میں اپنے خطرہ کی حفاظت
کرے اور انکے حضور میں بلند آواز سے نہ بولے اور
انکے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور ان کیساتھ
اگر پڑھے تو بہتر ہے چاہئے اور انکے کلام کے درمیان
بول نہ اٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانیں تو اسے آپ بھی مکروہ سمجھے
اور انکے گھر میں انکے اسباب اور اخراجوں کیطرف
نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے اور شیخ کی
خدمت میں جاوے اور اس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تیرا پیر تجھکو پہنچاویگا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ
موجب تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل جو ہے کہ جسکو طبیعت
انسانی مکروہ جانے اس سے الگ رہے اور بچے اس سے
کیونکہ بے ادبی خصوصاً مشائخ کی راہ خدا کی بند کرتی
ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

فصل آداب میں

وينبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك
غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تجد
الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر الخفي بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بخفوة

وخطور الاغيار من رؤية الالوان و
الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة
الكتب ومن الصحبة المفرقة فينبغي للسالك
ان يكون ابدا ما بغير ملاحظة الاغيار
في صحبة صاحب دولة تمت له السعادة
الجمعية لتحصل له ببركته ملكة الحضور و
الجمعية فمن ملكة الحضور يحصل الرضاء
والتسليم اللذان هما غاية العبودية
والعبادة وكمال الاسلام في التسليم و
التفويض فان صاحب التسليم لو ألقي
في رقبته طوق اللعنة كابليس لكان
راضيا به من حيث انه قضاء الحق وقدره
كتلك رضاه بالايمان والاسلام لان الطالب الحق
راض بقضائه وقدره لا يبغي نفسه فاذا
وقع للطالب مكروه حصل التفاوت عنده
فهو عبد نفسه فان لم يحصل عنده تفاوت
كان عبده اصل كل امر واساسه

اور تجھے چاہیئے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اسکے نام کی نہو اور ہمیشہ ہو باخدا کہ
کہ غفلت راہ نہ پائے اور کیا خوب کہا ہے

شعر

اذا کنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر الخفي بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بخفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ اور شکلیں
مختلفہ اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ سے اور
ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہیئے کہ ہمیشہ
بے ملاحظہ اغیار کے رہے کسی ایسے صاحب دولت
کی صحبت میں جسکو پوری پوری سعادت جمعیت کی
کہ اسکی برکت سے سالک کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو
کیونکہ ملکہ حضور سے حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت
عبودیت ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں
ہے اور تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں
لعنت کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی
ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی
اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
راضی ہے اس لئے کہ طالب حق راضی ہے قضا و
قدر سے اسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ
پہونچے اور اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس
کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس
کا بندہ ہے. ہر امر کی اصل اور بنیاد

هذا فینبغی لك ایها السالك ان تکون
دائما عبدا کما انه تعالی دائما ربا واذا
کان فی مدح وذم تفاوت فهذه
اصنام لعمری جنابك جملته الخواص والعوام
قد ذکر والله الموفق الحمد لله رب
العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا
محمد سید الاولین والاخرین وعلی آله
واصحابه والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتهی کاتب الحروف
گوید که شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید
بن شیخ احمد السهرندی را در بیان اشغال
طریقه احمدیه کتابیست لطایف غیبیه
ازآن جمله مکتوب که الشان آنها را نوشته
بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده
بودند ودر آخر آنها بخط خود این عبارت
نوشته کردند و با عرفان بنا بر اسم مکتوب
این خاکسار را بمطالعه گرامی مشرف سازند
وانا الفقیر عبدالاحد عفی الله عنه در این رساله
بعینها نقل کرده می شود
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی آلائه
همشیره عزیزه معلوم است از لطائف خاکی
بچیزه بود معلوم کنند از لطائف
بیرگانه انسانی که قلب روح وسر و
خفی واخفی باشند از عالم امر مقام
آنها فوق العرش است که بلامکانیست

ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہئے کہ تو ہمیشہ
بندہ ہو اسکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے
اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہوا تو
عبادت اپنے نفس کے بتوں کی کرتا ہے سب خاص
خواص عوام کا ذکر کر دیا گیا۔ اور اللہ توفیق دینے والا ہے
الحمد لله رب العالمین والصلوة والتسلیم
علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین
وعلی آله واصحابه والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتهی کاتب حروف کہتا ہے
کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
احمد سرہندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
کے بیان میں کئی مکتوب ہیں ان میں سے
تین مکتوب جو انہوں نے لکھے حضرت والد
بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور ان کے آخر اپنے
ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی۔ کہ مخدوم با
عرفان بنا بر اس خاکسار کے تینوں مکتوب
اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔
راقم فقیر عبدالاحد عفا الله عنه
وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کئے جاتے ہیں
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی آلائه
ہمشیرہ عزیزہ ظاہر ہے کہ لطائف انسانی
بوجھے گئے۔ سب معلوم کریں کہ پانچ
لطیفے انسانی کہ قلب روح سر
خفی اخفی ہیں عالم امر سے ہیں ان
کا مقام فوق العرش ہے جسے لامکان

موصوف بعالم ارواح نیز آنرا گویند حق سبحانه
و تعالی بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعلق
و تعلق ببدن انسانی داده از آنجا فرود آورده
هر یکے را بموضعی خاص از بدن که مناسب
آن بود جا داده است قلب را جانب
چپ از سینه زیر پستان جا داده است
و روح را که لطیفه ایست فراز قلب بسمت در مقابل
آن بجانب راست و اخفی که لطیف ترین
لطائف است در میان حقیقی سینه و
سر را در میان قلب و اخفی و خفی را در میان
روح و اخفی و ولایت هر یکے ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اولوالعزم است چنانچه ولایت
قلب زیر قدم آدم است علی نبینا
و علیه السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت
ابراهیم است علی نبینا و علیه السلام و ولایت
سر زیر قدم حضرت موسی علی نبینا
علیه السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت
عیسی علی نبینا و علیه السلام و ولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیه و علیهم
الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست که تفاوت اقدام اولیاء از
راه همین لطائف است یعنی هر که زیر قدم
حضرت آدم است علیه السلام ولایت
وی ولایت قلب است و وی صاحب
استعداد یک درجه ولایت است۔

کہتے ہیں اور عالم ارواح بھی اسے کہتے ہیں حق جل
و علی نے کمال قدرت سے اپنے اُن لطائف
کو بدن انسانی سے تعلق اور تعلق دیکر وہاں سے
نیچے اُتارا اور ہر ایک کو ایک خاص جگہ بدن انسان
کے بدن میں اُسکے مناسب سمجھا جاسکے دی ہے
قلب کو سینے کے بائیں طرف پستان کے نیچے جگہ دی ہے
روح کو قلب کے پاس وہ لطیفہ ہے اسکے مقابل
دائیں جانب اخفی کہ لطیف ترین لطائف ہے
درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور
اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے
اور ولایت ہر ایک لطیفے کی زیر قدم
ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم
ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور سر
کی ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام
کے زیر قدم ہے اور خفی کی ولایت حضرت عیسی
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوات
والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہیے کہ اولیاء کے قدموں کے تفاوت
انہیں لطیفوں کی راہ سے ہے تو جو زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اُسکی ولایت
ولایت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

از درجات خمسه و کسی که زیر قدم حضرت ابراهیم
است ولایت وی ولایت روحی ست و وی را
استعداد دو درجه است از درجات خمسه و کسی
که زیر قدم حضرت موسیٰ ع است ولایت وی
ولایت سری ست و وی خداوند سه درجه
است از درجات مذکور و کسی که زیر قدم
حضرت عیسیٰ ع ست ولایت وی ولایت خفی
ست و وی مستعد چهار درجه است از آن
درجات و کسی که زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیه و علیٰ آله الصلوٰة والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفیٰ است که اعظم و اعلیٰ
و احسن درجات است و صاحب این ولایت
را قابلیت هر پنج درجه ولایت ست. باید
دانست که تفاوت اقدام انبیاء علیهم السلام فیما
بینهم ازین راه نیست بلکه از راه نبوت ست
پس هر که ازین بزرگواران در نبوت پیش قدم
باشد همان از دیگران افضل خواهد بود چنانچه
حضرت موسیٰ ع از حضرت عیسیٰ ع در مقام نبوت
پیش قدم ست بنا برآن از حضرت عیسیٰ ع افضل
آمد اگرچه در مقام ولایت حضرت
عیسیٰ ع از حضرت موسیٰ ع غالب ست چنانچه
بالا مفهوم گشت دیگر باید دانست که اگر مرشد
و مربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
که وی را براهے که خود قطع منازل نموده است سالک
فرماید و بکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا
وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اُس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اس کو دو درجوں کی ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے اور جو
زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے اُنکی ولایت
ولایت سری ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے اُسکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اُن درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اُنکی ولایت ولایت اخفیٰ
ہے اعظم و اعلیٰ و احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی ہے
اور جاننا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت
اُنکے آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کی راہ سے
ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس نبوت میں پیش قدم
ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں۔ اسلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت
موسیٰ سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے
یہ امر جاننا چاہیئے کہ اگر مرشد و مربی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اُس سے ہوسکتا ہے کہ جس رستے
آپ قطع منازل کئے ہیں اُسی راہ طالب کو بھی چلائے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچائے

بیان حقیقت و ماہیت نفس — بیان الوان انوار لطائف

وآن مرید اگرچه خود استعداد فروترین استعداد داشته باشد اینجا سخن از حد زیاده عرض و طول دار و معذور دارند هر وقت دیگر موقوف فرمایند دیگر از الوان و انوار لطائف پرسیده بودند معلوم نمایند که هر کس موافق کشف و دید خود چیزے گفته و نوشته است و بر آن اشیاء ابتنار تعبیر وقائع و تفسیر معاملات نموده اما آنچه از حضرت عالی درجات خود مفهوم نموده در منصهٔ تحریر می آرد باید دانست که نور قلب نور زرد است و نور روح نور سرخ است و نور سر سفید و نور خفی سیاه و نور اخفی سبز ظاهر از حقیقت و ماہیت نفس پرسیده بودند معلوم شریف باد که نفس خبیثه است از عالم خلق و محل وی دماغ است بالذات بشرارت و خباثت متصف است و خود را در رنگ لطائف لطیفهٔ نفسیه وانموده است و دعوی ریاست و کیاست کرده بر تمامی اجزا و لطائف تصرفات فاسد نموده و باغوائی ابلیس پر تلبیس علیه اللعنه سائر لطائف و اجزا را باوصاف ذمیمه خود متصف ساخته است از توجه بجناب قدس خداوندی محروم داشته بخسارت ابدی و مبادرت سرمدی رسانیده هر گاه عنایت ازلی دستگیری و رهنمونی نموده بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافته و از مکاید و مفاسد وی روگردان تافته متوجه بارگاه قدس گشته بسعادت ابدی پیوسته

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف فرمائیں اور انوار لطائف کا رنگ پوچھے تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے موافق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اسکے اوپر بنا تعبیر واقعات اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں نے اب جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے لکھتا ہوں جاننا چاہیئے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے۔ اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اسکا محل دماغ ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ ظاہر کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کر کے تمام اجزا و لطائف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا کو اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور درگاہ پاک خداوندی کیطرف متوجہ ہونے سے محروم رکھکر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت ازلی نے جسکی دستگیری و رہنمائی کی اُس نے اُسکی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اُسکے فریبوں اور مفسدوں سے مونہہ پھیر کر متوجہ اس درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا

و چون نفس [illegible] مطهر گردد [illegible]
رذائل خود بالکل بیرون آید [illegible]
سبحانه بمرتبه عظیم از ولایت و تقریب [illegible]
بمقام رضا مشرف [illegible] شود [illegible]
انسانی بالا [illegible] ظهور [illegible]
[illegible] حصول کمال [illegible]
[illegible] پیدا در [illegible] است [illegible]
[illegible] عجب سری است [illegible]
بعد از تطهیر [illegible] الاشیاء گردد
اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات قال
علیه السلام خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام
اذا فقهوا والسلام علی من اتبع الهدی
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد
چون سالک از حجاب هستی خویشتن [illegible]
بیرون [illegible] باطن [illegible]
[illegible] گردد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
و آیات [illegible] انسانی [illegible]
[illegible] استماع [illegible]
[illegible] انسان که عالم صغیر [illegible]
مرکب از اجزاء عشره است که اصول آنها

[illegible] ظہور ہوتا ہے اور [illegible]
[illegible] رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ [illegible]
[illegible] فضل و کرم سے بڑے مرتبہ [illegible] ولایت
[illegible] اور مقام رضا کے مشرف [illegible]
[illegible] انسانی سے بالا [illegible]
[illegible] پیدا ہوتی ہے اسکو حصول کمال کے [illegible]
[illegible] پاتے ہیں اور [illegible]
[illegible] عجب بھید ہے کہ [illegible]
[illegible] کے بعد پاک اور [illegible]
[illegible] اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات
[illegible] خیارکم فی الجاهلیة [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہتے ہیں انسان اجزاء سے مرکب ہے جنکی اصلیں

در عالم کبیر ست و عالم کبیر عبارت از مجموعۂ کائنات
است چہ خلق چہ امر و پنج از آن از عالم خلق است
کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج از آن از عالم امر
باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق
موجود است ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و
بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش
مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا
قلب را برزخ درمیان عالم خلق و امر
فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
خلق ست و رو بامر دارد وے را نیز برزخ
گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است
و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و
فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علی
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ
باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب
ہر یکے ازین لطائف خمسہ را تعلقی و تعشقی
باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود
آوردہ بمقام خاص کہ ہر یکے را با آن مقام مناسبت
بود متمکن ساخت لطیفۂ قلب را درین مضغہ
کہ در زیر پستان چپ است و قلب
صنوبری شکلش خوانند جا دادند و صنوبری
لقبش برائے آن نہادند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوب است و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعۂ کائنات
ہے خلق ہو خواہ امر ہو اُن دس میں پانچ تو
عالم خلق سے ہے ایک تو نفس اور چار عنصر اور یہیں
پانچ عالم امر سے ہیں جسطور چار عناصر کی اصلیں
عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ مذکور
کی اصلیں عالم امر ہیں جو عرش کے اوپر لامکان
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی سبب
قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالم خلق کی انتہا عرش
مجید ہے اور یہ سو جہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی نہایت
و منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اُسے بھی
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
اور اُسکے فوق اصل سر اور اُسکے فوق اصل خفی اور
اُسکی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ
انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے اس نوع
سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار کر
مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی
متمکن کیا لطیفۂ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے اور اُسے قلب صنوبری
کہتے ہیں جائے دی اور اُسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہی جو اُلٹا
ہوا ہو۔ اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت افنائی حق است که عبارت از فعل و
تکوین ست کمال این آنست که در فعل حق جل
وعلی فانی و مستہلک گردد و بہمان شغل بقا یابد این
زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواہد یافت و
افعال خود را درست منسوب بحق جل علی خواہد
ساخت فنا قلب و تجلی فعلی کنایہ ازہمین ست و نشان
آن نست که تعلق علمی حسی بغیر حق نماند یعنی علم ماسوی
را مطلقا فراموش سازد بحدیکه اگر سالہا تکلف
نماید یک لحظہ یاد ماسوای نتواند کرد و دریں ہنگام
چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت
اشیا از وی زائل شدہ محبت اشیا بطریق اولی
رخصت بربستہ باشد و چوں سالک بفنا
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیا گشت
واین فنا قلب بی قطع تمام دائرہ امکان که
عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تا منتہای
عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ یعنی
زہد - صبر - توکل - رضا - تسلیم - قناعت - یاس
از ناس - فقر - فراغ - ریاضت که صوفیہ علیہم
بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بندد و نور
قلب را نور زرد فرمودہ اند ولایت این
لطیفہ زیر قدم آدم ست علی نبینا و علیہ
الصلوۃ والسلام و ہر آدمی المشرب
ست وصول وی بجانب قدس از راہ
ہمین لطیفہ خواہد بود مگر قطع کشش
پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت اسنائی حق کی ہے کہ اُسے فعل اور
تکوین کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے کہ حق جل و علی
کے فعل میں فانی و نیست ہوجائے اور اسی فعل
سے بقا پائے اسوقت سالک اپنے تئیں مسلوب
الفعل پائیگا اور اپنے افعال حق جل و علی سے درست
نسبت کریگا۔ فنا قلب و تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہے اور
اسکا نشان یہ ہے کہ علمی و حسی تعلق اسکا بغیر حق سے
نہ ہوگا یعنی ماسوی کو بالکل فراموش کردیگا یہانتک کہ
اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ ماسوا کو یاد نہ
کریگا اسوقت جیسا علم اشیا اُس سے زائل ہوگیا
ہے محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہیگی۔ اور جب
سالک فنا قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا کی
جماعت میں داخل ہوگیا۔ اور یہ فنا قلب بدون
طے کیے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش
سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم امر تک
ہے اور بغیر طے کیے مراتب عشرہ کے یعنی
زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت
یاس لوگوں سے۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت جو
صوفیہ علیہم نے انکا بیان کیا ہے حاصل نہیں ہوتی
اور نور قلب کو نور زرد فرمایا ہے اس لطیفہ
کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ
والسلام کے زیر قدم ہے۔

اور جو آدمی المشرب ہے۔ اسکا وصول درگاہ
قدس کی طرف اسی لطیفہ کی راہ سے ہووےگا
مگر بذریعہ کشش پیر کامل کے اور اس مشرب کے جناب

استعداد حصول یک درجہ از درجات پنجگانہ
ولایت خواہد بود مگر بتقدیر فاسر و لطیفہ روح چون
الطف است از قلب مناسبت بااستان زیادہ
بود بنابران وی را بجانب راست از سینہ زیر
پستان جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ
صفات ثبوتیہ حق ست و یک گام بحضرت
ذات از فعل نزدیکتر ست سالک بعد از
حصول فنا این لطیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفات
خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب
بجناب قدس خواہد دانست و نور این لطیفہ را
نور سرخ فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر
قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا و علیہ الصلوۃ
والسلام وہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر وی
بجناب قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود و بعد از
قطع مراتب قلب صاحب این مشرب را
استعداد حصول دو درجہ از درجات ولایت
پنجگانہ است لا القسمین القاسم لطیفہ سر
کہ الطف از روح ست وی را نزدیک وسط
سینہ جانب قلب جا دادند و اصل الاصل
وی این شیونات ذاتیہ است کہ گامی از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا
این لطیفہ مربوط بتجلی شیونات ست و
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسی
ست علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام وہر کہ
موسوی المشرب باشد وصول او بجناب

استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوں درجوں
ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی سے
کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو
بہت لطیف ہے قلب سے اسکو مناسبت پستانوں سے
زیادہ تھی اسواسطے اسکو سینہ کے راستے کیطرف
زیر پستان جاے دی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات
ثبوتیہ حق ہے اور ایک قدم حضرت ذات کی طرف
فعل سے نزدیکتر ہے۔ سالک بعد حصول
فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی کے اپنی صفات
کو اپنے سے مسلوب پائے گا۔ بلکہ جناب قدس
سے منسوب جانیگا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ
فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت
ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے
زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم المشرب ہوگا
اس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے
ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب
والے کو استعداد حصول دو درجہ کی پنجگانہ مراتب
ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کے
اور سر کا لطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا
اسکو نزدیک وسط سینہ کے قلب کی جانب جگہ دی اور
اصل الاصول شیونات ذاتیہ ہے کہ ایک قدم صفات سے حضرت
ذات کیطرف نزدیک ہے اور حاصل ہونا اس لطیفہ کی فنا
کا شیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس لطیفہ
کی ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے
زیر قدم ہے اور جو موسوی مشرب ہوگا اسکا وصول جناب

لطیفہ روح

لطیفہ سر

لطیفهٔ خفی

قدس از راہ ہمیں لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع
لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعداد
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت
الا القسم من القاسم و نور این لطیفہ را سپید
تعین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سر الطف
است ما بین روح و وسط جا دادہ اند و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق
شیونات ذاتیہ اند و حصول فنا این لطیفہ
وصول ہمان صفت است نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسی است علی نبینا و علیہ السلام
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسی است علیہ السلام او وی بجناب
قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود و بعد از قطع لطائف

لطیفهٔ اخفی

سابق الا القسم من القاسم و صاحب
این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ
اخفی کہ الطف و احسن و اجمل لطائف
عالم امر است و اقرب است بحضرت اطلاق
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز است
و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال
جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخ است درمیان مرتبہ
تنزیہیہ و درمیان احدیت مجردہ و فنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحقق ہمان مرتبہ مقدسہ
است و نور این لطیفہ [illegible] را

قدس میں اسی لطیفے کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والے کو استعداد تین
مرتبہ کی ہوگی مراتب پنجگانہ ولایت میں سے لیکن بر تقدیر
سے کسی زبردست کی اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف
ہے درمیان روح اور وسط کے جا دی ہے
اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہیں
کہ شیونات ذاتیہ کے فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی فنا
کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے اسکو راہ جناب
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بتقدیر قاسم اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کی ہے
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی
کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق سے
اسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور
بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہیہ
اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس
لطیفہ کی فنا بھی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے
تحقق سے ہے اور اس لطیفہ کا [illegible] نور

سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ است صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ را بالذات
استعداد حصول بتمام مراتب پنجگانہ ولایت ست
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ
شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزے چنین
گوہر فشاندند کہ ادائے صلوٰۃ صبح در وقت غلس
متمم فنائے اخفیٰ است باید دانست کہ عروج
لطائف خمسہ عالم امر تا دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است
خواہد بود چون از ان دائرہ معاملہ بالا رود
و در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد
معاملہ با نفس خواہد افتاد و نفس بحصول فنائے
اتم و بقائے اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی
و بہ حصول اطمینان و بارتقا بمقام رضا
مشرف خواہد شد بعد از ان کہ سیر در
ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنی
ناری و آبی و ہوائی خواہد افتاد و اگر
از آنجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزء ارضی خواہد
افتاد و از آنجا اگر ترقی واقع شود خواہ در کمالات
رسالت خواہ در حقائق ثلثہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ
معاملہ با ہیئت وحدانی کہ از مجموع اجزا
عشرہ عالم خلق و امر بعد

سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والے کو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے زبان الہام
بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد
الف ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے
تو فنائے اخفیٰ حاصل ہوتی ہے۔ جاننا چاہیے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے
ہوگا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے۔
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس کو پوری فنا
کامل بقا حاصل ہوئیسے کشادگی سینہ اور
اسلام حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کی ترقی سے مشرف ہوگا۔ اسکے بعد جب ولایت
علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنی
ناری و آبی و ہوائی سے اور اگر وہاں سے
خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ اجزائی ارضی سے
پڑیگا اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ
کمالات رسالت خواہ حقائق ثلثہ میں یعنی حقیقت
کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ میں
معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی
حاصل شده خواہد افتاد وبعد ازان بمعامله از
عقل وفہم ما وشما برتر ست الله سبحانه وتعالی
بمحض عنایت بےغایت خویش ازین کمالات
بہره تمام عنایت فرماید انه قریب مجیب الحمد
الله سبحانه که بطفیل حضرت عالی درجات قدس
الله اسرارہم العالیه باین مراتب مذکوره و
دیگر معاملات که نسبت باین معاملات کالسما
من الارض بہره بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمود این ذره را از خاک مذلت
برداشته ہمعنان آفتاب ساخته شکر این مرتبه اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصه ظہور نیاورد فلله الحمد ولله المنة کما
یلیق بشانه ویحری والسلام علی رسوله وآله وصحبه
البررة التقی اظہار این قسم سخنان اگرچه موہم فخر
ومباہات ست اما بموجب اظہار النعمة من
الشکر لاسیما عند الاحباء المخلصین المطلعین علی
الاسرار المشتاقین لذلک الآثار والاخبار مذکور
نموده شد ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
بحرمة سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی
الله علیه وآله وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی
اخوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند که قرب نوافل
عبارت از ان ست که سالک خود فاعل یابد۔

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے پڑیگا۔
بعد ازان ہماری تمہاری عقل وفہم سے معاملہ
برتر ہے۔ الله سبحانه تعالی محض عنایت بے نہایت
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورے عنایت
فرمائے۔ انه قریب مجیب الله سبحانه کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
الله اسرارہم کے ان مراتب مذکوره اور اور
معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق بلکہ
استعداد سے زیاده بہره کرامت فرمایا ہے
اور اس ذره کو خاک مذلت سے اٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال ہزار زبان سے ہزاروں طرح
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ
کر سکے فلله الحمد والمنة کما یلیق بشانه ویحری
والسلام علی رسوله وآله وصحبه البررة التقی اس قسم کی
باتوں کو ظاہر کرنے سے اگرچہ فخر وبڑائی کا وہم ہوتا ہے لیکن
اظہار النعمة من الشکر کے خصوصاً ایسے دوستوں سے
جو مخلص و محرم اسرار اور اسکے مشتاق ہوں اس آثار
واخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطانا بحرمة سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی الله
علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی
عبادہ الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد کبیر
معلوم کریں کہ قرب نوافل اسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے

مکتوب ... در بیان قرب نوافل

وحق را آلات چنانچہ بی یسمع وبی یبصر اشارہ است
بآن وقرب فرائض عبارت است از آن کہ
سالک خود را آلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت ست ازان و
این قرب مثمر فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را در میان ہیچ نیابد نہ فاعل آن آلات
چنانچہ بعض اہل دل ازآن مقام چنین اشارہ
نمودہ اند۔ مصرعہ

عشق ست درمیانہ ہمہ بہانہ ہا

وآیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
گویا مشعر برہر سہ مقام ست چہ ما رمیت رمز
از قرب فرائض است واذ رمیت کنایہ از
قرب نوافل ولکن اللہ رمی اشارہ بر جمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والتزم
متابعۃ المصطفی علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی انتہی المکاتیب الثلثۃ ودر آخر این اوراق
شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشائخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
وملکہ شود بعد ازآن ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازآن ذکر نفس ومحلہا الدماغ
بعد ازآن اگر خواہند ذکر سر وخفی فرمایند بعد
ازان سریان در تمام اعضا تا حصول ملکہ
وسلطان ذکر شود ولیکن اکثر بر ذکر قلب وروح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع وبی یبصر
اسکا اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض اُسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پائے۔ اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر
اس کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں درمیان
میں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا۔ چنانچہ بعض اہل دل
نے اُس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے۔ مصرعہ

عشق ست درمیانہ ہمہ بہانہ ہا

اور یہ آیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے کیونکہ ما رمیت
قرب فرائض سے ہے اور اذ رمیت کنایہ
قرب نوافل سے ولکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہے والسلام علی من اتبع الہدی
والتزم متابعۃ المصطفی علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
ملکہ ہو جائے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازآن ذکر اخفی بعد ازآن ذکر نفس اور اسکی جگہ
دماغ ہے اُسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں
بعد ازآن سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ وسلطان
ذکر ہو جائے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب وروح

واخفی کفایت کنند وگاه بر قلب تنہا اکتفا نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد وبسا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن سلطان ذکر وسریان در سائر اجزا واعضا متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الھدیٰ انتہی ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبد الاحد قدس سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد ولیل ذکر کردہ اند کہ بجانب امیر موسیٰ بہٹی کوٹی یکی از بزرگان خانوادہ احدیہ این مکتوب نوشتہ بودند وامیر موسیٰ آنرا استحسان کردند ویاران خود را گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسےٰ سلمہ ربہ سلام دوستانہ وتحیت مخلصانہ ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ مطالعہ فرمایند ودر دریوزہ گر دعوات سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی واخروی شوند فقیر چون ضعف بدن بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور بود نپرداخت الحال بارے تخفیف یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

واخفی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور کبھی فقط ذکر قلب پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزا واعضا میں متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی کے سلوک چاہیے کرنا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ تمام ہوا وہ جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبد الاحد قدس سرہ کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد ولیل نے ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بہٹی کوٹی کو ایک بزرگوں میں سے احدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور میر موسےٰ نے اسکی بہت ہی تعریف کی اور اپنے یاروں سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسےٰ سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ اور عفو وعافیت دنیا وآخرت کا ہوئیں فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے کہ جب طالب صادق شیخ کامل ومکمل کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ اسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اسکی

مکتوب خواجہ محمد ہادی بنام میر محمد موسیٰ

راست آشیانهٔ اوست دلالت فرمایند چون آن
ذکر نیز ملکه شود می باید که بذکر سر که متصل دل
ست لیکن بیمین قلب ست حکم فرمایند و چون
آن نیز ملکه شد بذکر خفی که پهلوے روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازند و چون
آن نیز ملکه شود بذکر اخفی که متوسط همه است
و در وسط صدر جاے اوست محکوم سازند
واین جوهر اخفی از سائر جواهر عالم امر اعلی
است چنانچه بیاید ان شاء الله تعالی و چون
اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید که
دماغ جایگاه اوست و چون این لطائف ستہ
متجر بذکر شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معهود و چون بعد ازین یکبار بہ سد نصابش
تمام شود و فنائے قلب که اول قدم ست در اطوار ولایت
ظهور فرماید و فنائے قلب اثر آن تجلی افعال ست که اصل
اوست چه قلب افعال الٰہی ست و آن مربی ولایت
حضرت آدم ست علی نبینا و علیه السلام بعد ازآن
بقائے قلب بارز و افعال ایزدی ست جل شانہ که
هر ظل را با اصل خود شاهراه ست بالفناء فیه
والبقاء به بعد ازآن معامله فنائے روح ست و
بقائے او باصل خود که صفات حق ست صفات
ولایت نوحی و ولایت ابراهیمی ست علی نبینا
و علیهما السلام و الصلوات که هر دو ولایت مربوط
بروح است و باصل اوست که صفات ست باعتبارات
مختلفه که ولایت ابراهیمی تفصیلی ست و ولایت

داہنی طرف ہے ارشاد کریں جب اس ذکر کا بھی
ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے لیکن
داہنی طرف بتائیں اور جب اسکا بھی
ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
میں ہے مگر بائیں طرف روح کے ہے مامور فرمائیں
اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے
درمیان ہے اور وسط سینہ میں اسکی جائے ہے اسے حکم
کریں اور یہ جوہر اخفی تمام جوہر نفیسہ عالم امر کا اعلیٰ
ہے چنانچہ آئیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جب
اخفی کا بھی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور یہ لطائف ستہ
ذکر سے متجر ہو جائے تو ذکر نفی و اثبات فرمائیں
بطریق معلوم اور جب عدد الکبیر تک پہنچے اسکے نصاب
پورے ہو گئے اور فنائے قلب جو اطوار ولایت میں
اول قدم ہے ظہور فرمائے اور فنائے قلب اس تجلی افعال کا
اثر ہے جو اسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علی نبینا و علیہ السلام
اسکے بعد بقائے قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ
اسلئے کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے راستہ ہے اسمیں فنا ہونیکا
اور اس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فنائے روح ہے
اور اسکی بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا
و علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونو ولایتیں مربوط
روح سے ہیں اور اسکی اصل سے کہ صفتیں ہیں
باعتبارات مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے اور ولایت

نوع آن تجلیات ذاتی است بعد ازین معامله سر است
وفنا وبقا باصل اوست که شیونات ایزدی است
تعالی شانه وشیون در اصطلاح ما عبارت
مندمجه حضرت ذات تعالی را گویند که معانی اند
زاید بر ذات نباشد وصفات عبارت از معانی
زاید بر ذات سبحانه باشد و در خارج موجود
باشند و ولایت سری ولایت موسوی است علی
نبینا وعلیه الصلوة والسلام ثم الامر بالخفی
وفنائه باصله وهو التقدیسات والتنزیهات
السبحانیة وهذه الولایة ولایة عیسی
علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام ثم
الامر بالاخفی وفنائه وبقائه باصله وهو
شان جامع الاسماء والصفات والشیون
والاشارات والتنزیهات والتقدیسات و
هذه الولایة ولایة محمدیة علی صاحبها
الف الف صلوة وسلام وهذه
الولایة حقیقة الحقائق واقرب الولایات
واجمعها واعلاها واشرفها وافضلها و
مستجمع للولایات الخمسة ومقتضیة لزوال
العین والاثر بامر المعارف ویستتبع المحبوبیة
ثم الامر بالنفس وفنائها اتم وبقائها الاکمل
ثم الامر باصلها واصول اصولها حتی ینتهی
الی الذات تعالی وتقدس فهنالک
لیس بالفناء [illegible] بامر آخر

جو تجلی اُس سے تجلی ہو اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا وبقا اُسکی اصل سے کہ شیونات ایزدی ہے
تعالی شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اُسے
کہتے ہیں جو مندمج ہیں حضرت ذات واجب تعالی میں
مندمج ہوں کہ معانی زاید بر ذات ہو اور صفات
اور جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہوویں اور خارج میں
موجود ہوویں اور ولایت سری ولایت موسوی ہے
علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے
اور اسکے بعد فنا وبقا اسکی اصل سے ہے اور وہ
تقدیس وتنزیہات سبحانیہ ہے اور یہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام
پھر معاملہ اخفی سے ہے اور اسکی فنا وبقا اسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء وصفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات وتنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے انپر ہزار
ہزار درود وسلام اور یہی اس ولایت کا
حقیقة الحقائق اور اقرب الولایت اور
اجمع الولایات ہے اور اعلی اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستجمع ولایت خمسہ
ہے اور تقاضا کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفتوں کا پیچھا ہونیوالی ہے اور وہی محبوبیت
ہے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اسکی فنا تمام
اور اسکی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اُسکی اصلوں سے
اور اصلوں کی اصلوں سے پڑتا ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہے
ذات حق تعالی تک اور وہاں بغیر فنا سے نہیں پہنچتا

یا مرا آخر بین فی موضعہٖ والسلام والاکرام

کاتب حروف میگوید سلوک طریقہ احمدیہ در طی

این مکاتیب فی الجملہ واضح شد حالا تقریرے

از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب ست بشیخ

آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبد النبی

سیام چوراسی کہ دریں روزگار مقتدائے

طریقہ احسنیہ بودند وجمہور اہل این طریق را

چہ خاص وچہ عام توجہ بایشان بود وجمہور

این طریق متفق اند بر آنکہ ایشان را در تربیت

سالکان بروش این طریق قدم راسخ بود وکم

می نماید عزیزی عالم در مکتوب ذکر کردہ این

مکتوب شیخ عبد النبی ست وبنا بر کمال ایشان

برایں بود ومن عند کتبنا ہذا المکتوب واللہ

اعلم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام

علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی

نبیہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

بدان ارشدک اللہ تعالی کہ

در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست

وسالکان را تفصیل آن ضرور ست لہٰذا

بطریق اجمال درین اسطر ترقیم می یابد بایں

دانست چون طالب صادق بہ توفیق

سبحانہ متوسل بعزیزی از بزرگان این

طریقت می شود اولاً او را استخارہ

می فرمایند وطریقت استخارہ این ست

کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک اور امر ہے کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہو کی اسلام

والاکرام ۔ کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا

ان تحریروں میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تھوڑی روش

طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے

ذکر کیا جاتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد النبی سیام

چوراسی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا

تھے اور سب اس طریقہ والوں کیا خاص اور کیا عام

انکی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے

متفق ہیں اس امر پر کہ ان کو سالکوں کی تربیت

میں اس طریقہ کی روش پر قدم راسخ تھا ایک عزیز

عالم نے اور معتقد نے ذکر کیا ہے مکتوب شیخ عبد النبی کا

سچی اور انکے کمال پر بنا اسی پر تھی ہم نے

انکے پاس سے لکھ لیا واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی

عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی نبینا محمد

والہ واصحابہ اجمعین جان تو خدا تجھ کو رشیدی

کرے کہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقوں میں بہت قریب

ہے وصول سے اور سالکوں کیلئے اس کی

تفصیل ضرور ہے لہٰذا بطریق اجمال

ان سطروں میں لکھے جاتے ہیں ۔ جاننا

چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ

کی توفیق سے کسی عزیز کا اس طریق کے

بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ

فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے ۔

کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

وتکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد
وضو یک صد ویکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب واتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
آنچہ از من بود خود آمدہ اند توبہ کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعدہ برخاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تا حق تعالی مرا بمتابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بواسطہ
حصول رضا پیر خود محکم دارد و در رکعت اول
بعد فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
با فاتحہ قل یا ایہا الکفرون یکبار بخواند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ وزاری
پردازد بعد نماز یک صد ویکبار درود بخواند
بعدہ یکصد ویکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
عجز وانکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر معذور
است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز
اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکردہ
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد مستحکم
ہمچنان می باید کہ قبل ازین بود ہمین بشارت
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم احد نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہ ہو تازہ وضو کرے وضو
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیریں بدنی اور روحی سے
جو مجھسے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی او نئے سرے
سے میں مسلمان ہوا پھر اُٹھ کر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیر
کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایکبار خوب
خشوع کیساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر خوب عجز
و انکسار سے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے بعد اسکے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر نسوئے بعد اسکے
جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے
اور جو پہلے روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ
کرتا رہے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی بشارت ہے
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں احد کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے

باین طریق که زبان خود را بکام چسپاند و
نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر
ظاهری به بندد و مقام قلب صنوبری زیر پستان
چپ است قدر دو انگشت و یقین بندد که
مضغهٔ لطیفهٔ نورانی او را ودیعت نهاده اند
که قلب میگویند پس خود را متوجه مضغه
نماید و از بطن مضغه اسم الله را جل شانه
گویاند بنهجی که این اسم را غیر ذات نداند
و این هیئت را بوسع خود در نشست و
برخاست از دست ندهد بعده مرشد را
باید که خود متوجه قلب او شود و معنی توجه
آنست که همت خود بسوی قلب مرید
برگمارد و دهن قلب خود را بر دهن قلب
مرید تصور نماید بنهجی که خطرهٔ دیگر را در میان
قلب خود آمدن ندهد و بخشوع تمام بجناب
خداوند سبحانه التجا نماید تا نور ذکر در دل
سالک قوتی پیدا کند و بجذبهٔ قلبی و همت باطنی
قلب مرید را بسوی خود کشد تا یک ساعت کم و زیاده
برین هیئت متوجه حال مرید باشد و ارواح متبرکه
اکابر این طریق را شامل حال خود دانسته این
تصرف از ایشان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال
بعده از مرید استفسار نماید اگر خوب فهمیده است و آرام
یافته فاتحه خوانده دست او را در دست خود گرفته
بیعت نماید و او را بخدا سپارد و آگاه کند که این طریقه
حسنه و طریقهٔ نقشبندیه از حضرت خلیفهٔ زمان آنحضرت سیدنا

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر
ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان
چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اُسکا امانت رکھا ہے کہ
اُسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ جل شانہ
کہوائے اسطرح سے کہ اس کو سوائے ذات کے نجانے
اور اس ہیئت کو حتی المقدور اُٹھتے بیٹھتے چھوڑے
نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اُسکے
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگاتے
اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے
دہن پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ
اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے
جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت
باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایک ساعت
کم و بیش اسیطور مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ
کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
اس تصرف کو اُنکی امداد جانے اب بھی اور آیندہ بھی
پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام
پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
پکڑے بیعت کرے اور اُسے خدا کو سونپے اور آگاہ
کردے کہ یہ طریقہ حسنہ نقشبندیہ طریق ہیں حضرت خلیفہ وقت سیدی

شیخ آدم بنوری ست قدس الله سره
العزیز بعده چون مرید در ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمه نفی و اثبات را بطریق
مشهوره به نسبت و یک سانند تا اثر تعلقی پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالی بجا آرد بعده
تعلیم ذکر لطیفه روحی نماید و محل آن لطیفه در
زیر پستان راست و نور لطیفه روحی از نسبت
بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچه
در لطیفه قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می خوانده باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار می کرده باشد
تا آنکه مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاهی می باشد که سالک اندرین دو لطیفه
تجلیات رنگها و مثل آنها یابد که بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکه تنزیه او تعالی را
بنظر قلبی متیقن خود سازد بعده تعلیم لطیفه سری نماید
و محل مخصوص این لطیفه در وسط سینه است
درمیان دو پستان بفرماید تا ذکر اسم ذات
هم بطریق مذکور گذشت تکرار می کرده باشد
بالکلیه خود را در جمیع اوقات درین ذکر گمارد
حتی که لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعده تعلیم
لطیفه خفی هم همین نهج نماید و محل مخصوص این لطیفه در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت
مذکور گویا نه لیکن جمعیت این لطیفه تعلیم
لطیفه اخفی نماید و مقام این لطیفه [illegible]
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا بیت قدس الله سره العزیز
اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کو بطریق مشہور
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پائے
شکر حق بجا لائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائے اور اسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
ہے پھر سفید تصور کرکے اسم ذات کے ذکر کو جیسا
لطیفہ قلبی میں کہا گیا ہے خوب خشوع کیساتھ کرتا
رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے یہانتک
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتی ہیں مگر چاہئے کہ
تا بمقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہو جائے بلکہ حق
تعالی کے تنزیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکے
بعد تعلیم لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا
وسط سینہ ہے دونوں پستان کے بیچ میں اور فرمائے کہ
ذکر اسم ذات جس طرح مذکور ہو چکا ہے کرتا رہے اور
بالکل اپنے تئیں ہر وقت اسی ذکر میں رکھے یہانتک
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جائے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطور سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا اسیطرح سے ذکر یہاں
بھی کرے لیکن جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تالو میں ہے بطریق مذکور

تکرار اسم ذات اجمالاً نیز لذتے حاصل گشت
همین بیان است حدیث قدسی را که فرموده
ان فی جسد بنی آدم لمضغة وفی المضغة
قلب وفی القلب فؤاد وفی الفؤاد سر وفی السر
خفی وفی الخفی اخفی وفی الاخفی انا ای عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را لطائف گویند
اما تکرار چون این سیر تمام شود حسب الموافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر درست
و می باید که باز در لطیفه [illegible] تعلیم
یادداشت اسمی تا [illegible] ازین
تکرار اسمی [illegible] یادداشت اسمی [illegible]
که آنچه [illegible] از قلب اندرونی که آن نور
مخصوص است [illegible]
بلکه [illegible] آواز [illegible]
اسمی [illegible] یک آواز [illegible]
تو [illegible]
قطع شود [illegible]
اسمی نفی و اثبات [illegible]
یا با حبس دم [illegible]
تنها قوت گرفت [illegible]
لطائف بلکه در تمام بدن [illegible] تمام
آواز [illegible] یکسان [illegible]
جسد [illegible] تمام [illegible]
الفاظ است یا بعد [illegible] یادداشت
اسمی یادداشت اسمی تعلیم باید کرد یعنی

یہاں بھی اسی طرح ذکر کرے یہاں بھی لذت
حاصل کرے یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے
ان فی جسد بنی آدم لمضغة وفی المضغة
قلب وفی القلب فؤاد وفی الفؤاد سر وفی السر
خفی وفی الخفی اخفی وفی الاخفی انا اے عزیز
انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں
لیکن جب تکرار سے یہ سیر تمام ہو جائے اور لگے اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو چکے تو چاہئے کہ پھر اس لطیفہ قلبی پر لائیں
اور تعلیم یادداشت اسکی کریں اور واسطے اسکے پہلے اس سے
تکرار اسکی [illegible] اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے
کہ [illegible] اندرونی [illegible] مخفی
ہے [illegible] بلکہ اسم
[illegible] کے برتن
کی آواز [illegible] آواز [illegible]
[illegible] قطع نہ ہونے
[illegible] شروع کرے
[illegible] نفی اثبات بھی
[illegible] حبس دم کے
[illegible]
[illegible] لطائف [illegible] تمام [illegible] جو
[illegible] یکساں پائے تو ذکر
[illegible] لطائف کی ذکر
[illegible] کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت
اسکی [illegible] تعلیم کرنی چاہئے یعنی

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ با یمان محض حق سبحانہ و تعالی حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بہ بے کیفی و بے جہتے و جہات
ستہ را از میان نظر بر اندازد کہ او تعالی حاضر
ست بے کیف و بے جہت لیس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش نگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنی گردد حتی کہ
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و استغراق
تمام پیدا کند ہیچ کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیا را بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالی عین حق دریابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی میگویند

توحید وجودی

و اگر اشیا را گم کرد و مشاہدہ جمال ذو الجلال
در اشیا حاصل شود و اشیا را از نظر انداخت
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این ہر
دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء
امت است رو مے نماید و بیش ازین
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا
یاد داشت آمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیاء نباشد سالک
را باید کہ ہمین تجلیات جا بجا

توحید شہودی

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہی جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالی کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتی اور
جہات ستہ کو نظر سے گراوے اور جانے کہ حق تعالی
حاضر ہے بیکیف و بے جہت بس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نچھوڑے اگر
غفلت ہو جاوے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہانتک
کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیرے اور پورا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئین اور اپنے
غیر کے تئین کچھ نپاوے وہی ایک نور حق ہی پاوے اس
نسبت میں اگر حق تعالی کے احاطہ اور معیت کے شہود
کے غلبہ کے سبب اشیا کو عین حق پاوے تو اسکو انکی اصطلاح
میں توحید وجودی کہتے ہیں اور جو اشیا کو گم کیا اور جمال
ذو الجلال کا مشاہدہ پردہ اشیا حاصل کیا اور اشیا کو
نظر سے گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں جاننا چاہئے
یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ ہیں جو کہ ولایت امت ہی
ظاہر ہوتی ہے اور آگے سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطائف سے یاد داشت
تک پیش آتی ہیں اولیا کے
ظل ولایت میں ہیں اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اس ولایت کے اہل
ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی
وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا
سے سالک کو چاہئے کہ ان تجلیات

تجلیات

ومشاہدات لذت یافته مستغنی نشود بلکه طالب
ترقی شود وبعد ازان اگر پیر کامل خواہد بود از ورطه
این غلبات به محض توجه خود مرید را برآورده
ودر ذہن کرا از تجلیات ومشاہدات وتوجہات
بود خالی خواہد ساخت وتعلیم نایافت این آنچه
در ذہن از حق وغیر حق استقرار می یابد
وتصور می پذیرد اگرچه لطیف والطف باشد
در پے رفع آن شود ومرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد وبالکلیه در همه وقت همه را
در فقدان توجه سابقه بگمارد تا هیچ در باطن
او از توجه الی المطلوب وغیر المطلوب پیدا
نشود بلکه به بے توجہی یقین صاف مطلوب
بیند وحتی که معلوم هیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معامله سالک تا زیادتی کرد ورفع توجہات
است سالک مرتبه ولایت اخص است وچون حاجت
نفی نماند ومرات از آمد ورفت توجہات و
تصورات صاف شد وبے توجہی وبے تکلفی دست
داد واصل کمالات ولایت اخص شد اما حصول
توجه وتصور ازین واصل معلوم نشد بلکه مفقود است
کما ذکر فی المکتوب الاول از ولایت بالاصالت
خاصه چہار ملک مقرب است علیہم السلام
وتبعاً نصیبه اولیاء امت است اگر مناسبت
استعدادی پیدا شود باید دانست که در مرتبه
ولایت خاصه مرتبه توحید وجودی وتوحید

ومشاہدات سے لذت پاکر بے پرواہ ہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بہنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کردیگا اور تعلیم اسکے نایافت کی
جو ذہن میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہے اور
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف والطف ہی ہو
اسکے دفع کے درپے ہو اور آئینہ سری کو اسکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان میں توجہ سابقہ کو مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہاں تک کہ معلوم کچھ نہ رہے بجز نور یقین کے
اس معاملہ میں سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرتا ہے سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نہ رہے اور آئینہ آمد ورفت توجہات
وتصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی وبے تکلفی
حاصل ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابھی توجہ وتصور اس واصل کا معلوم نہیں ہوا
بلکہ مفقود ہے جیسے ذکر ہوا پہلے مکتوب میں ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملائک مقربین علیہم السلام کا ہے
اور اولیاء امت کو تبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے اور جاننا چاہئے کہ ولایت خاصہ
کے مرتبہ میں توحید وجودی وتوحید

شهودی که بیان کردیم توحید وجودی از نفس لطیفهٔ قلبی برمی خیزد و توحید شهودی از نفس لطیفهٔ روحی رو می نماید و نسبت نایافت خاصهٔ لطیفهٔ سری ست واللہ اعلم تا کرا از ہزاران بآن نوازند ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم باید دانست که بعد از مرتبهٔ نایافت حقیقت نایافت رو می نماید و آن آنست که چون سالک لطیفهٔ سری را از تخیلات خالی ساخت و اگرچه بتخیل مشاهده باشد داخل دائرهٔ حقیقی شد اما چون از حقیقت این نسبت مطلع نیست ازین جاست که از ارباب جهل است پس اگر فضل او تعالی بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد و می باید که واصل این نسبت حقیقت شود و آن قابلیتی ست از قابلیات نور اول که آن نور محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن را شهود اول می گویند و نیز می باید بتعلیم مرشد یا نادری بتعلیم غیبی که وصول من بامطلوب که در ولایت خاصه بود بعلم خود بود و خصوصیات علم خود و رنه والا که مرا باین علم نواخته اند حصول این نعمت به علم او تعالی بخصوصیات علم او و رنه والا علم را از خصوصیات خود توقف و تعطل محض ست هرچه علم من می داند بخصوصیتی بهره از خصوصیا

شهودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجودی لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ علم کہ کسکو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جاننا چاہئے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے لطیفہ سری کو تخلیات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے کہ وہ ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الٰہی نے اسکی دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہئے کہ اس نسبت کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول بھی کہتے ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بن پاتا ہے یا کوئی کوئی تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو ولایت خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ کے علم اور خصوصیات سے ہے اب میرے علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے حصہ خصوصیات

علم او تعالی می داند چون همیشه در هر وقتی جمیع
مراتب ذاتیه و صفاتیه و کمالاتیه خود را از مظهر
ذات و صفات و کمالات او تعالی می بیند
و بجز مظهریت محض هیچ نے یابد من
لم یذق لم یدر قضیه مقرر ست
چون هر مراتبه ولایت ابتدا و وسط و انتها
دارد پس در ابتدائے مرتبه علیه اخیره که
مسمی بولایت انبیا است علی نبینا و علیهم
الصلوات والتسلیمات محض سعی در خلو باطن
من حیث حقیقت از یافت حق و دون حق ست
و در وسط این مرتبه خلو سیر ست و اطلاع
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ست
بر حقیقت مظهریت صفات خود مر صفات
واجبی را درین مرتبه اگرچه می داند که
بعلم او تعالی عالم هستم و ببصر او بصیر
و بقدرت او تعالی قادرم الی غیر ذالک
اما هنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالی کما حقه این عارف را مفصلا و
علما ظاهر نه گشته پس چون خواهد دانست که
صفات او تعالی زاید بر ذات نیند که عالم
بعلم و بصیر به بصر الی غیر ذالک توان گفت
بل ذات بذاته علیم ست و علم قابلیت ذاتیه
ذات ست و ذات بذاته بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیه اوست کذالک
فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

علم حق تعالی کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کی
ذات و صفات و کمالات حق تعالی کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر کا قضیہ مقرر و مشہور ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ مرتبہ ابتدا ابتدا اخیرہ کے
جسکا نام ولایت انبیا رہے علی نبینا و علیہم الصلوات
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنیمیں
ہے حقیقت کی روسے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالی
کے واسطے اس مرتبہ میں اگر جانتا ہے کہ اللہ
تعالی کے علم سے میں [illegible] اسکے
بصر سے بصیر ہوں اور اسکی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت
نسبت صفات کیساتھ ذات حق تعالی کے کما حقہ
اس عارف کو مفصلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانیگا کہ صفات حق تعالی کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بالعلم اور بصیر بہ بصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ اسکی
ہے کذالک فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

وغیریت باطلاق محض نیست عالم حق ست خود بخود وسبحانہ با صرحق است سبحانہ واین عارف را بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امری دیگر نیست وبجز یقین صرف آن زمان نہایت این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالا و تفصیل این مرتبہ کرا نوازند ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ولے براو حیثیت نسبت ثملو زیادہ دخل در دائرہ این ولایت بیشتر واز کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات چگوید کہ از گفت و نوشت حقیقت این مرتبہ بیرون اما اینقدر را می نمایم کہ اگرچہ ولایت انبیا و نبوت ایشان علیہم الصلوات ہر دو در دائرہ اصالت اند وہر دو از ظلیت مبرا اما این قدر ہست کہ در ولایت وصول بہ حقیقت صفات عز شانہ و در نبوت وصول بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت درجات استعدادیہ کما قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

## بیان طریقہ چشتیہ

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ست مشہور ازانہا سہ شعب است. نصیریہ و صابریہ و شرجیہ واین فقیر را بہر یکے ازین سہ ارتباط واقع است پس ارتباط این فقیر از حیثیت بعیت و

وغیریت ساتھ اطلاق محض کے نہیں عالم حق ہے خود بخود وسبحانہ باصرحق ہے سبحانہ اور اس عارف کے واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کے اور کوئی دوسرا امر نہیں ہو اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ کے نہایت سے اسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور اس مرتبہ کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اور جو نسبت ثملو کے جسقدر زیادہ ہوگی اسیقدر اس ولایت کے دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کروں کہ تقریر و تحریر سے اس مرتبہ کی حقیقت زیادہ ہو مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہے اگرچہ ولایت انبیا اور انکی نبوت علیہم الصلوات دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت سے مبرا ہیں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت صفات عز شانہ کا ہے اور نبوت میں وصول حقیقت ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجوں کے تفاوت کیموافق جیسا خدا فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

## بیان طریقہ چشتیہ

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہیں انمیں تین بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ اور صابریہ اور شرجیہ اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے پس اس فقیر کو ارتباط بعیت اور

بیان طریقہ چشتیہ

تلقین واجازت وخرقہ وصحبت با والد بزرگوار
خود ست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ وایشان را
خرقہ واجازت از شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی ست
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز
وایضاً وصیت واجازت اشغال از جد
ابو الام خویش ست شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبدالعزیز عن الشیخ نجم الحق السیہنوی
عن الشیخ عبدالعزیز ثم الشیخ عبدالعزیز
لہ جہتان احدہما عن الشیخ یوسف قاضی
خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید
راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین
المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیہ الشیخ علاؤ الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین
اولیاء والثانیۃ عن السید عبدالوہاب
البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ
صاحب راجو قتال عن اخیہ عن السید صدر الدین
عن السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ نصیر الدین
چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیاء

## وایضاً

حضرت ایشان را خرقہ واجازت وصحبت با سید
عبداللہ متصل ست عن الشیخ

تلقین واجازت خرقہ وصحبت کی حیثیت سے
اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے ہے اور
انکو خرقہ واجازت شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے ہے اور
انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد سے ان کو
شیخ عبدالعزیز سے اور نیز وصیت اجازت
اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے انکو
اپنے والد شیخ قطب العالم سے ان کو شیخ
عبدالعزیز سے ان کو شیخ نجم الحق
سیہنوی سے ان کو شیخ عبدالعزیز سے
پھر شیخ عبدالعزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے انکو شیخ
حسن بن طاہر سے ان کو سید راجی
حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے انکو شیخ نور قطب العالم سے ان کو
اپنے والد شیخ علاؤ الحق سے ان کو شیخ
سراج الدین عثمان اودھی سے انکو شیخ
نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت
سے سید عبدالوہاب بخاری سے انکو اپنے
والد سید محمود سے انکو اپنے والد راجو قتال
سے انکو اپنے بھائی سے اور انکو سید صدرالدین
سے انکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان
سے انکو شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
سے انکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور نیز
حضرت والد کو خرقہ واجازت وصحبت
سید عبداللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البنوری عن الشیخ احمد السهرندی
عن ابیه الشیخ عبد الاحد عن الشیخ
رکن الدین عن ابیه الشیخ عبد القدوس
عن الشیخ محمد بن عارف عن ابیه الشیخ عارف
عن ابیه الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخه خاله
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر و این فقیر
را ارتباطے دیگر نیز هست که خال گرامی
این فقیر را خرقه دادند و فاتحه خواندند عن ابیه
عن جده عن جد جده عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجه خانو الگوالیاری عن
خواجه اسمٰعیل بن حسین عن ابیه خواجه
حسن سرمست عن ابیه خواجه سالار
فاروقی عن شیخه خواجه اختیار الدین
عمر عن خواجه محمد رساوی عن خواجه
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
الاخیار خواجه خانو اخذ الطریقة عن
خواجه شهاب الدین الناگوری ویقال
ان خواجه شهاب الدین شیخه بالصحبة
والاول شیخه بالبیعة والله اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقة عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجه قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجه

آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سرہندی
سے اُن کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اُن
کو شیخ رکن الدین سے اُن کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اُنکو شیخ محمد بن عارف
سے اُن کو اپنے والد شیخ عارف
سے اُنکو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اُنکو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اُن کو
شیخ شمس الدین ترک سے اُن کو مخدوم
علی صابر سے اُن کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
بڑے ماموں نے اِس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ
پڑھی اپنے والد سے اور اُنہوں نے اپنے والد سے اور
اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے اُنکو خواجہ خانو گوالیاری
سے اُنکو خواجہ اسمٰعیل بن حسین سے اُنکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اُنکو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے اُنکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے اُنکو خواجہ محمد رساوی سے اُن کو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں یوں مذکور
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین
ناگوری سے اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اُنکے شیخ صحبت
ہیں اور پہلے شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین
کو اخذ طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
اُنکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے اُنکو خواجہ

معین الدین حسن السنجری
عن خواجہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجہ قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجہ ہبیرۃ البصری عن خواجہ
حذیفۃ المرعشی عن السلطان ابراہیم بن
ادہم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
سیہنہ بکسر سین و سکون تحتیہ
و فتح ہا و آخر آن نون است
بلدہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی
راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید حامد شاہ
را جامی گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آنکہ
آبا کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شہری ست در پورب
و اورا کڑہ مانک پور نیز گویند اودھ
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال ہندیہ
کہ اشمام ہا دارد بلدہ ایست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریہ قبیلہ ایست عظیم
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ
علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاہ در بخارا بودہ است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت است

معین الدین حسن سنجری سے اُن کو
خواجہ عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف
زندنی سے اُن کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اُن کو ابو اسحاق شامی سے اُن کو
شیخ علو دینوری سے انکو خواجہ ہبیرۃ البصری
سے اُن کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اُن کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اُن کو شیخ
فضیل بن عیاض سے انکو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اُن کو حسن بصری سے انکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
سیہنہ بکسر سین و سکون تحتیہ و فتح ہا اور آخر اس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے راجا ہندی زبان میں بادشاہ
کو کہتے ہیں ۔ اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اُن
کے آبا کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں اودھ بفتح الف
بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی
ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات
بخاریہ ایک قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی
بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد سے
چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ
مدت بخارا میں رہے ہیں انکو جلال الدین
بخاری کہتے ہیں اور سادات بخاریہ نسبت ہے

بجلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی
مشتق از راج بمعنی بادشاہی و قتال بسبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین ست
بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند در دہلی
پانی پت شہریست سہ منزل از دہلی بجانب لاہور
نارنول شہریست از مضافات دہلی گوالیر شہریست
از مضافات اکبرآباد اوش فرغانہ قصبہ است
از توابع اندجان سنجری بکسر سین و سکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان و سنجر گویند و این تعریب
است و ابدال سین برا از تغیرات تعریب
است ظاہر نزد فقیر آنست کہ نام وطن خواجہ عثمان
ہرنو است و ہارونی نسبت باینست بخلاف
قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بکسر سین مہملہ
وسکون میم و عین مہملہ در شجرات مشائخ
چشتیہ شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند
و مقتضی وے آنست کہ شیخ ممشاد و شیخ
علو یک شخص باشد و ظاہر کلام بعضے آنست
کہ در سلسلہ شیخ علو است و آن غیر
شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ
و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت

جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے بمعنی بادشاہی کے اور قتال بسبب
نفس کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب ہے
شیخ نصیر الدین کا اسلئے کہ دہلی میں صاحب ارشاد تھے
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سنجری بکسر سین و سکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت ہے سیستان اور سیستان کو عربی
زبان میں سجستان و سنجر کہتے ہیں اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا رے سے تعریب کی تغیرات سے
ہے۔ ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن
کا نام ہرلو ہے اور ہارونی نسبت اسی سے ہے
خلاف قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور ہے چشتی بکسر
جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے سمعان بکسر سین مہملہ و سکون میم
و عین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجروں میں شیخ
علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اور اسکا مقتضی
یہ ہے کہ شیخ ممشاد و شیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے
کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
ممشاد ہے علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے
مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت ہے

بمرعش شہر لیست از توابع شام واین فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبدالعزیز ست واشغال و اوراد صبح و شام
و اوراد مواسم و رقی و عزائم درآنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم فضلائی شہر خود
بودند در زمان خود و از سائر فرزندان شیخ
عبدالعزیز بزیادت و کثرت تدریس ممتاز
بودند و مطالعہ کردم عزیزیہ را از نسخہ کہ شیخ
یحیی جنیدی بخط خود از نسخہ شیخ عبدالعزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم و حضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دادند و انتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
را کہ تالیف شیخ حسن طاہرست در علم
سلوک و آن کتابے است نفیس در باب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبدالعزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسی را تلقین
ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ اورا دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند و بگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است مگر
ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق تعالی فرض
عین است کہ البطالۃ حرام ؎
یک لحظہ ز کوئے یار دورے ٭ در مذہب عاشقان حرام است
و حق تعالی میفرماید یذکرون اللہ قیاماً و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبدالعزیز کی ہے اور اشغال و اوراد صبح و
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ و دعائیں
اسمیں لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلائوں میں تھے
اپنے زمانہ میں اور سب فرزندوں سے شیخ عبدالعزیز کے
کثرت تدریس میں زیادہ ور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اس نسخہ میں جو شیخ یحیی جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبدالعزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا
ہے کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت
نفیس کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد
کے پاس پایا اپنے تبرکات اجداد سے انکے کہا ہے
شیخ عبدالعزیز نے عزیزیہ میں کہ جب کوئی چاہے
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیے کہ اسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اسکے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حقتعالی فرض عین ہے کہ البطل حرام
یک لحظہ ز کوئے یار دورے ٭ در مذہب عاشقان حرام است
اور حق تعالی فرماتا ہے۔ یذکرون اللہ قیاماً و

قعوداً و علی جنوبهم یعنی یاد کنند حق
تعالی را استاده و نشسته و پهلو غلطیده پس
آدمی ازین سه حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یاد حق لازم است پس چون ذکر این چنین
عبادتے و حرفتے که اصلا ساقط نے شود
استاد باید که او را بیاموزد و گوید که دل چپ
سینه است بصورت صنوبر لقا است و دو در
دارد یکے بالا دوم پائین و هر دو در بسته
شده اند برای کشادن در بالا ذکر جهر میفرمایند
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس می فرمایند و مثل دل همچو آئینه
است که زنگار گرفته است پس صیقل گرے
باید که آنرا آن هنر آموزد و الا آئینه
را خراب سازد و قال رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم لکل شئ مصقلة و
مصقلة القلب ذکر الله تعالی و یا مثال
دل همچو سنگ آهنی است که از و آتش
بدر می آید پس چون آهن زدن کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید و الا
بشکند و مقصود حاصل نه شود الغرض
از مرشد چاره نیست چنانچه حضرت
امیر المومنین علی کرم الله وجهه از حضرت
رسالت پناه صلے الله علیه و آله وسلم سوال
کردند که یا رسول الله دلنی الی اقرب الطریق
الی الله و افضلها عند الله و اسهلها

قعوداً و علی جنوبهم یعنے الله تعالی کا ذکر
کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو آدمی
ان تین حال سے خالی نہیں یا دل سے یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب فکر ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی استاد
کو چاہئے کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت اور
اسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو
اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے
کا ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے
کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اسکے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اسکو
وہ سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول الله صلے الله
علیہ وسلم نے لکل شئ مصقلة و
مصقلة القلب ذکر الله تعالی یا دل
کی مثال چقماق کی ہے جس سے آگ نکلتے
ہیں تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ
نکالنی سیکھے اور آگ نکلے اور نہیں تو توڑ ڈالے
اور مطلب بر نہ آئے غرضیکہ مرشد بغیر گذارہ
نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجہہ
نے حضرت رسالت پناہ صلی الله علیہ و آلہ وسلم
سے سوال کیا کہ یا رسول الله دلنی الی اقرب
الطریق الی الله و افضلها عند الله و اسهلها

بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی وصل الی یومنا ہذا پس بگوید او را کہ مربع بنشیند بطریقے کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت یعنی نر انگشت پائے راست و انگشتے کہ برابر وے است زیراکہ درین گرفتن دو فائدہ است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل و این ہر دو مطلوب اند و یا ہمچنین نشنید کہ چنانچہ در نمازمی نشیند و خود پشت بطرف کعبہ کند و او را پیش خود بنشاند و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ زیر ناف باید و بدو دراز کشد و نفی ماسوا اللہ تعالی کند کہ نیست ہیچ معبودے و مقصودے و موجودے مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام بگوید کہ نیست ہیچ معبودے و متوسط را ارادہ خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے و منتہی را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی وصل الی یومنا ہذا پس کہے اسے کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیاں سے یعنی داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اسکے برابر کی انگلی ... اسواسطے کہ اسطور پکڑنے میں دو فائدے ہیں ایک خطروں کی نفی دوسرے دل کی حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں اور یا اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور خود کعبہ کیطرف پیٹھ کرے اور اسکو اپنے سامنے بٹھاوے اور کہے کہ نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کیساتھ اور نفی ماسوی اللہ کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود و مقصود و موجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ عوام بتائے کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی کو ارادہ اخص الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود

بحارے کہ خود را نیز نفی کند و تا کتف راست برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حقتعالی را از دل کشیدیم و پس پشت می انداز یم باز دم چند شد الا اللہ را بر دل ضرب شدید کند تا سنگ معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود واند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو اثبات می کند و خود را از میان بخشد ؎

یار آمد درمیان ما ازمیان برخاستیم

اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل البتہ باید تا تحت وعید و بشارت من ذکرنی بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی عبثا اھتز عرشی غضبا مطلوب دیگر آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق ایشان است برائی نفی خواطر اثری تمام دارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ ظاہر دیدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ وتعالی است در پردہ آب وگل واما صورت مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ حق تعالی است بے پردہ آب وگل کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

یہانتک کہ اپنی بھی نفی کرے اور داہنی مونڈھے تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقتعالی کو ہمنے دل سے نکالدیا اور پس پشت پھینکا پھر دم نیلے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پایا تصور کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے اور اپنے تئیں درمیان سے نکالدے ؎

یار آمد درمیان ما ازمیان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں ضرور ہوں تا اُس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی عبثا اھتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اُسکے بعد ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے اور نفی خطرات کیلئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا ہے آب وگل کے پردے میں اور جو صورت مرشد کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق سبحانہ وتعالی کا ہے بے پردہ آب وگل کے ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

جو مجھے غفلت سے یاد کرے میں اس کو لعنت سے یاد کرتا ہوں اور جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو [illegible] عرش [illegible] ۱۲

بیشک اللہ نے پیدا کیا آدم کو رحمن کی صورت پر اور جس [illegible] ۱۲

سرّانی فقد رأی الحق در حق او درست شده است

**شعر**

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

ونیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ وصول حق تعالی باید و چیزی شود یکے ذکر دوام گرسنگی بار فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند او را بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ مقدار ربعی از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود و خلل دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعی پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس است مشغول شود و دوام شغل مبتدی ہم بذکر خفی کہ پاس انفاس است طریق او آنست کہ ہر دمی کہ خارج میشود لا الہ بگوید و ہر دمی کہ داخل میشود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل است بسبب آن دل ذاکر میگردد کہ فردای قیامت پرسیدہ خواہد شد کہ دمہا را کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد

**شعر**

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رایگان بباد
آنگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

سرّانی فقد رأی الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

**شعر**

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالی کا دو چیزسے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا کہ جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہوا اور مدام شغل مبتدی کو بھی ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے ہمیشہ ہونا ہے اور اسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ نکلتا ہے لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالی میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا

**شعر**

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رایگان بباد
آنگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

مع جسکو دیکھا حق کو دیکھا ۱۲ مع جو سانس کہ [illegible] کا جاتا ہے وہ ایک گوہر ہے [illegible] دونوں جہان کا خراج ہے [illegible] اسوقت [illegible] خالی ہاتھ اور بے سامان جاویگا ۱۲

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت
است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدانستیکہ منشور
بدو دادند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء
حقا مشرف گردانید واز ہر کہ ذکر سلب کردند
بدانستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالی
تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیہ خواہند و دل بر آن گمارند
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال
اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت
یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش
کنی نفس خود را فراموشی نفس در مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عبادتہا ست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی
تر از وے نیست کما قال المشائخ
رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس
العبادۃ و موافقۃ النفس راس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن را نیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن
نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان
آن نہ کند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین
بدان نکند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اسکو
منشور ولایت مل گیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء
حقا سے مشرف ہو گیا۔ اور جس سے توفیق ذکر
کی سلب کرے بیشک اُسے مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالی
مریدوں کی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں
یا دفع بلا چاہیں اور اسطرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہو جاویگا۔ اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ
تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنی یاد کر اپنے پروردگار
کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اسکی مخالفت میں ہے چاہیے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتوں کی سردار
ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اُس سے زیادہ
قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ
نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و
موافقۃ النفس راس الکفر شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن را نیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیے بکریوں کو ایسا
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک
برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار برے ہمنشین ایسا
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

نفس کی مخالفت عبادت کا سر ہے اور نفس کی موافقت کفر کی بنیاد ہے

قال المشائخ رحمهم الله النفس هي الصنم
الاکبر همبرین معنی بزرگے نیز فرموده

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست هنوز
بر درگهه دل زد لوی غوغاست هنوز

قال الله تعالی فاذکروا الله ذکرا کثیرا
یعنی یاد کنید خدائے عز و جل را یاد کردنی بسیار
پس یکے از خصائص ذکر آنست که هیچ وقتے
منع نیست بلکه همه اوقات ماجور است
نقل است از حضرت بندگی شیخ عبدالله
قدس سره العزیز که مرا فرمودند که پیر
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین
حاجی قدس سره العزیز می گفتند که
اوائل ذکر جهر دوازده سال گفتم از شام
تا صبح واز صبح تا شام فائده که در ذکر یافتم
در هیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم
کمتر از سه ختم نمیکردم و چون نماز می گزاردم کمتر
از هزار رکعت نگذاردم و چون دعوات
اسماء میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما
ثمره که در ذکر دیدم در هیچ از ینها ندیدم
و می باید که ذاکر از گناهان توبه کند تا
بزبان و دل آلوده نام حق تعالی نگیرد زیرا که
وحی کرده شد با موسی که بگو گنهگاران
امت خود را که یاد نه کنید مرا به آلودگی پس
بر آن سیکه من سوگند خورده ام بذات خود

قال المشائخ رحمهم الله النفس هے الصنم الاکبر
اسی معنی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعر

تا ایک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہہ دل زد لوی غوغاست ہنوز

فرمایا اللہ تعالی نے فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا
یعنی اللہ کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص
میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں بلکہ سب
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی
شیخ عبداللہ قدس سرہ العزیز سے کہ مجھے فرمایا
پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کیا
میں نے جو فائدہ ذکر میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں
پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت سے کم نہیں
پڑھتا تھا اور جب دعوات اسماء کرتا تھا تو ایک لاکھ
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو ثمرہ اور فائدہ ذکر میں
دیکھا ایسا ان میں کسی میں نہ دیکھا اور چاہیئے
کہ ذاکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان
اور دل آلودہ سے حق تعالی کا نام نہ لے
اس لئے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہ گاروں
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں
میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

بدرستیکه کسے که یاد کند مرا به غفلت یاد کنم من او را به لعنت پس چون گناهگاران یاد کنند مرا به غفلت من یاد کنم ایشان را به لعنت این وعید است در حق گناهگاری که غافل نباشد پس چگونه حال باشد چون جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم گفت ابو یزید رحمة الله تعالی که گفتم مر یاران خود را ایستادم امشب تا صبح کوشش کردم آنکه لا اله الا الله بگویم پس قدرت نیافتم بر و گفته شد چه گفت بایزید یاد کردم کلمه که گفته بودم در کودکی یاد آمد مرا وحشت آن لهجه منع کردم از قول لا اله الا الله و چه عجیب تر است از کسیکه یاد میکند الله تعالی را و حال آنکه او موصوف باشد بچیزے از صفات بشریه کذا فی العوارف

**شعر**

هزار بار بشستم دهن ز مشک و گلاب
هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعده مراقبه فرمایند بگوید که مراقبه مشتق از رقیب است بمعنی رقیب نگهبان یعنی پاسبانی دل کند غیر حق را در دل جا ندهد - رباعی

پاسبان دل شوا ندر کل حال
تا نیاید هیچ دزد آنجا مجال

هر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

تحقیق جو مجھے غفلت سے یاد کرے میں اس کو لعنت سے یاد کروں تو جو گناہگار مجھے غفلت سے یاد کرینگے میں ان کو لعنت سے یاد کرونگا یہ وعید ہے ان گناہگاروں کے حق میں جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا انکا جو غافل بھی ہوں اور گناہگار بھی ہوں کذا فی احیاء العلوم ابو یزید رحمة اللہ علیہ نے ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو میں نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ کہوں میں مگر مجھے قدرت نہوئی یاروں نے کہا کیوں کہا میں نے لڑکپن میں ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد آگیا - اس سے وحشت ہوئی اور کہنے نہ دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اس شخص سے جو اللہ تعالی کو یاد کرے اور حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے کذا فی العوارف

**شعر**

ہزار بار بشستم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعد اسکے مراقبہ فرماویں اس سے کہیں کہ مراقبہ مشتق رقیب سے ہے رقیب بمعنی نگہبان ہے یعنی دل کی پاسبانی کرے کہ دل میں غیر حق کو جانے نہ دیوے رباعی

پاسبان دل شوا ندر کل حال
تا نیاید ہیچ دزد آنجا مجال

ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

پس بدل اندیشد الله حاضری
الله ناظری الله شاهدی الله معی
همیشه حق تعالی را با خود و خود را با حق تعالی داند
جدائی از خدا محال است قال الله تعالی و فی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلهائے
شماست پس چرا نمی بینید چه حق تعالی
لطیف مطلق است هر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال الله تعالی الا انه بکل
شیٔ محیط یعنی دانا و آگاه باش بدرستیکه
آن حق تعالی بهر شے محیط است چنانچه
احاطت روح با جسد که هیچ جزوے از اجزائے
جسد نیست که روح با آن نیست با آن هم
نه متصل است نه منفصل نه خارج
است و نه داخل فائده چون خواهد که
اربعین بنشیند بباید که چون پائے راست
درون حجره بنهد تعوذ و تسمیه گوید و
قل اعوذ برب الناس سه بار بخواند پس
پائے چپ درون حجره نهد و بگوید انت
ولیئ فی الدنیا والاخرة کن لی کما کنت
لمحمد علیه السلام وارزقنی محبتک اللهم
ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللهم
امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس
من لا انیس له رب لا تذرنی
فردا وانت خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد
ہے اللہ ساتھی ہے ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ اپنے اور اپنے
تئین ساتھ حقتعالیٰ کے جانے جدائی خدا سے محال
ہے کہا اللہ تعالیٰ نے و فی انفسکم افلا تبصرون
یعنی تمہارے دلوں میں ہے کیوں نہیں دیکھتے اسلئے
کہ حقتعالیٰ لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ اسی
قدر احاطت زیادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا انہ بکل
شیٔ محیط یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق حقتعالیٰ ہر شے کا
محیط ہے جیسے روح کا احاطہ جسم کیساتھ ہے کہ جسم کا کوئی
جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اسکے نہیں ہے باوجود
اُسکے نہ متصل ہے نہ منفصل ہے نہ خارج ہے نہ داخل ہے۔
فائدہ جب چاہے کہ چلہ میں بیٹھے تو
چاہئے کہ پہلے دایاں پاؤں حجرہ
میں رکھے تم اعوذ اور بسم اللہ پڑھے
اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے
پھر بایاں پاؤں حجرہ میں رکھے
اور کہے انت ولیئ فی الدنیا والاخرة
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوة والسلام
وارزقنی محبتک اللهم ارزقنی حبک فی
شغفی واجذبنی بجلالک وجمالک واجعلنی
من المخلصین اللهم امح نفسی بجذبات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین

پس در مصلی بائستد مستقبل قبلہ بست و یک
بار انی وجہت وجہی للذی فطر السموات
والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند
پس دو رکعت نماز اجلال اللہ تعالی بگزارد
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در
رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد
فراغ سر بسجدہ نہد و این دعا بخواند
اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی
وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ
المشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللھم انی اعوذبک من سخطک واسألک
رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی
اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع
الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الہ الا
اللہ پس دوگانہ ہائے مذکورین بگزارد
یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات
یافتہ باشند والا سلامتی ایشان بگزارد
و چہار رکعت بیک سلام نیز بگزارد
و در ہر یکے رکعت بعد از فاتحہ پنجاہ بار
سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا
در پناہ حق تعالی محفوظ ماند و پانصد
بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر نفی و
اثبات بارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود
مشغول شود و گاہ بذکر اسم ذات
با ملاحظہ و مفہوم ملاحظہ و

پھر مصلی پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اکیس بار پڑھے انی
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین پھر دو رکعت
نماز اجلال اللہ تعالی پڑھے پہلی رکعت میں
بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے
کے بعد امن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدے
میں جائے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن لی انیسا فی خلوتی
ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ
موجبۃ المشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللھم اعوذبک من سخطک واسألک رضائک
اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین
عن قلبی حتی اشاھد جمال
لا الہ الا اللہ پھر دوگانہ جن کا
ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ
ماں باپ کی روح کو اگر وفات پا گئے ہوں پڑھے
اور نہیں تو اُن کی سلامتی کے واسطے پڑھے
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت
میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے
تاکہ خدا تعالی کی پناہ میں رہے اور پانسو بار
یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی و اثبات ساتھ
ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے
مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے
ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

واسطہ مشغول ماند وچنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی واثبات خالی نماند
بحدیکہ در حال وضو واکل در تصور آن باشد چنانچہ موسیٰ
علیہ السلام عرض کرد بحق جل جلالہ مناجات کرد کہ الٰہی ہمہ
اوقات یاد کردن مے توانم مگر دو وقت در پاخانہ
دوم حالت جنابت فرمان شد اذکرنی فی کل
حال یعنی یاد کن مرا در ہمہ حالہا پس دریں وقت
ہم از تصور خالی نباشد کما قالت عائشۃ رضی
اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یذکر اللہ علی کل حال احیان یعنی ذکر بر
دو نوع است یکے بدل دوم بزبان اول
اعلیٰ است وہمیں مراد است بحدیث و قولہ
تعالیٰ اذکروا اللہ ذکرا کثیرا و آن آنست کہ
فراموش نکند خدائے تعالیٰ را در ہیچ جائے و بود
مر نبی را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیبے کامل ازین
دو نوع مگر در حالت جنابت و دخول خلا پس
بدانستی کہ آن حضرت اقتصار میکردند بران دو
حال بنوع آنکہ نسبت ... آن ... چنانچہ
یعنی بدل یاد میکرد و ازین جہت ... میکرد
بیرون مے آمد از خلائے گفتی غفرانک
پس حالت خلا ... فکر خیال شکستگی خود وبکی
حق تعالیٰ کافی است ... ذکر است برائے
ذکر برائے کشف قبور اول چہرہ ... بر قبر ... در آید
دو گانہ بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورہ فتح یاد
باشد در اول رکعت بخواند و در دوم اخلاص و الا
در ہر دو رکعت پنج پنج بار

واسطے کے مشغول رہے چنانچہ ایک لحظہ ذکر نفی واثبات
سے خالی نہ رہے یہانتک کہ وضو کیوقت اور کھانیکے وقت
اُسکے تصور میں رہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جل
جلالہ میں مناجات کی کہ الٰہی ہر وقت تجھکو یاد کر سکتا
ہوں مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کیوقت اور ایک جب
غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل حال
یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اُسوقت بھی تصور سے
خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ علی کل
حال احیان یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی سے
مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکروا اللہ ذکرا کثیرا
اور وہ یہ ہے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جائے
اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں قسم
میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلا نے سو ... کہ اسوقت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر
... جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور
... بیت الخلا سے باہر آتے تو فرماتے۔
غفرانک ... فکر خیال شکستگی کی
... حق تعالیٰ اسکے کافی ہے اور یہ ذکر
... ذکر کشف قبور ... ہے کہ ذکر کشف قبور کے واسطے
اول ... آئے دو گانہ ان بزرگ کی روح کیواسطے
پڑھے اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے دوسری
میں سورہ اخلاص اور نہیں تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار

اخلاص بخواند و بعدہٗ قبلہ را پشت داوہ بنشیند و یکبار آیتہ الکرسی و بعضے سورہا کہ وقت زیارت می خوانند چنانکہ سورۂ ملک وغیر ذالک بعدہٗ قل گویدپس از فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند و ختم کند و تکبیر گوید و بعدہٗ ہفت کرّت طواف کند و درآن تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند بعدہٗ طرف پایان رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روے میت بنشیند و بگوید یارب بست و یکبار و بعدہٗ اول طرف آسمان بگوید یاروح و در دل ضرب کند یاروح الروح مادام کہ انشراح یابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالیٰ کشف قبور و کشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام نارنولی رسیدہ آنست کہ چون مہمے پیش آید مرو بانت وضو کردہ صاف دہ رو بقبلہ بنشیند اول دہ مرتبہ درود بخوانند بعد از آن سیصد و شصت بار این دعا لا ملجا ولا منجی من اللہ الا الیہ بخوانند پس ازان سیصد و شصت مرتبہ سورۂ الم نشرح خوانند پس باز دعاء مذکور سیصد و شصت بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود خوانند ختم تمام کنند و برقدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند و حاجت از خدا تعالیٰ سوال نمایند ہمین طور ہر روز بخوانندہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ در ایام معدود مقصود بحصول انجامد اما طریقہ سہروردیہ در دیار ہندوستان از جہت مخدوم بہاؤالدین زکریا شائع شدہ و خراسان از جہت شیخ نجیب الدین بزغش و این فقیر را

اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے اور ایک بار آیتہ الکرسی اور بعضی سورتیں جو زیارت کیوقت پڑھتے ہیں ۔ جیسے سورہ ملک اور اسکے سوا بعدہٗ قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعد سات دفعہ طواف کرے اور اسمیں تکبیر پڑھے اور شروع دائیں طرف سے کرے پھر پاؤں کیطرف رخسارہ رکھے اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب اکیس دفعہ بعدہٗ اول طرف آسمان کے کہے یاروح اور دل میں ضرب کرے یاروح الروح جبتک کہ انشراح پائے یہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالیٰ کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا۔ اور طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نارنولی سے اسطرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کرے رو بقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے اسکے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے لا ملجا ولا منجی من اللہ الا الیہ بعد اسکے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے اسی طرح روز کرے انشاء اللہ چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔ بیان طریقہ سہروردیہ۔ یہ طریقہ ملک ہندوستان میں مخدوم بہاؤالدین زکریا کی جہت سے شائع ہوا ہے اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش کی جہت سے اور اس فقیر کو

بہر یکے ازین شعبہا ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود دست شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمۃ اللہ الاکبر ابادی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز عن السید
عبد الوهاب البخاری عن السید صدر الدین
راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیہ الشیخ صدر الدین عن ابیہ الشیخ
بہاؤ الدین زکریا عن الشیخ الشیوخ شہاب الدین
عمر سہروردی والیضا این فقیر خرقہ از دست
ابو طاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوهاب
الشعراوی وهو لبسہا من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری وارخی لہ الغذیۃ
بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد من الفقیہ
علی ابن محمد الدمیاطی الشہیر بالزلبانی بلباسہ
من ید الدین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیۃ بلباسہ لہا من ید الشیخ
نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہ لہا من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا
من الشیخ حسام الدین التستری ونجم الدین
الاصفہانی بلباسہا عن الشیخ نور الدین
عبد الصمد النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ
نجیب الدین علی بن بزغش بلباسہ لہا

ان دونون شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے انکو
شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے انکو اپنے والد سے انکو
اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے انکو سید عبد الوہاب بخاری
سے انکو سید صدر الدین راجو قتال سے انکو اپنے بھائی
سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو شیخ رکن
الدین ابو الفتح سے انکو اپنے والد شیخ صدر الدین
سے انکو اپنے والد شیخ بہاؤ الدین زکریا سے
انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے
اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر مدنی
کے ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے انہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں نے
اپنے والد ان کے دادا شیخ عبد الوہاب شعراوی
سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد انصاری کے ورخی لہ
العذبۃ بلباسہ لہا شہاب احمد کے ہاتھ
سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلبانی سے
انہوں نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ
نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے انہوں
نے شیخ حسام الدین تستری اور نجم الدین اصفہانی
کے ہاتھ سے انہوں نے شیخ نور الدین عبد الصمد
طنزی کے انہوں نے شیخ نجیب الدین
علی بن بزغش سے انہوں نے

من العارف بالله الشيخ شهاب الدين
عمر السهروردي روح الله روحه وارواحهم
ورحمنا بهم فقد حصل لها وجهان الثاني
الخرقة السهروردية والله اعلم والشيخ
عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي
له جهتان احدهما انه لبس الخرقة عن عمه
القاضي وجيه الدين عمر بن محمد المعروف
بعمويه بلباسه لها من والده المعمر محمد عمويه بن
عبد الله سعد من الشيخ اخي فرج الزنجاني بينها
احدهما مشاركة للآخر بلباسه من الشيخ احمد
الاسود الدينوري بلباسه من ممشاد الدينوري
ولباس اخو الفرج الزنجاني لها عن ابي العباس
النهاوندي بلباسه من ابي عبد الله محمد
بن خفيف الشيرازي بلباسه من ابي محمد
رويم بن احمد البغدادي بلباسها اتى ممشاد و
رويم من السيد الطائفة ابي القاسم الجنيد
البغدادي والثانية انه اخذ التلقين عن
عمه ابي نجيب السهروردي عن الشيخ احمد
الغزالي عن الشيخ ابي بكر النساج عن الشيخ
ابي القاسم الكركاني عن الشيخ ابي العثمان
المغربي عن ابي علي الكاتب عن ابي علي
الرودباري عن ابي القاسم الجنيد
البغدادي في النفحات نقلا عن الفرغاني
شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين سهروردي
نسبت خرقه را تا ابوالقاسم جنید بیش اثبات نکرده است

عارف باللہ شیخ شہاب عمر سہروردی روح اللہ
روحہ وارواحہم ورحمنا بہم تیں تحقیق حاصل ہوئے
خرقہ سہروردیہ کی اتنیسری جہۃ واللہ اعلم۔ اور
شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے
لیے دو جہتیں ہیں ایک تو انہوں نے پہنا خرقہ
اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ
سے انہوں نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبداللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے
ہاتھ مشارکت میں انہوں نے اپنے والد شیخ احمد
اسود دینوری سے انہوں نے ممشاد دینوری
سے اور اخو الفرج زنجانی سے انہوں نے ابو العباس
نہاوندی سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن خفیف
شیرازی سے انہوں نے ابو محمد رویم بن احمد
بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ
القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ انہوں
نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے
انہوں نے شیخ احمد غزالی سے انہوں نے
شیخ ابو بکر نساج سے انہوں نے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے
انہوں نے ابو علی کاتب سے انہوں نے
ابو علی رودباری سے انہوں نے ابو القاسم
جنید بغدادی سے نفحات میں فرغانی سے
نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نے
نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہو لیکن نہیں کی

وازجنید تا مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ
مجدالدین بغدادی درکتاب تحفۃ البررہ آوردہ است
کہ نسبت خرقہ ہا متصل ست بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مفیض انتہی اقول
والحق ما قالہ السہروردی وابن فقیر اوراد واشغال
واعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کردہ درضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن
ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی عن احمد
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب
الشعرانی عن الزین زکریا عن الحافظ
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن
التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ
القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر
السہروردی درضمن وصایائے قدسیہ
رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی الشیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال
المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون المیم
وتخفیف التحتیۃ بلد مشہور بمصر کوران بضم
الکاف العجمیۃ قبیلۃ من الاکراد نطنزی
بفتح نون وطائے مہملہ



اور جنید سے مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی
مگر شیخ مجدالدین بغدادی نے کتاب
تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
متصل مفیض سے انتہی میں کہتا ہوں حق
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس
فقیر نے ورد وظیفہ وشغل واعمال طریقہ سہروردیہ
کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے
شیخ ابوطاہر سے اُنھوں نے اپنے والد شیخ
ابراہیم کردی سے اُنھوں نے احمد قشاشی
سے اُنھوں نے احمد شناوی سے اُنھوں نے
اپنے والد سے اُنھوں نے اُنکے دادا سے اُنھوں نے
شیخ عبدالوہاب شعراوی سے اُنھوں نے زین
زکریا سے اُنھوں نے حافظ شہاب الدین احمد
بن حجر عسقلانی سے اُنھوں نے ابوالحسن
بن ابوالمجد دمشقی سے اُنھوں نے تقی سلیمان
بن حمزہ مقدسی سے اُنھوں نے شیخ پیشوا
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا
قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
دال مہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور
سکون میم اور تخفیف یائے تحتیہ ایک شہر مشہور ہے
گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردوں
میں سے نطنزی بفتح نون وطائے مہملہ

وسکون نون وکسر زای معجمه بزغش بضم
بای موحده وسکون زای معجمه وضم غین
معجمه وشین معجمه بضم عین مهمله وضم
میم مشدده وسکون واو وتشدید یای تحتیه
کذا قال ملا عبد الغفور وفیه نظر بل الظاهر نظر
تخفیف الیاء التحتیه مثل راهویه سمدویه و
غیرهما اخی فرج بفتح فا وفتح راء مهمله وجیم
زنجانی بفتح زای معجمه وسکون نون و
فتح جیم والف ونون مکسوره ویای نسبت
ونفحات ابو العباس نهاوندی را شاگرد
جعفر خلدی گفته است ووی شاگرد
جنید بغدادی است خلد بضم الخاء محله بغداد
قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب
الوصایا القدسی ومنها انهم یوزعون
الاوقات ویصرفون کل وقت بما هو
اللائق به فاذا طلع الصبح الصادق
ینبغی ان یجددوا الشهادة ویقولوا اللهم انی
اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك
وملائكتك وانبيائك ورسلك وجميع
خلقك بانك انت لا اله الا انت وحدك
لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك
اللهم انی اصبحت لا استطيع دفع ما اكره
ولا املك نفع ما ارجو واصبح الامر
بيد غيری واصبحت مرتهنا بعملی
فلا فقير افقر منی

وسکون وکسر زائی معجمہ بزغش بضم بائے
موحدہ وسکون زائی معجمہ وضم غین معجمہ
وشین معجمہ عموبہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ
وسکون واو وتشدید یائی تحتیہ ایسا کہا
ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام
ہے بلکہ ظاہر تخفیف یائے تحتیہ کی ہے مانند
راہویہ ومردویہ وغیرہا کے اخی فرج
بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زائی
معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون
مکسورہ ویائی نسبت اور نفحات میں ابو العباس
نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور
وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں۔ خلد بضم
خائی معجمہ ایک محلہ ہے بغداد میں کہا ہے
شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایاء
قدسی میں ومنها العصم یعنی وہ اپنے اوقات
کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت
اپنا جو اس وقت کے لائق ہو جب صبح صادق
طلوع ہوتی ہے چاہئے کہ تجدید کرے شہادت کی اور
کہیں اللهم انی اصبحت اشهدك واشهد
حملة عرشك وملائكتك وانبيائك ورسلك
وجميع خلقك بانك انت الله لا اله الا انت
وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك
اللهم انی اصبحت لا استطيع دفع ما اكره ولا
املك نفع ما ارجو واصبح الامر بيد غيری
واصبحت مرتهنا بعملی فلا فقير افقر منی

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسؤ لي صديقي
ولا تجعل مصيبتي في ديني ودنيائي ولا تجعل
الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من
لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم
ثم يقول اللهم ما اصبح بي من نعمة او باحد
من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك
فلك الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهى
له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا جزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند كل عين و
تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي
العمل ويكافي مزيدك ثم يقولوا سبحان الله
وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه
ومداد كلماته ما تيسر وان وجد فرصة يقولوا
سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبح ويسبح
جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى وكما ينبغي
لكرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا الله
اضعاف ما هلل ويهلل جميع خلقه وكما يحب
ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف
ما مجده ويمجده جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى
وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسؤ لي صديقي
ولا تجعل مصيبتي في ديني ودنيائي ولا تجعل
الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من
لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم
پھر کہے اللهم ما اصبح بي من نعمة او باحد من
من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك
فلك الحمد ولك الشكر تین مرتبہ کہے پھر کہیں
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهى
له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا جزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند كل عين و
تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي
العمل ويكافي مزيدك پھر کہے سبحان الله
وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه
ومداد كلماته جسقدر میسر ہو کہے جو فرصت پاویں کہیں
سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبح ويسبح
جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى وكما ينبغي
لكرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا الله
اضعاف ما هلل ويهلل جميع خلقه وكما يحب
ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف
ما مجده ويمجده جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى
وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله

ف الہی میرے دشمنوں کو مجھپر خوش نہ کیجیو اور میرے دوست کو کبھی کبیدہ نہ کیجیو اور مجھے کوئی دین و دنیا کی مصیبت نہ کیجیو اور میرے بڑے
مقصود دنیا نہ کیجیو اور نہ میرے مبلغ علم کو اور مجھپر ایسے کو تسلط نہ کیجیو جو مجھپر رحم نہ کرے الہی محمد اور آل محمد پر درود و سلام بھیج ۲ الہی مجھپر جو نعمت ہے

اور اسکی تمام خلقت اور جیسا اسکو دوست ہے اور پسند ہے اور جیسا چاہئے اس کے بزرگ ذات کو اور بزرگی جلال کو اور نہ گناہ سے بچنا ہے اور نہ عبادت کی قوت مگر ساتھ اللہ بلند
عظیم ہی کے دو چند اس سے جو اسنے بزرگی کی ہو اور اسکی بزرگی کرتی ہے تمام خلقت اسکی اور جیسے اسے محبوب ہے ہمارے رب کے وجہ کریم کو اور اسکے بزرگی جلال کو ۱۲

ثم يصلوا سنة صلوٰة الصبح ركعتين يقرء في الاولى بعد الفاتحة قل يا ايها الكافرون وفي الثانية قل هو الله ثم يقولو سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده استغفر الله مائة مرة او ما تيسر ثم يصلي على النبي صلی الله علیه وآله وسلم ما تیسر ثم یقرء الدعا الماثور بين السنة والفرض اللهم اني اسئلك رحمة من عندك تهدی بها قلبي وتجمع بها امري وتلم بها شعثي وتصلح بها ديني وتقضي بها ديني وتحفظ بها غايتي وترفع بها شاهدي وتبيض بها وجهي وتزكي بها عملي وتلهمني بها رشدي وترد بها الفتي وتعصمني بها من كل سوء ذكره في العوارف ثم يصلي الفرض بالجماعة ثم يقرء اورادا التي تتضمن الفوائد الكلية معروفة محفوظة للفقراء ويتعلم منهم ثم يقرء حزب المعهود ثم يشتغل بذكر لا اله الا الله على وجه الذي تلقن وكما قيل له بان حروف الذكر تاخذ بجميع مخارج الحروف ويقول بهمة قوية بطا بطا راسه الى فوق سرته ويخرج لا اله من ذلك الموضع

پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پھر کہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ ایک سو دفعہ یا جسقدر ہو سکے پھر درود پڑہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسقدر ہو سکے پھر پڑہیں دعاء ماثورہ درمیان سنت و فرض کے اللهم اني اسئلك رحمة من عندك تهدي بها قلبي وتجمع بها امري وتلم بها شعثي وتصلح بها ديني وتقضي بها ديني وتحفظ بها غايتي وترفع بها شاهدي وتبيض بها وجهي وتزكي بها عملي وتلهمني بها رشدي وترد بها الفتي وتعصمني بها من كل سوء اسکو عوارف میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے پڑھے جنمیں فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقرا کو یاد ہیں اُنسے سیکھے پھر پڑھے حسب معمول پھر مشغول ہو لا الہ الا اللہ ذکر سے جس طرح تلقین کیا ہے اور جیسا کہدیا ہے اُس سے کہ حروف ذکر کے مخرجوں سے کے نکالے اور خوب ہمت سے کہے سر کو جھکائے اوپر ناف کے اور وہاں سے لا الہ نکالے

حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے جید بزرگ اور متبحر عالم اور عالی قدر مصنف تھے سواء السبیل کلیمی معہ ترجمہ اردو آپکی معرکتہ الآرا تصنیف ہے جسمیں ذات و صفات شہود و شہود و علم و حقیقت وحی مسئلہ قدم و حدوث کلام الہی وغیرہ مشکل اور دقیق مسائل کو خوبی اور اختصار کیساتھ بیان فرمائے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے نیز معترضین کیطرف سے فرضی اعتراضات کر کے نہایت معقول جوابات دئیے ہیں قیمت ایکروپیہ

وهو محل ظهور النفس فاذا اراد الى
المنكب الايمن ناظرا بقلبه الى كبرياء الله
وعظمته لتصفو النفس ويميل رأسه
الى الجانب الايسر فيضرب الا الله بالشد
القوي على القلب اللحمي الصنوبري
الشكل المودع في الجانب الايسر تحت
الثدي الايسر تحت عظم الصدر
بحيث تؤثر في القلب وتصل حرارة
نار الذكر الى القلب وتذوب الشحمة
التي فوق القلب ولهما رائحة مخصوصة
حين الاحتراق والذوبان وتتبع
تلك النار نور فللذاكر نار ونور نارة
تخلي ونوره يجلي فاذا اثر ناره ونوره
في جو القلب في الدم الغليظ الذي
في وسط القلب هو منبع الحيوة الحيوانية
ومنه تجري انهار الدماء في الشرايين
الى الاعضاء تصرف في البخار اللطيف
الذي يركب الدم السارى في الاعضاء
وذلك البخار هو الروح الحيواني وهو
النفس الانسانية التي هي مركب
الروح الانساني فاذا تصرف الذاكر
في ذلك البخار فقد تصرف في النفس
والنفس سارية في جميع البدن



اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی کھینچکر لائے
لا الہ کو دائیں مونڈھے تک نظر کرتا ہوا
دل سے اللہ کی کبر و عظمت کو تاکہ صاف ہووے
نفس اور میل دے سر کو بائیں طرف
اور الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب
لحمی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان
کے نیچے سینے کی ہڈی کے نیچے لگائے ایسی حیثیت سے
کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کی آگ کی حرارت
قلب کو پہنچے اور پگھل جائے چربی جو دل پر
ہے اور اس کی ایک خاص بو ہے
جلنے کے وقت اور پگھلنے کے وقت اور اس
آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار
بھی ہے نور بھی ہے اسکی نار خالی کر دیتی
ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے
تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے
درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط
قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ
کا اور وہیں سے جاری ہیں نہریں خون کی
شرائین میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار
تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا
ہے خون سرایت کرنیوالے کو اعضا میں اور وہ
بخار ہے روح حیوانی ہے اور وہی نفس انسانیہ
ہے جو مرکب ہے روح انسانی کا پس جسوقت
تصرف کیا ذاکر نے اس بخار میں تو بیشک تصرف
کیا نفس میں اور سارے بدن میں سرایت کئے ہوئے ہے

فيتحلل اعضاء البدن بتاثير الذكر
وتتاثر النفس بنار الذكر ونوره وكما
قلنا ان ناره يخلي ونوره يحلي
بتبدل ظلمات النفس بالانوار فتزول
عنها الاخلاق المذمومة وتحلي
بالاخلاق المحمودة فيتخلص القلب
من ظلمات النفس ويزداد القلب
نور على نور فيستعد بفيضان
انوار صفات الرب تعالى
وعلى قدر الملازمة تظهر
النتيجة وسيجئ مزيد بيان الذكر
وانواره واحوال تقلبات القلب
واثار تغيراته ان شاء الله تعالى
وينبغي ان يحضر النفس على
القلب ويجعل هاء الا الله دائرة
يطبقها على دائرة القلب بالقوة
ويكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة
من جانب النفي وينوي المبتدي بكلمة
لا اله الا الله لا معبود غير الله
والمتوسط ينوي لا مطلوب ولا مراد
او لا مقصود الا الله واذا وجد في
القلب محبة مخلوق ممن ليس وساطة
بينه وبين الله تعالى ينوي لا محبوب
الا الله وينبغي ان يكون صادقا
في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے
کہا ہے کہ اُس کی نار خالی کرتی ہے اور اُس
کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس
کی ظلمتیں انوار سے اور بُری عادتیں زائل
ہوجاتی ہیں اور آراستہ ہوجاتا ہے اچھے
اخلاق سے تو خلاص ہوجاتا ہے قلب ظلمات
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
پس مستعد ہوجاتا ہے فیضان انوار کا صفات
الٰہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور
اُس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہیئے کہ حاضر کرے نفس
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
ہوجائے قوت سے اور اثبات کی جانب
ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب کے ملاحظہ سے
اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے
لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور
جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے
جو اللہ اور اسکے درمیان واسطہ نہ ہو تو
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیئے کہ سچا
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص همة نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتبهات و
المستلذات التي هي المعبودات الباطلة
ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى المكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان مقصد
ومطمح نظره في ذكره تلك فهو مدرج
فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلب
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك في بستان
وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولي الله فان لم يفطن
انه مكر به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفروا المريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار
الوحدانية المودعة في ملازمة ذكر لا اله
الا الله وانعكست تلك الانوار على صفحات
الكائنات من جميع الاقطار يرى الذاكر ان
هذه الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هي مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود الحق الواجب الازلي الابدي

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور مشتبہات اور مستلذات سے بچے
کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا و خواہش
کی قسم سے ہیں اور جسنے انکی طرف التفات
کیا اور انکو مدنظر ذکر میں اور اسکا مقصد ذکر
سے بھی ہو تو وہ ممکورین میں درج ہی بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ میں جائے اور درختوں کے پرند اس
باغ میں اپنی زبان میں کہیں سلام علیک یا ولی
اللہ تو وہ اگر نہ جانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق اسکے
ساتھ مکر ہے اور اسے شعور نہین اور سب مرشد
مریدون کو نفرت دلاتے رہے ہیں کرامات
عیانیہ کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون
کا حیض ہے پھر جب منور ہوجاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو دیکھتا
ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہین ان کی
حقیقت نہین یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے۔ تو

فح به يقول لا اله الا الله وينوى لا
موجود الا الله اى الوجود الحقيقى لا يزال
يكرر لا اله الا الله بهذا المعنى حتى يضمحل
جميع ظلمات الكائنات فى نظر شهوده و
يظهر نور التوحيد وههنا مزال الاقدام
تتبين من بعد ان شاء الله تعالى وبعض
الذاكرين فهموا من قول المشائخ بحصر النفس على
القلب لوصول حرارة النفس الى القلب
ان لا يتنفس الذاكر ويضبط نفسه حتى بعضهم
يعدون تلك الانفاس كم انضبطت فقد توهموا
ذالك وليس المراد من حصر النفس ما توهموا بل
ذالك صنعة الهنود من الجوكية المرتاضين ولهم
فيها مقاصد دنيوية فيحترز السالك من
ذالك فيفعل بما قلنا ويخلى النفس يروح ويجيئ
بلا عمد وبعد ثم المبتدى لا يقدر على ملاحظة
معنى الاحسان مع ملاحظة معنى الذكر فيحضر
بالبال ولا معنى الذكر ويكرر على قلبه مرارا
حتى اذا اثر معنى الذكر فى القلب فح
ولاحظ معنى الاحسان بانه كما
كانه يراه ثم اذا برق بارق
من سحاب الكرم ولمع من ضياء الشمس الغيب

اس حال میں کہے لا اله الا الله اور نیت
کرے لا موجود الا الله یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا اله الا الله کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جاے سب ظلمات
کائنات کی اسکی نظر شہود میں اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پھسلنے
کی جاے ہے سو انشاء الله بعد میں بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشائخ
کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہان تک کہ بعضے
گنتے ہیں کہ سانس کتنے ضبط ہوئے سو یہ
انکو وہم ہو لیے حصر نفس سے یہ مراد نہیں
جو انکو وہم ہوا بلکہ یہ تو ہندوؤں کے جوگیوں کا
کام ہے جو ریاضت کرتے ہیں انکو اس میں دنیاوی
مقصد ہیں سالک کو چاہئے اس سے احتراز
کرے اور ہم نے جو کہا ہے اسی پر عمل کرے اور سانس
کو چھوڑ دے آتا جاتا رہے بے قصد اور [illegible] پھر مبتدی
قدرت نہیں رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کا ساتھ
ملاحظہ معنے ذکر کے بس خیال کرے معنے نہیں اول
معنے ذکر کا اور اسے بار بار دل میں کہے یہانتک
کہ جب اثر کر جاے معنے ذکر کے قلب میں تو اسوقت
ملاحظہ کرے معنی احسان ذکر کے کانہ یراہ پھر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعوں

بتوجه بسره للمشاهدة من غير
تحديق النظر اليه بل يطرق
اجلالا وتعظيما ونعم ما قال
بعض المشاهدين اشتياق
فاذا بدا طرقت جذلة من اجلاله
فذكره في ذلك الوقت المشاهدة و
قد قال سبحانه اذا رأيتني فلا تذكرني
واذا لم ترني فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا
المقام مقام بسط هذه المعنى وكانت
موعودة لما يجيء بعد ان شاء الله تعالى ولكن
الكلام يجر الكلام ثم اذا ذكر ذكرا كثيرا وارتفعت
الشمس قدر رمح او رمحين وحصل له الكلال
يترك الذكر فيراقب المذكور ويلاحظ
اولا نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات
وجوده ويجعل ذاته محاطا بنظره تعالى
فانه في الجهة والله سبحانه منزه عن
الجهة فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
عن جميع جوانبه يصغر وجوده
وكلما يصغر وجوده يبتغيه ذلك
النظر وهو يفر الى جواه حتى لا يبقى
له مفر وان الى ربك يومئذ المستقر
ثم اذا ارتفعت الجسمية وتلاشت
الجهات يلاحظ — قرة العين

فی تفصیل الشیخین شاہ صاحب کی وفضائل شیخین میں بےنظیر کتاب قیمت

اُسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کے بلکہ
سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور
کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالوں نے
کہ میں اُن کا مشتاق تھا جب وہ ظاہر ہوا
میں نے سر جھکا لیا اُسکے جلال سے اُسکی تعظیم کے
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالیٰ نے
جب تو مجھے دیکھے تو مرا ذکر نہ کر اور جب نہ دیکھے
تو میرے نام سے جدا نہ ہو اور یہ مقام ان باتوں
کے ذکر کا نہ تھا اُنکا تو وعدہ ہی آگے بیان
کرنیکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں بات نکل آتی
ہے پھر جب اُسنے ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہوا قد
ایک نیزہ کے یا دو نیزہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی
تو ترک کرے فکر کو اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے
پہلے اللہ تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ
کیطرف اور اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کئے
ہوئے جانے کیونکہ یہ جہت میں ہے اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ
ہے تو ممکن نہیں متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کرے
نظر اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود پیچھے ہوگی
اُسکی وہ نظر اور وہ بھاگے گا اسکے وجود کیطرف یہاں
تک کہ اسکے واسطے باقی نہیں رہے گا کوئی ٹھکانا بھاگنے کا
وان الی ربک یومئذ المستقر پھر جب
اُٹھ جائیں گے جسمیت اور نابود و نیست
ہو جائیں گے جہتیں تو ملاحظہ کرے گا۔

قرب الصفات فلا يحتاج الى التكلفات
فعوالم الارواح منزه عن الجهات
فيدرك قربه تعالى بالمعنى والصفة
ثم يترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك
الخواطر يدعوا هذه الدعاء
اللهم انى اعوذبك من تفرقة القلب
اللهم اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم
بحيث لا يخطر فى قلبى سواك يحفظ
منهم ثم يصلى ركعتى الاشراق يقرء فى
الاولى بعد الفاتحة الله نور السموات والارض
الى بكل شئ عليم وفى الثانية اذن الله
ان ترفع الى بغير حساب ثم يذكر مرات
ويدعو ثم يشتغل بقرءة القرآن بالتامل
والاتعاظ والترتيل والاحتفاظ كانه يقرأ
على الله وكان الله يتكلم مع حاضر القلب
داعيا مصفيا متادبا متخشعا ويقرأ مقدار
حزب او حزبين ولا يكون فى قيد الاكثار
بل فى قيد الاتعاظ والاعتبار فرب قارى
القرآن والقرآن يلعنه لانه لا يصحح
الحروف ولا يراعى الوقوف ولا يتعظ بمواعظ
ولا يتفكر فى امثاله و مزاجره



قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے
تو وراک کریگا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم
اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم بحيث
لا يخطر فى قلبى سواك پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
الله نور السموات والارض بكل شئ عليم
تک دوسری مین اذن الله ان ترفع بغير
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کیساتھ اور حفاظت وادب کے ساتھ
اس طور کہ گویا اللہ تعالےٰ کے آگے پڑھ
رہا ہون اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے
دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سیارہ
یا دو سیارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
کرے بلکہ نصیحت وعبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے
ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلئے کہ وہ حروف
صحیح نہیں کرتے اور نہ وقفوں کی رعایت کرتے ہیں اور نہ
عبرت پکڑتے ہیں اور نہ اسکی مثلون میں اور نہ زجرون

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوة الضحى
ركعتين او اربعا يقرأ فيها بعد الفاتحة
والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما و
السورتين قبلهما والشمس والليل و
يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا
اليه لتعليم يخلص النية ويخلص من
شوائب النفس ويعلم الله من العلوم
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه
وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب
والسنة من الاصطلاحات ايضا
قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد
مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى
السلطان نعوذ بالله من الخذلان في الحرمان
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي
تقدمت وبالوصف الذي ذكر من
الادب كما ذكرنا ينام قيلولة عونا على
قيام الليل فاذا استيقظ واستوى
وصلى ركعتين شكرا لله تعالى ويشتغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت
يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد
شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما
بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت
پڑھے دو یا چار رکعتیں انمیں الحمد کے بعد والضحی
والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو ان دو سورتوں
جو اُن سے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے
الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے پھر لوگ اُس
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص
کرے اور نفس کی آلودگیوں سے پاک ہوں اور
اللہ کیواسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہوچکا
ہے اور جو ہو ذکی قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحیں
نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد
نہ ہو کہ اپنے ہمسروں پر فخر کرے اور جس سے بادشاہ
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان و الحرمان
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اُس نیت سے
اور اُس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی تو سو
رہے قیلولہ کرے کہ رات کو جاگنے میں مدد ملے
پھر جب جاگے اُٹھے تو وضو کرے اور دو رکعتیں
شکرانہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہاں
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب ڈھل
ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھی
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن
میں پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک
سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ
آیۃ الکرسی پھر پڑھے

سنة الظهر اربعا ثم يصلی الفرض
بالجماعة ثم يصلی السنة ركعتين ثم
يصلی ركعتين اخريين ثم اذا كان له
مهم معيشتي او مطالعة او كتابة يشتغل به
الى العصر ثم يصلی سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلی الفرض مع الجماعة
ثم يقرأ الحزب المعمول من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى
وقت الغروب وان فرغ والشمس بعد ها
بعد يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلی
المغرب بالجماعة ويصلی ركعتي السنة
ثم يصلی ركعتين لبقاء الايمان يقرأ
في كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسي
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين
كل واحدة مرة ثم اذا سلم يصلی على
النبي صلى الله عليه واله وسلم عشر
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات
اللهم اني استودعك ديني فاحفظه علي
في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته
الله تعالى على الايمان ويامنه من النزع
والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله
سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل
فيما بين العشائين بالمطالعة او التكرار
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه
يكدر القلب ويذهب بنضارة الوقت

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کیساتھ
پھر دو رکعتین سنت پڑھے۔ پھر دو رکعتین
نفل پڑھے۔ پھر جو اس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو
اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر چار
سنت عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت
سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا اله الا الله سے جیسے ہم ذکر
کرچکے ہیں غروب آفتاب تک۔ اور جو پہلے
فارغ ہو جاوے تو مشغول ہو تسبیح واستغفار سے
پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر دو
رکعتیں بقاء ایمان کیواسطے پڑھے ان میں الحمد
کے بعد آیة الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں میں اور
قل ہو اللہ احد اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونو
رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف
پھر تین بار یہ دعا مانگے اللهم انی
استودعك دینی فاحفظه علی
فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔ تاکہ
ثابت رکھے اسکے تئیں الله تعالی اوپر ایمان کے اور امن
میں رکھے جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی
افادہ فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے
پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب
سے عشاء تک یا تکرار علم میں اور کلام نہ کرے
اسوقت میں کہ اسوقت میں بات کرنیسے
قلب مکدر ہوتا ہے اور تر و تازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

فلا يصفو الى آخر الليل وكذا فيما بعد العشاء
الآخر لا يتكلم البتة الا اذا عرض عارض
شرعي فذالك لا يضره اذا كان مقتصرا على
قدر الحاجة وان لم يكن طالب العلم
فالاولى له الاشتغال بذكر لا اله الا الله
على الوصف الذي تعلم فان الذكر في
هذا الوقت يصفي قلبه عما طرء عليه من
امور الطبيعة في النهار فليهيئا بالصفاء
للحضور فيما يعمل بالليل ثم يصلي سنة
العشاء اربعا ثم يصلي الفرض بالجماعة
ثم يصلي اربعا للسنة وان شاء ركعتين
ثم اعاد الى منزله يصلي اربع ركعات
بسلام واحد يقرء بعد الفاتحة في
الاولى آية الكرسي في الثانية آمن
الرسول الى آخره وفي الثالثة اول سورة الحديد
الى عليم بذات الصدور وفي الرابعة آخر
سورة الحشر من لو انزلنا ثم يشتغل
بالذكر ويراعي الوظيفة على ما شاهد
اعني يقرأ سورة الفاتحة ثلاث مرات
ثم يشتغل بالذكر مع الفقراء ان كانوا
والا وحده ثم اذا وجد قلبه الحظ و
مل النفس يراقب المذكور ثم اذا تحركت
الخواطر يدعو الدعاء المذكور ويشتغل
بالصلوة على النبي صلى الله
عليه وآله وسلم مائة مرة ثم يصلي

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر
شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہو تو اس کو
بھی اولا ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب
کو صاف کرتا ہے امور طبیعیہ سے جو دن میں
گذرے ہیں۔ تو آمادہ ہو جائے صفا کیساتھ واسطے
حضور کے جو عمل شب کو کریگا۔ پھر چار سنتین عشا
کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے۔ پھر چار
سنتین اور چاہے دو سنتین پھر جب اپنے
مکان کو پھر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری
میں آمن الرسول آخر سورۃ تک اور تیسری میں
اول سورۃ حدید سے علیم بذات الصدور تک
اور چوتھی میں آخر سورۃ حشر کا لو انزلنا سے
پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی
جیسا مشاہدہ کیا ہے۔ یعنی سورۃ فاتحہ تین بار
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقراء کے
جو ہوں نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جس وقت
اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ
مذکور کرے پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایک سو مرتبہ
درود شریف پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

على جبرئيل وميكائيل واسرافيل
وعزرائيل وحملة العرش والملائكة
المقربين وعلى جميع الانبياء و
المرسلين ثلث مرات على ما رأى
فى مجالس الفقراء ثم يستغفر الله سبعين
مرة يلاحظ فى الاستغفار فتراته وغفلاته
اليومية والليلية ثم يدعو ويقرأ شيئا
من القرآن لوالديه ثم لشيخه والاستاذ
ثم لاصحابه واخوانه ويبرح ارواح المومنين
والمومنات تكبيرا ثم يصلى على النبى
صلى الله عليه وآله وسلم على
ما يرى من الفقراء ثم اذا كان طالب العلم
وكان الفضل شيئا يشتغل بالمطالعة
الى غلبة النوم وان كان سالكا يشتغل
بذكر لا اله الا الله الى غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا يدفعه الآن لانه يضره
فى تهجده ينام بنية العون على العبادة
والايفاء لحق النفس حاضرا بقلبه ناظرا
الى نظر الله تعالى اليه مستحييا منه
ان يمد رجليه بين يديه عاجلا
نفسه كانها تموت مسلما روحه الى
الله تعالى ممتثلا امره تعالى قم
الليل الا قليلا ويقرأ آية الكرسى و
آمن الرسول واخر سورة الكهف من ان
الذين امنوا وعملوا الصالحات

جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء مرسلین
پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقراء
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی اور رات کی پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے
والدین اور پیر واستاد اور اپنے یاروں اور
بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کی روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقراء سے پھر جو ہو
طالب علم تو نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا اله الا الله میں مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب نیند غلبہ کرے نیند
تو اسکو دفع نہ کرے نہیں تو تہجد کو ضرر کریگی سو
رہے نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کی حاضر ہو دل سے اور الله
تعالیٰ کے نظر کرنے کو دیکھتا ہو اور اس سے
شرماتا ہو کہ اس کے سامنے پانوں پھیلاتا ہے
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اسکا حکم بجا لاتا ہے کہ
قم اللیل الا قلیلا اور پڑھے آیۃ الکرسی
اور آمن الرسول اور آخر سورہ کہف ان
الذین امنوا وعملوا الصالحات سے

گلدستہ آسیہ میلاد شریف میں نثر فصیح وسلیس
نظم دلکش معہ چند معجزات رسول صلعم قیمت تین آنہ

ويتشهد ويقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في الحالتين ناويا ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا ايقظه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفره ويتوضأ
ويصلي ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان
بحين يرى بفضل الله تعالى ومنته عليه
ان ايقظه في وقت يقدر على ان يصلي فيه
حق التهجد فليبتدئ بالركعتين الخفيفتين
باية الكرسي وامن الرسول ثم يسبح الله خطرا
ويذكره خطرا ويصلي على النبي صلى الله
عليه واله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرأ فيهما سورتي السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر او سورة الحديد او اي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم
يصلي اخريين بسورة طه تماما او بعضها ثم يوتر
بسبح اسم وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد
ويجمع في دعاء القنوت بين قول الحنفية و
الشافعية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه واله
وسلم ثم يشتغل بالذكر على ما نعلمه الى السحر الاولى

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک
اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ
اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اس
کے ارادہ میں ہو کہ اٹھیگا اور کہیگا اللھم
ایقظنی فی احب الاوقات الیک
واشغلنی بطاعتک فیہ پھر جب اسکو
بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا
والیہ البعث والنشور اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے اور وضو کرے اور دو
رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو ہلکی رکعتیں پڑھے آیۃ الکرسی اور آمن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور ذکر
کرے کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتیں پڑھے بڑی دونوں میں سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ
یٰس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جونسی سورۃ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے
سورہ ملک اور سورہ مزمل پھر دو اور رکعتیں
سورہ طٰہٰ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور
قل یا ایہا الکفرون و قل ہو اللہ اور جمع کرے دعا
قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو جاتا ہے اول سحر تک

وهو السدس الباقي من الليل ثم يستغفر الله لنفسه ولوالديه ولجميع المومنين و المومنات والمسلمين والمسلمات والاحياء منهم والاموات فيكون موفيا بهذا الاستغفار جميع حقوق المومنين و المومنات ثم اذا قرب الصبح يدعو بدعوات يليق باصحاب المحبة وارباب الهمم العلية فان ذلك الوقت وقت خاص يستجاب فيه الدعوات فيدعو بما يلهمه الله تعالى بمقتضى مقامه ويحترز طالب الحق في الادعية عن الطلبات الدنيئة جدا والدعاء لامتثال امره اذ قال ادعوني استجب لكم وللتمكن واظهار الذلة و الافتقار اذ قال بمقتضى كرمه وجوده على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم من لم يسأل الله من فضله غضب عليه والا فكرمه ولطفه كاف وجوده وغناه واف وجدنا ولم نك شيئا واسبغ علينا نعمه ظاهرة و باطنة من غير استحقاق ولا سابقة خدمة وطاعة فهو الآن يمن علينا وفي الآتي يمن علينا ان شاء الله تعالى بفضله وكرمه ولكن



اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے مغفرت چاہے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمین و مسلمات زندہ اور اموات کیواسطے تو ادا ہو جاتے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین و مومنات کے پھر جب صبح قریب ہو تو دعائے ایسی جو لائق ہو اصحاب محبت اور عالی ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا کے قبول کا ہوتا ہے۔ تو دعا کرے وہ جو اللہ کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام کے اور طالب حق کو چاہیے دعائیں بچے ایسی دعاؤں سے جو کمینہ ہیں بہت اور دعا اس کے فرمان بجالانے کے واسطے ہے کہ اس نے فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم اور واسطے تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنیکو کیونکہ اس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص سے خدا غصہ ہوتا ہے۔ اور نہیں تو اسکا لطف و کرم کافی ہے۔ اور اس کی بخشش و غنا وافی ہے ہم کو ہست کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر بڑی نعمتیں ظاہر و باطن کی فراخ کیں ہمارا کچھ استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت و عبادت کا اب بھی اسکا ہم پر احسان ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالی بفضلہ و کرمہ۔ لیکن اس کی

مقتضى حكمته ان يتعبد بالطاعات
وعبادات واذكار وادعية واستغفار
ليزيد بالفضل من فضله ومن ظهر
عليه اسرار صفاته الازلية الابدية
عرف ان الامور التي وقعت في [illegible]
وفي جميع الكائنات والاوامر والنواهي
التي صدرت في التعبدات هي مقتضيا
الصفات الثابتة للذات ازلا وابدا
فلا يطلب الحجة والبرهان واظهر
التسليم والاذعان يصل ان شاء الله
تعالى الى مراتب كمال الايمان [illegible]
والعرفان ثم [illegible]
يفعل ونقول [illegible]
على التوفيق [illegible]
اسبت اشهر انها [illegible]
آن شيخ امير سيد [illegible]
تربيت آنها خرقه كبروية [illegible]
نقشبند لبس هذه الخرقة [illegible]
الشيخ ابي طاهر وهو لبسها من ابيه
بلباسه من الشيخ احمد القشاشي بلباسه لها
من الشيخ احمد الشناوي بلباسه لها من
ابيه من [illegible] بلباسه لها من الشيخ
عبد الوهاب الشعراني بلباسه لها من
شيخ الاسلام زين الدين زكريا بلباسه
لها من الشمس محمد بن عمر الواسطي

حکمت کا مقتضا ہے کہ اُس کی طاعات اور عبادات
کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہم کو
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر
ہوئے اسرار اُس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے
وہ جانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور
ہوتے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں
اور جو اوامر اور نہی صادر ہوئے عبادات
میں وہ مقتضا ہے اُس کی صفات کا جو
اُس کی ذات کے واسطے ہیں ازلًا اور ابدًا
[illegible] اور [illegible] نہیں طلب کرتا اور تسلیم
[illegible] انشاء اللہ مراتب کمال
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بہت مشہور
[illegible] ہمدانی
کا [illegible] ہے اور بیعت اور اُن کا خرقہ کبرویہ
ہے خواجہ نقشبند کی بیعت سے اس فقیر نے
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے
اور انہوں نے لیے اپنے باپ سے انہوں
نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے شیخ احمد
شناوی سے انہوں نے اپنے والد کے ہاتھ
سے انہوں نے اُن کے دادا شیخ عبد الوہاب
شعرانی سے انہوں نے شیخ الاسلام زین الدین
زکریا سے انہوں نے شمس محمد بن عمر واسطی سے

عن ابی العباس احمد الزاهد وهو من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن الشرقی وهو من احمد الرودباری وهو من رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف بلالا وهو من المحمد البغدادی وهو من الشیخ نجم الدین الکبری وایضا لبسها الشیخ ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراہیم الکردی من القشاشی من الشناوی من السید غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن بن مسعود الکازرونی عن الحافظ نور الدین احمد الطاؤسی قال البستها تبرکا من المحقق الشریف السید علی الجرجانی وهو من خواجہ علاؤ الدین العطار سمرقندی وهو من خواجہ بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد مولانا وهو من الشیخ باباکمال الحیدری وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری وایضاً اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ عن الشیخ ادم البنوری عن الشیخ احمد السرہندی عن الشیخ یعقوب الصرفی الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی عن الشیخ شاہ علی بید اوزی

اُنہوں نے ابوالعباس احمد زاہد سے اور اُنہوں نے شہاب دمشقی سے اُنھوں نے عبدالرحمٰن شرقی سے اُنہوں نے احمد رودباری سے اُنہوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے جو لالا مشہور ہیں اُنھوں نے محمد بغدادی سے اُنہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز شیخ ابوطاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اُنہوں نے قشاشی سے اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی نزیل مدینہ مشرفہ سے اُنہوں نے شیخ تاج الدین عبدالرحمٰن بن مسعود گازرونی سے اُنہوں نے حافظ نورالدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا میں نے تبرکاً محقق شریف سید علی جرجانی سے اُنہوں نے خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اُنہوں نے خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اُنہوں نے شیخ سلطان الدین سے اُنہوں نے شیخ احمد مولانا سے اُنہوں نے شیخ باباکمال حیدری سے اُنہوں نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری سے اور نیز اس فقیر نے یہ طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے اُنہوں نے سید عبداللہ سے اُنہوں نے شیخ آدم بنوری سے اُنہوں نے شیخ احمد سرہندی سے اُنہوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری سے اُنہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے اُنہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اُنہوں نے شاہ علی بیداوزی سے

عن الشيخ رشيد الدين محمد بيدا وازي
عن السيد عبد الله برزش آبادي عن الشيخ اسحق
الختلاني عن الامير سيد علي الهمداني ثم
الامير السيد علي الهمداني اخذ الطريقة عن
الشيخ شرف الدين محمود بن عبد الله المزدقاني
والشيخ تقي الدين علي الدوستي السمناني كلاهما
عن الشيخ علاء الدولة احمد بن محمد السمناني عن
الشيخ نور الدين عبد الرحمن الكسرفني
الاسفرائني عن الشيخ جمال الدين احمد
الجوزفاني عن الشيخ رضي الدين علي لالا
عن الشيخ نجم الدين الكبرى ثم الشيخ
المقتدى نجم الحق والدين ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمي الخيوقي المشتهر
بالكبرى الموصوف بشيخ ولي تراش له
جهتان احدهما انه صحب ولبس الخرقة
تبركا واخذ الطريقة عن الشيخ عمار بن ياسر
عن الشيخ ابي النجيب عبد القاهر [illegible]
السهروردي عن ابيه عن عمه عمر بن محمد
عن ابيه محمد بن عمويه عن احمد بن اليسار
عن ممشاد الدينوري عن ابي القاسم الجنيد بسنده
المذكور والثانية انه صحب ولبس خرقة
الاصل واخذ الطريقة عن الشيخ اسمعيل
القصري وهو من الشيخ محمد بن المالكيل وهو
من الشيخ داؤد بن محمد المعروف بخادم الفقراء
وهو من الشيخ ابي العباس بن ادريس وهو

اُنہوں نے شیخ رشید الدین محمد بیدا وازی سے
اُنھوں نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے
اُنہوں نے شیخ اسحق ختلانی سے اُنہوں
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ
مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے۔ اور اُن دونوں نے شیخ علاء الدولہ احمد
بن محمد سمنانی سے اُنہوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمن
کسرفنی اسفرائنی سے اُنہوں نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے اُنہوں نے شیخ رضی الدین لالا سے
اُنہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف بہ کبری مشہور بہ شیخ ولی تراش کو
دو جہتوں سے ہے۔ ایک تو اُنہوں نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اُنہوں نے شیخ ابو النجیب عبد القاہر بن
عبد اللہ سہروردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے
اُنہوں نے اپنے چچا عمر ابن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد
محمد بن عمویہ سے اُنہوں نے احمد بن یسار سے
اُنہوں نے ممشاد دینوری سے اُنہوں نے ابو القاسم
جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ
کہ اُنہوں نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ
حاصل کیا شیخ اسمعیل قصری سے اُنہوں نے محمد بن مالکیل
سے اُنہوں نے شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقرا سے
اور اُنہوں نے شیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اُنہوں نے

بن الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
ھو من الشیخ ابی یعقوب النہرجوری وھو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وھو من
الشیخ عبد الواحد بن زید وھو من الشیخ
کمیل بن زیاد وھو من سیدنا علی رضی
اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارھم ورحمنا
بھم آمین - طاوسی نسبت ابی طاوس
التابعی المشہور کسروفی بفتح کاف
وکسر سین مہملہ وفا و نون معرب
جوربان بضم جیم وسکون واو ورای
مہملہ و بای مجمیہ ابوالجناب بفتح جیم
وتشدید نون و بای موحدہ خیوقی بکسر
خای معجمہ وسکون یای تحتیہ وفتح واو
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مہملہ وکسر رای مہملہ شیخ نجم الدین
کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیدہ است مراد بخرقہ اصل آنست
کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناۃ تحتیہ کاتب حروف گوید در بعض
مانکیل بجای لام یافتہ می شود نہرجوری بفتح
نون وسکون ہا وفتح را مہملہ وضم جیم و
سکون واو وکسر را مہملہ و یای تحتیہ سوسی بواو
میان دو سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور
منسوب بسوس شہرے ست بمغرب

شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے - اور اُنھوں
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور اُنھوں
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور اُنھوں نے
شیخ عبدالواحد بن زید سے اور اُنھوں نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور اُنھوں نے سیدنا علی سے
رضی اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارھم و رحمنا
بھم آمین - طاوسی نسبت طاوس تابعی مشہور
ہیں - کسروفی بفتح کاف وکسر سین مہملہ وفاو نون
ہے - جوربان بضم جیم وسکون واو ورائے
مہملہ وبائے مجمیہ ہے - ابوالجناب بفتح جیم وتشدید
نون وبائے موحدہ ہے - خیوقی بکسر خائے
معجمہ وسکون یائے تحتیہ وفتح واو وکسر قاف
ہے - قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر
رائے مہملہ ہے - شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ
اصل شیخ اسمٰعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے نہ ہو - محمد بن مالکیل بسکون
لام وکسر کاف وسکون یائے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے - کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخوں
میں مانکیل یعنی نون بجائے لام اول کے لکھا ہوا
ہے - نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح
رائے مہملہ وضم جیم وسکون واو وکسر رائے
مہملہ ویائے تحتیہ ہے - سوسی بواو میان دو
سین مہملہ اول مضموم وثانی مکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر [illegible]

یا شہرے سوس نام کہ در وے قبر دانیال پیغمبر است شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررۃ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل ست بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مستفیض فرمودہ است کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید امیر المومنین علی را کرم اللہ وجہہ وتمام این سلسلہ را ذکر کردہ است قلت والمحققون من اھل الحدیث ینکرون ھذا الاتصال من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم یزالو ینسبونہ الی ابی القاسم الجنید البغدادی ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السیابی الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عطاء اللہ الاکبرابادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز الدھلوی انہ قال منقول است از حضرت ابا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد اثبات سلسلہ کامل المحقق الربانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز آنست کہ چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز سنت بامداد بگزارد وچون سلام بدہد این تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ نقل است از حضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند کہ در آن وقت کہ بسراندیپ بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمیں قبر دانیال پیغمبر کی شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہمیشہ نسبت اسکی کرتے ہیں ابو القاسم جنید بغدادی تک اور جو انکے طبقہ میں ہیں واللہ اعلم خبر دی مجھکو حضرت والد نے اجازت کی کہا خبر دی مجھکو شیخ عطاء اللہ اکبرابادی اجازت کی اپنے والد کے دادا شیخ عبد العزیز دہلوی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے حضرت ابا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ سے کہ کیفیت اوراد اور اوثبات سلسلہ کامل المحقق ربانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز سنت فجر پڑہے جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ نقل ہے ان حضرت سے کہ اپنے منشیات میں لکھا ہے کہ جب میں سراندیپ میں واسطے زیارت قدم گاہ

در اوقات

آدم صفی علیہ السلام رسیدم چون نزدیک آن قدم گاہ رسیدم سحرگاہ واقعہ عظیم شد کہ جمع کثیر از مشائخ کبار دیدم این درویش آمدند و یکے ازان جملہ شیخ نجم الدین کبری بود قدس سرہ العزیز در آنحالت از شیخ سوال کردم از اذکار کدام افضل تر است کہ بمواظبت آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ اخبار واردہ و احادیث صحیحہ نظر کردم آن عظمتے کہ درین تسبیح یافتم در ہیچکدام نیافتم چون بخود باز آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن وھما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بامداد صد بار این تسبیح بگوید وبروی ہیچ گناہ نماند واین از وصایائے مشائخ است کہ ہر کہ مداومت نماید برکت وصفائی آنرا مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند **ایضاً** این دعا را کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان سنت و فریضہ بامداد بخواند اللھم انی اسئلک رحمۃ تا آخر بخواند بعدہ فریضہ نماز بامداد بگزارد چون سلام دہد باوراد فتحیہ خواندن مشغول شود

آدم صفی علیہ السلام کے گیا جب ویکے قدمگاہ کے پہونچا صبحکو واقعہ عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشائخ کبار اس درویش کے دیکھنے کو آئے ہیں انمیں ایک شیخ نجم الدین کبری بھی تھے قدس اللہ سرہ العزیز میں نے اس حال میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں نے غور سے دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی. کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن وھما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی میں لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ صبحکو یہ تسبیح پڑھے اسکا کوئی گناہ نہ رہے اور یہ مشائخ کے وصایا میں سے ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا **ایضاً** اس دعا کو جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللھم انی اسئلک رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو

که از تبرکات انفاس هزار و چهار صد ولی کامل
جمع شده است و فتح هر یک از آن در کلمه بوده
است هر که از سر حضور ملازمت نماید برکت و
صفائی آن مشاهده خواهد نمود و از ولایت
هزار و چهار صد ولی نصیب یابد و الله ولی
التوفیق اکنون اگر فضائل و خواص این اوراد
گفته شد بتطویل انجامد چراکه آن حضرت در مدت
عمر خود معمورهٔ عالم را سه نوبت سیر کرده اند هزار و چهار
صد ولی کامل را یافته اند و چهار صد از ایشان در یک
مجلس سلطان محمد خدابنده دیده اند و از هر ولی در وقت
وداع دعائے و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعها را بر جامه خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بے اختیار بر زبان ایشان جاری
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول
است از همان حضرت که چون دوازدهم بار بزیارت
کعبه رفتم بمسجد اقصی رسیدم حضرت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم را در خواب دیدم که تشریف
این درویش آوردند بر خاستم پیش رفتم و سلام
بگفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آوردند و این درویش را فرمود که خذ هذه
الفتحیه یعنی بگیر این فتحیه را چون از دست
مبارک حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس - [illegible]

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی تبرک کلام سے
جمع ہوئے ہے اور فتح ہر ایک کی انہیں سے ایک کلمہ
میں ہوئی ہے جو حضور کی کیساتھ اسکے پڑھنے پر لازم کرے
لے اسکی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا اور
ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائیگا واللہ
ولی التوفیق اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد
کے بیان کیئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے اسواسطے
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورہ عالم
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو ولی کامل سے
ملے ہیں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں
سلطان محمد خدا کے بندے نے دیکھا ہے اور ہر ولی
سے رخصت کیوقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے
اور ان رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان دعاؤں کو
اور ذکروں کو جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے
جمع کیا ہے یہ اوراد ہوگیا ہے منقول ہے انھیں حضرت سے
کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصی میں پہونچا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کیطرف
تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام
کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور
اس درویش سے فرمایا کہ خذ هذه الفتحیة یعنی
اس فتحیہ کو لے جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دست مبارک سے

[1] حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف جسمیں شاہ صاحب نے وہ تمام حدیثیں جمع
کی ہیں جو حضور صلعم نے خلفاء اربعہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے فضائل میں فرمائی ہیں [illegible]

کرختم و آن ورد ختم ہمیں اوراد بود ند بدین اشارت

این را فتحیہ نام کردہ شد واللہ الہادی

الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیة

بتمامہا و جدت بخط سیدی الوالد

قدس سرہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب

برخیزد و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید

در ہر رکعت بعد فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بعد

از سلام ہزار بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد ازان ہزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی

بلطفک الخفی بعدہ ہزار بار و یکبار یا بدوح بخواند

و سر بگریبان فرو برد و مراقبہ کند ببیند از عالم غیب

چہ چیز مشاہدہ می شود بعد از فراغ دوگانہ ثواب

امیر سید علی ہمدانی بخواند۔ انتہی

## فصل

اما طریقہ مدنیہ را شعب بسیار است و اشہر آنہا در مغرب

شعبہ مغاربیہ است و در حضرموت شعبہ عیدروسیہ از جہت

سید عبد اللہ عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط بہر یکے

واقع شدہ اخذ کردم این طریق را از شیخ ابو طاہر

عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ

عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسی

المغربی عن شیخہ سعید بن ابراہیم

الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ عن الشیخ

المحقق سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد

بن ابو بکر الحاجی عن شیخ الاسلام العارف باللہ

سیدی ابراہیم التازی عن شیخ الطریقة

سے اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اِس اشارہ

سے انکا نام فتحیہ رکھا گیا۔ واللہ الہادی

الی صراط مستقیم پس ذکر اوراد فتحیہ کا

تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا

ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا۔ اول

آدھی رات کو اُٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت

نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ دفعہ

سورۂ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن

الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یا خفی الالطاف

ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک

مرتبہ یا بدوح اور سر گریبان میں جھکائے اور مراقبہ

کرے دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب

اس سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی

ہمدانی کو بخشے۔ انتہی

## فصل

طریقہ مدنیہ کے شعبے بہت ہیں اُن میں بہت مشہور

مغرب میں شعبہ مغاربیہ ہے اور حضرموت میں شعبہ

عیدروسیہ ہے۔ سید عبد اللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس

فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ

کو شیخ ابو طاہر سے انہوں نے دو شیخوں حرم مکے سے

شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے انہوں نے شیخ

عیسی مغربی سے انہوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری

مفتی عرف قدورہ سے انہوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے

انہوں نے ولی کامل احمد حاجی ابو بکر سے انہوں نے شیخ الاسلام عارف

باللہ سیدی ابراہیم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزواوی عن
الشیخ معمر محمد بن مخلص عن الشیخ
مغلطای بن قلیج عن ابی عبد اللہ الحریان
عن والدہ الشیخ جماعۃ الطویل النامدی عن
شریف ابی محمد الناجوری عن القطب
ابی محمد صالح عن قطب الطریقۃ الشیخ
ابی محمد بن المغربی۔ ایضًا اخذ کرد ابن فقیر طریقہ
را از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی
عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
السید عبد اللہ بن علوی الحداد عن جدہ
ابیہ عن السید عبد اللہ بن علوی الحداد
وانتسابہ فی الطریقۃ الی السید محمد
بن علوی نزیل مکۃ عن السید عبد اللہ
بن علی صاحب الوہط عن السید عبد اللہ
العیدروس المقبور باحمد آباد عن والدہ
السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید
ابی بکر العیدروس صاحب عدن
عن ابیہ القطب السید عفیف
الدین عبد اللہ العیدروس الکبیر
الذی ینسب الیہ الشعب العید
روسیہ عن عمہ السید عمر المحضار
عن والدہ السید عبد الرحمن بن
محمد السقاف عن ابیہ محمد بن علی مولیٰ
الدویلۃ عن ابیہ علی بن علوی
عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسیٰ زواوی سے انہوں نے
شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغلطائی
بن قلیج سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد حریان سے
انہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
سے انہوں نے شریف ابومحمد ناجوری سے انہوں
نے قطب ابومحمد صالح سے انہوں نے قطب الطریقہ
شیخ ابومحمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
اس فقیر نے شیخ ابوطاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخلی
مکی سے انہوں نے سید عبدالرحمن بن علی باعلوی
شاگرد سید عبداللہ بن علوی حداد اپنے دادا سے انہوں
نے سید عبداللہ احمد بن علوی حداد سے اور انکی نسبت طریقہ
میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں
نے سید عبداللہ بن علی صاحب الوہط سے انہوں نے شیخ
بن عبداللہ عیدروس سے جنکی قبر احمدآباد میں ہے انہوں نے
اپنے والد سید عبداللہ بن شیخ سے انہوں نے اپنے چچا
سید ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے انہوں
نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبداللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف
نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہوں
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
اپنے والد سید عبدالرحمن بن محمد سقاف
سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولیٰ
دویلہ سے۔ انہوں نے اپنے والد علی بن
علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی
بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

محمد بن علی وهو جد آل ساده باعلوی
عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطة رجلین
الشیخ عبد الله الصالح المغربی والشیخ عبد الرحمن
المقعد المغربی وکان الشیخ ابو مدین ارسل
الشیخ عبد الرحمن لیلبس الفقیه المقدم محمد
بن علی فمرض بمکة فارسل الشیخ عبد الله الی
حضرموت فالبسه الخرقة ثم الشیخ المقعد
ابو مدین شعیب بن حسن المغربی اخذ
الطریقة ولبس الخرقة عن شیخه ابی یعزا
عن الشیخ علی بن حرزهم عن الفقیه الحافظ
القاضی ابی بکر محمد بن عبد الله بن محمد
المعافری المعروف بابی بکر بن العربی
الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجة الاسلام
ابی حامد محمد الغزالی عن امام
الحرمین عبد الملک عن والده الشیخ
ابی محمد عبد الله بن یوسف الجوینی
عن الشیخ العالم العارف ابی طالب
المکی محمد بن علی بن عطیة الحارثی عن
ابی بکر دلف بن جحدر الشبلی عن السید
الطائفة ابی القاسم جنید
البغدادی ولمحمد بن علی الفقیه المقدم
طریقة اخری هی طریقة الآباء
والجدود وهی انه اخذ عن ابیه
علی وهو اخذ عن والده
محمد صاحب مرباط عن ابیه

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہیں آل سادہ باعلوی
کے اُنھون نے شیخ ابو مدین مغربی سے
بواسطہ دو شخصون کے ایک شیخ عبد اللہ صالح
مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن مقعد مغربی اور
شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ
پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہوگئے
مکہ میں تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی
طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقعد ابو
ابو مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے اُنھون نے
شیخ علی بن علی حرزہم سے اُنھون نے فقیہ حافظ
قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معافری عرف
ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اُنھون نے
امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اُنھون
نے امام الحرمین عبد الملک سے اُنھون نے
اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف
جوینی سے اُنھون نے شیخ عالم عارف ابو
طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے
اُنھون نے ابو بکر دلف بن جحدر شبلی سے
اُنھون نے سید طائفہ ابو القاسم جنید
بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی
واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُنھون نے طریقہ
اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اُنھون نے اپنے
والد محمد صاحب مرباط سے اُنھون نے اپنے والد

علی خالع قثم عن ابیه علوی عن ابیه محمد
عن ابیه علوی عن ابیه عبید الله عن والده
المهاجر الی الله احمد عن ابیه عیسی عن ابیه
محمد عن ابیه علی العریضی عن ابیه الامام جعفر
الصادق وکذالک لابی مدین طریقة اخری
ترجع الی النوری وهی ان الشیخ ابا مدین اخذ
الطریقة عن الشیخ ابی یعزی بلنور وهو
عن الشیخ ابی شعیب ایوب الساریة
بن سعید الصنهاجی وهو عن الشیخ
عبد الجلیل وهو عن الشیخ ابی الفضل
الجوهری وهو عن والده ابی عبد الله
الحسین الجوهری وهو عن الشیخ
ابی الحسین النوری المعروف
بابن البغوی رفیق الجنید وهما
عن السری وایضاً البس الشیخ ابو
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی
عن الشافعی عن الشبلی عن الجنید
وکذالک للامام حجة الاسلام طریقة
اخری من جهة ابی علی الفارمدی
وکذالک لابی طالب المکی طریقة اخری
علیها اعتمد صاحب النفحات وهی
انه اخذ الطریقة عن ابی الحسن
محمد بن ابی عبد الله احمد عن ابیه
ابی عبد الله احمد بن سالم البصری

خالع قثم سے اُنہوں نے اپنے والد علوی سے
اُنہوں نے اپنے والد محمد سے اُنہوں نے اپنے
والد علوی سے اُنہوں نے اپنے والد عبید اللہ
سے اُنہوں نے اپنے والد مہاجر الی اللہ احمد سے اُنہوں
نے اپنے والد عیسی سے اُنہوں نے اپنے والد محمد
سے اُنہوں نے اپنے والد علی عریضی سے اُنہوں نے
اپنے والد امام جعفر صادق سے اور اسیطرح ابو مدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزا بنور سے اور اُنہوں نے
شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی
سے اُنہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اُنہوں نے
شیخ ابو الفضل جوہری سے اُنہوں نے اپنے والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے اُنہوں نے شیخ
ابو الحسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اُنہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابو مدین
نے امام ابو بکر طرطوسی سے اُنہوں نے شافعی سے
اُنہوں نے شبلی سے اُنہوں نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا دوسرا طریقہ ہے
جہت سے ابو علی فارمدی کے اور اسیطرح ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے جس پر اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ
اُنہوں نے اخذ کیا طریقہ ابو الحسن محمد بن ابو
عبد اللہ احمد بن سالم بصری سے

عن سهل بن عبد الله التستري
والشيخ ابوطالب المكي هو صاحب
كتاب قوة القلوب قالوا
لم يصنف في الاسلام مثله في
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب
هو اصل التصوف وكل ما صنف في السلوك
فهو مخرج على قوت القلوب مثل
الاحياء وغنية الطالبين والعوارف
واسنادي في كتاب قوت القلوب
الى اخذته اجازة عن الشيخ ابوطاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن الشيخ محمد بن
العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن
جميل الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي عن
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن
الشهاب احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحاق ابراهيم
التنوخي عن ابي العباس احمد بن
ابيطالب الحجازي عن عبد العزيز بن
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيى البرداني
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابيطالب
قال اخبرنا والدي ابوطالب المكي
فذكره مزيد بزائي معجمه امیله بفتح
الف وکسر میم وسکون تحتیه بعد آن
لام است کذا ضبطنا اللفظتین عن
ابی طاهر هو غنی بغین معجمه وفتح

اُنہوں نے سہل بن عبداللہ تستری سے اور شیخ
ابوطالب مکی ہیں۔ صاحب کتاب قوت القلوب
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں
اسکی مثل نہیں۔ دقایق طریقہ میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں
اس سے نکالی گئیں جیسے احیا و غنیۃ الطالبین
اور عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ
ہے کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے انہوں
نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اُنہوں نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے
انہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے اُنھوں
نے ابوالفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اُنھوں
نے ابواسحاق برہان تنوخی سے اُنہوں نے
ابوالعباس احمد بن ابوطالب حجازی سے
اُنہوں نے عبدالعزیز بن دلف سے اُنہوں
نے ابوالفتح محمد بن یحییٰ بردانی سے اُنھوں
نے ابوعلی محمد بن محمد بن عبدالعزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابوطالب
مکی نے پھر ذکر کیا۔ مزید بزائے معجمہ ہے
امیلہ بفتح الف وکسر میم وسکون تحتیہ بعد اسکے
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں
لفظ ابوطاہر سے ہو غنی بغین معجمہ و فتح

سلسلہ سند قوت القلوب

میم بنسبت بمراغه شهریست به آذربیجان فاروث
بوزن فاروق آخر آن مثلثه است قریه ایست
درمیان واسط و بصره قال الیافعی فی سنه
۶۲۸ ان الزواوی نسبته الی الزواوه
قبیله کبیرة ذات بطون وافخاذ
مسکنها اعمال اوسیقیه انتهی - وهط
بفتح واو وسکون ها آخر آن طاء مهمله است
دیهیست نزدیک عدن - عدن بفتحتین
شهریست از یمن بر ساحل بحر عتبروس
بتحتیه و مثناة از اسماء شهریست مشتق
از عترسه بمعنی اخذ بعنف و بشدت و آن
لقب شیخ عبد الله است ثم قیل
عیدروس فجعلت التاء دالا و
هو بعین مهملة ثم بیاء مثناة ساکنة
وبدال مهملة فراء مضمومة فواو
ساکنة فسین مهملة فضا مزبکسر المیم
وسکون الحاء المهملة وفتح الضاد
المعجمة آخره راء مهملة لقب بالحضار
لسرعة حضوره عند الاستغاثة به
سقاف بسین مفتوحة فقاف
مشددة مفتوحة آخره فاء لقب
بالقاف للمبالغة فی سرعة مولی
الدویلة یعنی صاحب الشهر
کهف المقدم یعنی هو مقدم التربة
در مقبره نخست او را زیارت می کنند بعد ازان سائر

میم بنسبت ہے مراغه کیطرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان میں فاروث بوزن فاروق آخر
میں ثا مثلثه ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہے یافعی نے ۶۲۸ھ میں کہ زواوی
نسبت ہے زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون وافخاذ ہے اور اسکا مسکن اعمال
اوسیقیہ ہے انتہی - وہط بفتح واو وسکون ہا
آخر اسکے طاء مہملہ ایک گانون ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن میں سے کنارہ
پر دریا کے عتبروس بتحتیہ اور مثناة شہر کے ناموں
میں سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
و بشدت کے اور وہ لقب شیخ عبد الله کا ہے
پھر بولنے لگے عیدروس تا دال ہوگئی ہے اور
وہ بعین مہملہ اور یاء مثناة ساکنہ اور دال مہملہ
اور راء مضموم پھر واو ساکن حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اسکے راء مہملہ لقب ہے
بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فریاد
کے - سقاف بسین مفتوح وقاف مشددہ
مفتوحہ آخر اسکے فا لقب ہے صیغہ مبالغہ
سے بیچ سرعت کے مولی الدویلہ یعنی صاحب
شہر کہف المقدم یعنی مقدم التربت مقبرہ میں
پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی
تحقیق الرؤیا عربی معہ ترجمہ اردو - اس رسالہ میں واسطے
خواب کے متعلق عجیب وغریب بحث کی ہے اور خواب کی ماہیت
اور تحقیق اس شرح وبسط سے کی ہے کہ آجتک دیکھنے میں نہیں آئی قیمت

سادات را لیس اور امقدم التربة گفته شد

ابومدين بفتح الميم وسكون الدال المهملة
وبفتح التحتية آخره نون ابو لعيز بالفتح التحتانية
والعين المهملة والزاء المعجمة حرزهم بكسر حاء
المهملة وسكون الراء المهملة وكسر الزاء المعجمة
آخره ضمير الجمع المذكر معافرى بفتح الميم والعين
المهملة وبعد الالف فاء مكسورة ثم
راء مهملة غزاله بفتح الغين
المعجمة وتخفيف الزاء المعجمة قرية
من مضافات طوس جوبني بضم الجيم
وفتح الواو وسكون التحتية بعدها
نون فياء النسبة نسبة الى جوين
ناحية كبيرة من نواحي نيشابور
ابو طالب محمد بن عطية الحارثي عطية
بفتح عين مهملة وكسر طاء مهملة
وياء مثناة تحتانية حارثي بحاء
وراء مهملتين وثاء مثلثة
دلف بضم الدال المهملة وفتح اللام
آخره فا مجدر بفتح جيم وسكون حاء مهملة
وفتح دال مهملة وراء مهملة شبلي بكسر
الشين المعجمة وسكون الموحدة بعدها لام
نسبة الى شبلة قرية من قرى....
استرشنة بضم الهمزة وسكون السين
المهملة وضم الراء المهملة وفتح الشين المعجمة
وفتح النون بعدها هاء ساكنة بلدة عظيمة

سادات کی ہیں اسلئے اسکو مقدم التربۃ کہتے ہیں
ابومدین بفتح میم وسکون دال مہملہ وفتح تحتیہ آخر
اُسکے نون ابو لعیز بالفتح تحتیہ وعین مہملہ وزاے معجمہ
حرزہم بکسر حاے مہملہ وسکون راے مہملہ وکسر زاے معجمہ
آخر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ و بعد
الف فاے مکسورہ پھر راے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زاے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوبنی بفتح جیم و بفتح واو وسکون تحتیہ
اُسکے بعد نون اور یاے نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیشاپور کے نواحی میں۔ ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی۔ عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طاء مہملہ و یاے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحاے وراے مہملتین وثاء مثلثہ
دلف بضم دال مہملہ وفتح لام
آخرہ فا مجدر بفتح جیم وسکون
حاء مہملہ وفتح دال مہملہ وراے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اُسکے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گاؤں ہے۔
اُسترشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم راے مہملہ وفتح شین معجمہ وفتح
نون بعد اُسکے ہاے ساکنہ ایک بہت بڑا
شہر ہے۔ تراکہ کلیمی حصہ اول و دوم
حمد و نعت و منقبت ہیں مروجہ اور مشہور
غزلین جو قوالی کا انتخاب ہیں قیمت ۱ر

دراء سمرقند من بلاد ما وراء النهر
صاحب مرباط ای مدینة ظفار
القدیمة لانه قطن بها في القاموس
مرباط کمحراب بلد بساحل الهند
خالع قسم اشترى ارضا بالشروت
الف دینار وسماها قسم باسم ارض
بالبصرة کانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قریة ثم انتقل
منها الی قریة اخری فقیل له
خالع قسم عریض مصغرا اسم
وادی قریب المدینة المشرفة
نسب الیها علی العریضی نقلنا
هذه السلسلة العیدروسیة
وضبط الکثر فیها من الاسماء المبهم عن
النفحات القدسیة في الخرقة العیدروسیة
للسید عبد القادر العیدروس وعن المشرع
المرودی فی آل باعلوی للسید محمد الشبلی
اخبرنا الشیخ ابو طاهر اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اجازنی بقراءة هذا الدعاء خلف کل
صلوة من الخمس السید عبد الرحمن بن علی
باعلوی تلمیذ السید عبد الله الحداد
وتوج انتهی عن شیخه السید عبد الرحمن
بن علوی الحداد باعلوی وهو هذا یا الله یا
لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلك
تالها الیك واستغراقا فیك وفنائك

سمرقند کے اسطرف یا ورار النہر کے
شہروں میں سے صاحب مرباط یعنی شہر ظفار قدیمہ
قاموس میں کہا ہے مرباط بروزن محراب
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم
نے خرید کی تھی ایک زمین بیس ہزار
دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا
جو بصرہ میں اُسکے کنبے کے لوگوں کے
زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پھر وہ
قریہ ہوگیا پھر منتقل ہوا اُس سے دوسرے قریہ کیطرف
تو لوگ کہنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے
اُسکی طرف منسوب ہیں علی عریضی ہمنے نقل
کیا یہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر
عیدروس کا اور ضبط اسمار مبہم کئے نفحات
قدوسیہ سے خرقہ میں عیدروسیہ سید عبد القادر
کے اور مشرع مرودی کے بیچ آل باعلوی
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے
انکو شیخ احمد نخلی نے انہوں نے کہا ہمکو اجازت
دی اس دعا کے پڑھنے کی پانچوں نمازوں کے
بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبد الله
حداد اور اُن کے دادا نے اپنے شیخ سید عبد الله
بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہ ہے۔
یا الله یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز
اسئلك تالها الیك واستغراقا فیك
وفناء بك

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا
طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان
واليقين وصلابة في الحق والدين و
عذابك يدوم ويتخلد وشرفا يبقى و
تيتا بدلا يخالطه تكبر ولا تعلو وارادة
فساد في الارض ولا علوا انك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد
ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة
غالبة في النصيحة والسلوك ناولني بعض
قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس
والعيدروسي قلت واخبرني جماعة من
سادة آل باعلوي منهم السيد عبد الله
بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوي
لم يزالوا طبقة بعد طبقة يوصون بقراءة
الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة
على اوراده فانهم مذهبهم في العقائد مذهب
اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه
مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك
القيام بما في الاحياء والله اعلم

## اما طريقة شاذليه پس این

فقیر خرقه پوشید از دست شیخ ابو طاهر از والد
خود شیخ ابراهیم کردی وهو عن الشیخ احمد
القشاشی وهو عن الشیخ احمد الشناوی
وهو اخذ عن جماعة منهم سیدی احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا
ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في
الايمان واليقين وصلابة في الحق
والدين وعذابك يدوم ويتخلد وشرفا
يبقى وتيتا بدلا يخالطه تكبر ولا تعلو وارادة
فساد في الارض ولا علوا انك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حداد کا ایک
دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت
کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک
ہے ان کے بعضے قصیدے مجھے لا کر
دئے ان کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس
و عیدروسی نے میں کہتا ہوں مجھکو خبر دی ایک
جماعت نے آل باعلوی کی ان میں سے
سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی
ہمیشہ ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں
احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اسکے یاد کرنے
کی اور اسپر عمل کرنیکی اور اسکے اوراد کی مواظبت
کی اور انکا مذہب عقائد میں اہل سنت و جماعت
ہے اور فقہ میں انکا امام مذہب شافعی ہی سلوک
میں جو احیاء العلوم میں ہے اسپر قیام کرنا ہے
واللہ اعلم طریقہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا
ہاتھ سے شیخ ابو طاہر کے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں
نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ ان میں سے سیدی احمد

بن قاسم العلامہ والولی الکبیر سیدی
حسن الاجیہی والشیخ ابراہیم العلقمی
وسیدی محمد بن زین الدین کلھم صحبوا الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بادابہ ولبسوا منہ وھو صحب العلامۃ محمد
بن محمد بن الجزری وھو صحب واخذ الخرقہ
عن التاج السبکی وھو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء اللہ الاسکندری صاحب
الحکم وھو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرسی وھو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابو طاہر الخرقہ
واخذ التلقین عن الشیخ الحرم احمد النخلی الشیخ
عبداللہ بن سالم عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ
ابی عثمان سعید بن ابراہیم الجزائری ولبس ایضا
لبس الشیخ ابا طاہر خرقہ شیخہ بالکتابۃ والاجازۃ
الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی نزیل مکۃ طلب الشیخ
ابراہیم منہ الخرقۃ لاولادہ فارسلہا الی المدینۃ
لہم فکتب لہم بالاجازۃ لما تصح لہ روایۃ ولم
یجمع الشیخ ابو طاہر مع بلباسہ من ید
شیخہ ابی عثمان الجزائری بلباسہ لہا من ابی
عثمان المغربی بلباسہ لہا من ابی العباس احمد
حجی الوھرانی بلباسہ لہا من ابی سالم سیدی
ابراہیم التازی بلباسہ لہا من صالح بن موسی
الزوادی من ابی عبداللہ محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن الاجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کی۔ اور آداب یافتہ ہوئے ہیں ان کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
میں بیٹھے ہیں علامہ محمد بن محمد جزری کے اور
اُنہوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ کیا
ہے تاج سبکی سے اور اُنہوں نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور انہوں نے
سیدی ابو العباس مرسی سے اور اُنہوں نے قطب
ابو الحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاہر نے خرقہ پہنا اور
اخذ تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ
بن سالم سے اور اُنہوں نے شیخ عیسی مغربی سے
اُنہوں نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنا یا ابو طاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کیساتھ شیخ محمد بن سلیمان مغربی نزیل مکہ
سے طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اُنسے خرقہ اپنی اولاد
کیواسطے اُنہوں نے خرقہ بھیجا ان کیواسطے طرف مدینہ
کے اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئی یہ روایت اور
مجتمع نہیں ہوئے شیخ ابو طاہر اُنسے خرقہ پہننے میں اُنکے
شیخ ابو عثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو
عثمان مغربی سے اُنہوں نے پہنا ابو العباس
احمد حجی وہرانی سے اُنہوں نے ابو سالم سیدی
ابراہیم تازی سے اُنہوں نے صالح بن موسی زوادی
سے اُنہوں نے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

المرسی

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
زین الدین ابی بکر والسید ابی عبد اللہ بن
السید ابی الحسن الشاذلی وھما عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
الشھیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ ولبس
الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن مشیش
وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات
المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی
المعروف بالفقیر مصغرا وھو عن الشیخ
فخر الدین وھو عن الشیخ ابی الحسن علی
عن الشیخ تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو
عن الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح
السعود وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن
الشیخ ابی محمد جابر وھو عن السید الشھید الامام
حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین
علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واین فقیر حزب
البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد
النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم السنھوری
عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام ذکریا

اُنہوں نے شیخ علاؤ الدین مغلطائی سے اُنہوں
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ
بن سید ابو الحسن شاذلی سے اور ان دونوں نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
بن مشیش سے اور اُنہوں نے سید عبد الرحمن بن
زیات مدنی سے اُنہوں نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف الفقیر مصغر اور اُنہوں نے شیخ فخر الدین سے
اُنہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے اُنہوں نے شیخ
تاج الدین محمد سے اُنہوں نے شیخ شمس الدین
محمد سے اُنہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
اُنہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے اُنہوں
نے شیخ ابو القاسم مروانی سے اُنہوں نے شیخ فتح السعود
سے اُنہوں نے شیخ سعید قروانی سے اُنہوں نے شیخ
ابو محمد جابر سے اُنہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
سے اُنہوں نے اپنے والد امام امیر المومنین علی ابن
ابی طالب سے اُنہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کیا شیخ ابو طاہر
سے اُنہوں نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے شیخ
محمد بن علاء سے اُنہوں نے سالم سنہوری سے
اُنہوں نے نجم غیطی سے اُنہوں نے
شیخ الاسلام زکریا سے

عن العز عبد الرحيم بن فرات عن التاج
عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي
علي بن الكافي السبكي عن الشيخ احمد بن
عطاء الله عن الامام الشيخ ابي العباس
احمد بن عمر المرسي عن ابي الحسن
الشاذلي واخذ كرد حكم ابن عطاء الله بهين
سند الشيخ احمد بن عطا واخبرني الشيخ
ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ احمد النخلي
قال اخبرني الشيخ يحيى الشاوي بتلقين
عن الشيخ سعيد الجزائري عن الشيخ
سعيد المقري عن الولي الكامل احمد
حجي عن العارف بالله سيدي ابراهيم
بقراءة اربع سورة من القرآن في كل يوم
وليلة وهي اقرأ باسم ربك الذي خلق
وانا انزلناه في ليلة القدر واذا زلزلت
الارض زلزالها ولايلاف قريش

## طریقه شطاریه

واما طریقه شطاریه درین دیار اینست نسبت است بجهت
شیخ محمد غوث گوالیر وحقیقت اینست که از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقه شهرت یافته است اول کسیکه این طریقه
در هندوستان از وی جاری شد عبد الله شطاری است
واول کسیکه این طریقه ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النهری است
بالجمله این فقیر خرقه از دست شیخ ابو طاهر کردی پوشیده ام
بعمل آنچه در جواهر خمسه است اجازت داد عن ابیه الشیخ ابراهیم
الکردی عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد شناوی عن سید

اُنہوں نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
اُنہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی
سے اُنہوں نے اپنے والد تقی علی بن کافی سبکی
سے اُنہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے
اُنہوں نے امام ابو العباس احمد بن عمر مرسی
سے اُنہوں نے ابو الحسن شاذلی سے اور اخذ
کیا حکم ابن عطا کا اسی سند سے شیخ احمد بن عطا
سے اور مجکو خبر دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو
شیخ احمد نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیی شاوی نے
اسطرح تلقین کی شیخ سعید جزائری نے اُنہوں نے شیخ
سعید مقری سے اُنہوں نے ولی کامل احمد حجی سے
اُنہوں نے عارف باللہ سیدی ابراہیم سے واسطے
پڑھنے چار سورتیں قرآن کے ہمیشہ شب و روز میں
اور وہ یہ ہیں۔ اقرا باسم ربک الذی خلق۔ انا
انزلنا فی لیلۃ القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالہا
و لایلاف قریش

## طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کی اس ملک میں بھی ایک جہت سے شیخ
محمد غوث گوالیری سے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث گوالیری
سے پہلے کچھ اس طریقہ کی شہرت نتھی اور ہندوستان میں جو پہلے
ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے یہ طریقہ جاری کیا
وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں غرض اس فقیر نے خرقہ
شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتھ سے پہنا اور اُنہوں نے اسکے عمل
کی اجازت دی جو جواہر خمسہ میں ہیں اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
اُنہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں نے شیخ احمد شناوی سے

صبغۃ اللہ عن الشیخ وجیہ الدین العلوی
الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری والیضاً البسہ
الشیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میر
کلان عن الشیخ عیسیٰ السندی البرہانپوری عن
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ محمد
غوث صاحب الجواھر الخمسۃ ناشر الطریقۃ
الشطاریۃ اخذھا عن الشیخ ظہور عن الشیخ ھدیۃ
اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی
عن الشیخ عبد اللہ شطار عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد
عاشق عن الشیخ خدا قلی للما وراء النہری عن
ابی الحسن الخرقانی عن ابی مظفر ترک الطوسی
عن الشیخ ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی
تلقن من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق
بسندہ السابق این فقیر درسفر حج چون بہ لاہور
رسید و دست بوس شیخ محمد سعید لاہوری یافت ایشان
اجازت دعائی سیفی دادند بل اجازت جمیع
اعمال جواہر خمسہ و سند خود بیان کردند ایشان
درین زمانہ یکے از اعیان مشائخ طریقہ حنفیہ
وشطاریہ بودند و چون کسے را اجازت میدادند
اورا دعوت رجعت نمی شد رحمۃ اللہ تعالیٰ

سند قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد
سعید اللاھوری اخذ الطریقۃ
شطاریۃ واعمال الجواھر الخمسۃ من
السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاھوری
عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ ابا یزید الثانی

صبغۃ اللہ سے اُنہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے
اُنہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز پہنایا یہ خرقہ
شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے سید میر کلان
سے اُنہوں نے شیخ عیسیٰ سندی برہانپوری سے اُنہوں نے
شیخ لشکر محمد سے اُنہوں نے شیخ محمد غوث سے پھر شیخ محمد
غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج دینے والے
طریقہ شطاریہ کے نے اخذ کیا طریقہ شیخ ظہور سے اُنہوں
نے شیخ ہدیۃ اللہ سرمست سے اُنہوں نے شیخ محمد قاضی سے اُنہوں
نے شیخ عبد اللہ شطاری سے اُنہوں نے شیخ محمد عارف سے اُنہوں نے
شیخ محمد عاشق سے اُنہوں نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے اُنہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اُنہوں نے ابو المظفر ترک طوسی سے
اُنہوں نے شیخ ابو یزید عشقی سے اُنہوں نے شیخ محمد
مغربی سے اُنہوں نے تلقین پائی روحانیت
سے شیخ ابو یزید بسطامی کے اُنہوں نے تلقین
پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے
بموجب سند سابق کے اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب
لاہور پہونچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری
کی حاصل کی۔ اُنہوں نے دعائی سیفی کی اجازت بلکہ اجازت
جمیع اعمال جواہر خمسہ کے بیان کی اور یہ اُس زمانہ میں بہت
بڑے مشائخ طریقہ حنفیہ و شطاریہ کے تھے اور جب کسی کو
اجازت دیتے تھے اُسکو دعوت کی رجعت نہوتی تھی رحمۃ اللہ
تعالیٰ۔ سند کہا ہے شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری
نے کہ میں نے اخذ کیا طریقہ۔ شطاریہ اور اعمال جواہر
خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے اُنہوں نے
شیخ عبد الملک سے اُنہوں نے شیخ بایزید ثانی سے

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری وایضاً این فقیر را
اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میرٹھی
عن الشاہ پیر میرٹھی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ ایراہ
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ
ذکر مشرب شطار اسم ذات بزبان یا دل گوید و ملاحظہ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در مشرب محاربہ
کبیر است فاما در محاربہ کبیر اگر در یک دم دو صد بار و
زیادہ بگوید بس بہتر است چون در این صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را ثبات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دائم بینا۔ دانا۔ قائم۔ حاضر ناظر
شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت
میفرمایند۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی و بدیع
و باقی و عروج و نزول۔ در ہر ذکرے دوامی
شرط است چون زمانے بدین شغل

انہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انہون
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور بعد اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال میرٹھی سے انکو شاہ
پیر میرٹھی سے ان کی سند اس وقت
مجھے یاد نہیں میں نے کتاب عزیزیہ میں پائی
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے ان کو
شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ انہون نے
کہا ہے کہ جان لینا چاہیئے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ذات زبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ
اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع بصیر علیم خیال
میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور شد کرے اور زیر ناف سے
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک
دم میں ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک میں اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر ہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین
کرے کہ ان صفات کو ثبات کہتے ہیں۔ یعنی
سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ شنوا۔ بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم
حاضر شاہد ہے۔ جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم ہو جاوے
تو فرماتے ہیں یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر
باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی۔ عروج۔
نزول۔ ہر ذکر دوام میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

استقامت گرفته باشد بعده ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب
الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور
العلیم الاعلم بعد ازان به محاربه کبیر مشغول کناند و هم گرفته
نشند تمام با تصور ملاحظه چندان ذکر گوید که خوی از
اندام طریق باران روان شود و گوینده
ذکر بیهوش گردد و فائده آنست که آنچه بگرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن همه بدین حاصل
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکه مراقبه بر سه طریق است اول آن که
بجلسه صلوٰة بنشینی والتزام علم بدین کنی که باری
تبارک وتعالیٰ بینا وشنوا و داناست پس چون ازین
علم لمحه غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبه ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم ازین علم باشد و چون درین استقامت شود
در مراقبه ثانی که آنرا مشاهده نیز گویند شروع کنی
واین هم برآن هیئت مذکوره بنشینی و روے را
بجانب دل مائل گردانی و چشم را ببندی و به چشم
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی که خدای عز وجل
را می بینی و چون این شغل بکمال رسد حجاب
تشبیه برخیزد و به تحقیق بدانی که خدا تعالیٰ را
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبه ثالث که
آنرا معائنه نیز نامند مشغول شود و آن
آن ست که بر صفات مسطوره بنشینی
الا آنکه نظر سوئے آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب
الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور
العلیم الاعلم اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ وہ وک
کر خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ جسقدر بھوکے
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور پر ہیں
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور اپنے
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جانے کہ اللہ تعالیٰ
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہے اور جب اس عالم سے ایک لحظہ بھی
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں ربط شیخ لازم ہے
اور نماز و تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمیں
استقامت ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے ہیں شروع
کرے۔ اور اسمیں بھی اسی شکل سے بیٹھے و منہ دل کے وسط
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عز وجل کو دیکھتا
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جانیگا کہ خدا تعالیٰ
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ
میں کہ اسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں مشغول
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

پہلا مراقبہ تین قسم

دوسرا مراقبہ مشاہدہ

تیسرا مراقبہ معائنہ

فراز کردہ برہیئت مختصر تصور کنی کہ روح هم
از قالب بیرون رفت و از سماوات گزشت
وبمعاینہ حق تعالی مشغول شد اگر کسے برین
استقامت یابد رشتہ سبز پیدا آید یکجانب رشتہ
بالائے ہفتم آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در
دل او باشد و اعلی مرتبہ طریق است و مشغولی
کہ مشائخ می گویند ہمین است و درین واسطہ
درست نیست۔

## بیان سبحہ

واما سبحہ فناولنی ها السید عمر ابن بنت
الشیخ عبد الله البصری المکی قال ناولنی ها
جدی الشیخ عبد الله ناولہا ایاها
شیخہ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
وقال ناولنی ایاها ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقری عن سید احمد
حجی عن سید ابراهیم التازی عن
ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروزابادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی
الثنا محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد الله بن ابی
الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن ناصر
عن ابی محمد عبد الله السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی
السلامی الحداد عن ابی نصر عبد الوهاب بن عبد الله بن عمر
عن ابی الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت یہ
خیال کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے
گذر گئی اور حق تعالی کے معاینہ میں مشغول ہوئی اگر کسی
کو اس پر استقامت حاصل ہوئی تو ایک رشتہ سبز ظاہر ہوگا
اس کا ایک سر ساتویں آسمان پر ہوگا اور دوسرا
اُسکے دل میں۔ اور اعلی مرتبہ اور مشغولی جو مشائخ
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست
نہیں۔

## تسبیح کی سند

وہ مجھکو دی سید عمر نے شیخ عبد اللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجھکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ
نے ان کو دی انکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجھکو دی ابو عثمان جزائری
نے ان کو ملی ابو عثمان مقری سے ان کو
سید احمد حجی سے انکو سید ابراہیم تازی سے
انکو ابو الفتح مراغی سے انکو ابو العباس
احمد بن ابوبکر رداد سے انکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروزآبادی لغوی
سے انکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے انکو تقی الدین بن ابو الثنا محمود بن یعلی سے
انکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقری سے
انکو اپنے والد سے انکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
انکو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے انکو ابوبکر محمد بن علی
سلامی حداد سے انکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ
بن عمر سے انکو ابو الحسن علی بن حسین بن قاسم صوفی سے

قال سمعت ابا الحسن المالکی وقد رأیته وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذ انت الی الاٰن مع السبحۃ یقول کذا رأیت استاذی الجنید وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال کذا رأیت استاذی سری بن المفلس السقطی وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذ وانت مع السبحۃ فقال کذا رأیت استاذی معروف الکرخی وفی یدہ سبحۃ فسألت عما سألتنی عنہ فقال کذا رأیت استاذی بشر الحافی وفی یدہ سبحۃ وسألت عما سألتنی عنہ فقال رأیت استاذی عمر المکی وفی یدہ سبحۃ فسألت عما سألتنی عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذ مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال لی ھذا شیٔ کنا استعملناہ فی البدایات ما کنا نترکہ فی النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی و یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس الرداد تبین من قول الحسن البصری السبحۃ کانت موجودۃ متخذۃ فی عہد الصحابۃ لقولہ ھذا شیٔ کنا استعملناہ فی البدایات و بدایات الحسن من غیر شک کانت مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانہ ولد

اُنہوں نے کہا مینے سنا ہے حسن مالکی سے اور تحقیق مینے دیکھا اُنکو تسبیح اُنکے ہاتھ میں ہی تو مینے کہا اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں کہا اُنہوں نے یونہی دیکھا تھا اپنے حضرت جنید کو اور اُنسے کہا تھا حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں اُنہوں نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد سری بن مفلس سقطی کو اور اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی تو مینے کہا اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح رکھتے ہیں اُنہوں نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف کرخی کو اور اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی اور مینے یونہی پوچھا تھا جسطرح تمنے مجھسے پوچھا تو اُنہوں نے کہا ہمنے یونہی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی کو اُنسے یونہی دریافت کیا جیسے تم نے مجھسے اُنہوں نے کہا مینے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی مینے سوال کیا اسی طرح جسطرح تم نے مجھسے۔ اُنہوں نے کہا مینے دیکھا اپنے استاد حسن بصری کو اُن کے ہاتھ میں تسبیح تھی مین نے کہا اے حضرت آپ باوجود ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی اور ابھی آپکے ہاتھ میں تسبیح ہی اُنہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی شئے ہے کہ ہم ابتدا میں اسکا استعمال کرتے تھے تو ہمنے نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سے کرون اور ہاتھ سے اور زبان سے شیخ ابو العباس سوداد فرماتے ہیں کہ حسن بصری کے قول سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے اصحابہ کے عہد میں جو اُنہوں نے کہا یہ ایسی شئے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے اور

لسنتين بقيا من خلافة عمر ورأى عثمان
وعليا وطلحة رضي الله عنهم وحضر يوم
الدار في قضية عثمان وعمره اربع عشرة
سنة وروى عن عثمان وعلي وعمران بن
حصين ومعقل بن يسار وابي بكرة وابي
موسى وابن عباس وجابر بن عبد الله
رضي الله عنهم وخلق كثير من الصحابة
والخلاف في روايته عن علي رضي الله عنه
مشهور انتهى واما **دلائل الخيرات**
فاخبرنا به شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي
عن السيد عبد الرحمن الادريسي الشهير
بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد
عن ابي جده احمد عن مؤلفه السيد الشريف
محمد بن سليمان الجزولي رحمة الله واما
**قصيدة البردة** فاخبرنا بها ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن محمد بن العلاء
العاملي عن سالم السنهوري عن النجم
الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا عن ابي
اسحاق الصالحي عن الصلاح محمد بن محمد
بن الحسن الشاذلي عن علي بن جابر الهاشمي
عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد
حماد البوصيري رحمة الله كاتب حروف گوید
این سند انچه از بیان سلاسل و بر رساله مشتمل [illegible]
بعض اسانید علم حدیث و علم فقه وغیرهما خواهد آمد والحمد لله
اولا وآخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئے
تھے اور اُنہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اُن کی عمر
چودہ برس کی تھی اور اُنہوں نے حدیث کی
روایت کی ہے عثمان و علی و عمران بن حصین و
معقل بن یسار و ابو بکرہ و ابو موسیٰ و ابن عباس و ابن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
اُنکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے انتہی

**سند دلائل الخیرات**

دلائل الخیرات کی سند۔ اور دلائل الخیرات کی
ہم کو اجازت دی ہمارے شیخ ابو طاہر انہوں نے شیخ
احمد نخلی سے انہوں نے سید عبد الرحمٰن ادریسی مشہور
محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے
اُنکے دادا محمد سے انہوں نے اُنکے پردادا احمد سے انہوں
نے اُسکے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی
رحمۃ اللہ علیہ سے

**قصیدہ بردہ کی سند**

قصیدہ بردہ کی سند
ہمکو خبر دی قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے
انہوں نے محمد بن علاء عاملی سے انہوں نے سالم سنہوری سے
انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ الاسلام زکریا سے انہوں
نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد بن محمد بن حسن
شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے اُسکے
ناظم شرف الدین بن محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے
کاتب حروف کہتا ہے یہ ہی بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا اور علم
حدیث و فقہ وغیرہما کی سند کا ذکر بعد ہوگا۔ فقط والحمد للہ اولاً
و آخراً و ظاہراً و باطناً و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

دیگر تصنیفات خاندان ولی اللہی جو مشہور ہے ملتی ہیں۔ اور جن کا حق طبع فقیر کی ملکیت ہے کوئی تاجر کتب یا صاحب مطبع بلا اجازت تحریری کتب ذیل کے چھاپنے کے مجاز نہیں تھوڑے لکھنے کو زیادہ تصور فرمائیں اور بجائے فائدہ کے نقصان نہ اٹھائیں۔ ہاں جس قدر جلدیں مطلوب ہوں فقیر سے طلب فرمائیں تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت کی جائیگی **فقیر** سید عبدالغنی جعفری کلیمی ولی اللہی نواسہ جانشین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و نواسہ سجادہ نشین حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ مالک مطبع احمدی متعلق مدرسہ عزیزی۔ میدان پریڈ دہلی۔

**تصانیف حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب مورث اعلیٰ**

- انفاس رحیمیہ فارسی ۴/
- ارشاد رحیمیہ فارسی ۴/

**تصانیف جد امجد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ**

- انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم عہ/
- الطاف القدس فارسی معہ ترجمہ اردو ۸/
- اچھا عقیدہ معہ اصل عربی حسن العقیدہ ۱/
- تاویل الاحادیث عربی معہ ترجمہ اردو ۸/
- تفہیمات الہیہ عربی و فارسی ۲/
- در الثمین فی مبشرات النبی الامین مترجم لعہ/
- سطعات معہ حزب اللطیف فارسی ۲/
- مجموعہ ارشاد امام الاسناد عربی ۴/
- فیصلہ وحدۃ الوجود والشہود عربی معہ ترجمہ اردو ۳/
- وصیت نامہ معہ شرح ۳/
- خمسہ رسائل السائرین وغیرہ ۳/
- فیوض الحرمین معہ ترجمہ ۱۲/
- ہوامع شرح حزب البحر فارسی ۶/
- ہوامع شرح حزب البحر اردو ۶/
- سر المکتوم فی اسباب تدوین العلوم ۲/

**تصانیف طیب الامت حضرت مولانا شاہ اہل اللہ صاحب برادر خورد حضرت شاہ صاحب ممدوح رحمۃ اللہ**

- چہار باب فارسی ۴/
- چہار باب اردو ۱۲/
- تحفہ ہندی فارسی در علم طب ۶/
- تحفہ ہندی اردو در علم طب ۶/

**تصانیف جد امجد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ**

- عزیز الاقتباس فی فضائل
- اخیار الناس فارسی معہ ترجمہ اردو
- خلفاء اربعہ و اہل بیت کے فضائل ۳/
- عجالہ نافعہ در اصول حدیث ۲/
- تحقیق امرد یا مسترحم ۴/
- عملیات مجربہ خاندان عزیزیہ ۸/
- کرامات عزیزی ہر سہ حصہ اردو ۶/
- میزان العقائد عربی محشی ۳/
- مجموعہ خمسہ رسائل اردو ۴/

تحفہ مطبوعہ غیر جو قرآن شریف پڑھتے ... سکتے ہیں پارہ ... اردو طلب فرمائیں

- انصاف معہ ترجمہ کشاف ۱۰/
- [illegible] ربا علیتین
- قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العجم ۴/
- قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین فارسی ۱۲/
- بستان المحدثین فارسی ۸/
- سر الشہادتین معہ ترجمہ اردو ۴/
- تحفہ اثنا عشریہ فارسی ... اردو للعہ/

سواء السبیل کلیمی معہ ترجمہ اردو۔ جد امجد و ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی بیش بہا تصنیف، ذات و صفات باری تعالیٰ میں عجیب و غریب مضامین اور اس کے ضمن میں متعدد مختلف صوفیانہ معلومات کا خزینہ ہدیہ ایک روپیہ

**سید عبدالغنی جعفری سجادہ نشین درگاہ کلیمی درمیان جامع مسجد و لال قلعہ دہلی**